عطف بحرف اوس تابع کو کہتے ہین جو بعد متبوع کے پیچھے ایک حرف عطف کے مذکور ہو اور ترکیب مین جو متبوع اور معطوف علیہ کا حکم ہوتا ہے وہی تابع یا معطوف کا حکم ہوتا ہے جیسے زید اور للو آئے ہین۔ زید معطوف علیہ ہے اور للو معطوف فعل آئے ہین کا جیسے زید فاعل ہے اوسی طرح للو بھی فاعل ہے اور مین نے زید اور عمرو کو مارا تو زید یہان معطوف علیہ ہے اور عمرو معطوف جسطرح زید فعل مارا کا مفعول ہے اوسیطرح عمرو بھی اوسکا مفعول واقع ہوا ہے۔ اور بیان حروف عاطفہ کا مفصل باب اول صرف مین ہوچکا ہے وہان دیکھ لینا چاہیے۔ اور کبھی یہ حروف عاطفہ درمیان دو جملون کے بھی واقع ہوا کرتے ہین جیسے الفاظ مفرد مین آتے ہین۔ جیسے زید نے للو کو مارا تھا اور عمرو نے زید کو منع کیا تھا تو یہان پہلا جملہ معطوف علیہ کہلاویگا اور جملہ ثانی معطوف ؁

بیان تابع مُہمل کا

تابع مُہمل اوس تابع کو کہتے ہین جو صرف واسطے زینت اور آرائش کلام کے پیچھے ایک کلمہ کے آوے دوسرے کلمہ کو مُہمل بولا کرتے ہین۔ جیسے کہتے ہین روٹی اوٹی کھلادو۔ پانی وانی لے آؤ۔ مراد یہان اوٹی سے یہ ہے کہ اور کوئی شے جو قابل کھانے کے ہے اوسے کھلادو۔ اور اسیطرح وانی سے مثال دوم مین وہ چیز مراد ہی جو بجاے پانی کے استعمال کیجاوے یا وہ فائدہ پانی کا دیوے اوسے لاؤ۔

کہتے ہین کہ ذاتِ بدل ایک امر اضافی ذات مبدل منہ ہو- چونکہ اُردو مین یہ بدل نہین آتا ہے اسلیئے یہان اوسکا بیان بھی مفصل نہین لکھا گیا- اور بدل الغلط اوسے کہتے ہین کہ ذات مبدل منہ بالکل مغائر اور مخالف ذات بدل ہو- اور یہہ اردو مین اکثر بول چال مین آتا ہے مگر لکھنے پڑھنے مین نہین آتا- جیسے زید الہ آباد سے پٹنہ کول دیکھتا ہوا دہلی کو گیا- یہان مراد کہنے والے کی یہہ تھی کہ جب زید الہ آباد سے چلا تو کول دیکھتا ہوا دہلی کو گیا- لیکن پہلے غلطی سے پٹنہ شہر کا نام لے لیا تھا جب اوسے یاد آیا تو اوسنے فوراً کول شہر کا نام بہی لے لیا جسکا مذکور کرنا مقصود بالذات تھا*

بیان عطف بیان کا

عطف بیان اوس تابع کو کہتے ہین جو ایک نام مشہور اپنے متبوع کا واقع ہو- اور اکثر تفسیر متبوع کے لیئے آتا ہے جیسے للومل پچکوڑیا حاضر ہے تو یہان للومل متبوع ہے اور پچکوڑیا تابع اسم مشہور یا عرف للومل ہے اور بطور عطف بیان کے واقع ہوا ہے- اور ترکیب مین متبوع اور تابع عطف بیان کا ملکر جزو جملہ مثل مفرد کے ہوا کرتا ہے- اور فرق درمیان صفت اور عطف بیان کے یہ ہے کہ صفت اکثر نکرہ ہوتی ہے اور عطف بیان ہمیشہ معرفہ آیا کرتا ہے- اور قطع نظر اسکے عطف بیان واسطے تفسیر متبوع کے آتا ہے اور صفت واسطے بیان تخصیص اور وصف موصوف کے آتی ہے*

متبوع کی بیان کرے اور اوسکو صفت بھی کہتے ہین اور حال مفصل اوسکا بیان ترکیب توصیفی مین مذکور ہو چکا ہے جیسے زید نیکبخت موجود ہی یہان زید موصوف ہی۔ اور نیک صفت یا نعت ہے۔

بیان بدل اور مبدل منہ کا

بدل وہ ایک تابع ہے کہ جو امر اوسکے متبوع کی طرف منسوب ہوا اوس نسبت مین وہ خود مقصود بالذات ہو جیسے مین نے تیرے بھائی زید کو دیکھا تھا اس جملہ مین تیرا بھائی متبوع اور مبدل منہ اور زید تابع بدل ہے اور فعل دیکھا کہ جو تیرے بھائی کی طرف منسوب ہوا ہے اوسمین زید خود مقصود بالذات ہی۔ اور بدل مبدل منہ ملکر مثل مفرد کے جزو جملہ ہوتے ہین چنانچہ جملہ مذکور مین بدل و مبدل منہ ملکر مفعول فعل دیکھا کے ہوگئے ہین

بدل کی چار قسمین ہین۔ بدل الکل۔ بدل البعض۔ بدل الاشتمال۔ بدل الغلط
بدل الکل اوسے کہتے ہین کہ مصداق ذات مبدل منہ اور مصداق ذات بدل واحد ہو۔ یعنی دونون سے ایک ہی ذات مراد ہو جیسا مثال مذکور سے معلوم ہوتا ہی کہ تیرے بھائی کا وجود وہی وجود زید کا ہے اور **بدل البعض** اوسے کہتے ہین کہ بدل کی ذات مبدل منہ کا جزو ہو۔ جیسے زید کتاب پڑہ چکا قریب نصف کے۔ یہان کتاب مبدل منہ ہے اور قریب نصف کے بدل ہے جو جزو ہے مبدل منہ کی ذات کا یعنی کتاب۔ اور **بدل الاشتمال** اوسے

سب آئے تھے۔ اسکی دو قسمین ہین ایک تاکید لفظی دوم تاکید معنوی۔

تاکید لفظی اوسے کہتے ہین جو تکرار لفظ آوے جیسے ہان ہان ہمنے مارا ہی تو یہان مارنے کا امر نسبت اپنے امر نسبتی تھا اوسکو ہان ہان کے مذکور کرنے سے ایک استحکام ہوگیا یعنی مقرر ہمنے مارا ہے اور ضرور مارا ہی ٭

تاکید معنوی اوسے کہتے ہین جو الفاظ مندرجۂ ذیل سے آوے۔ سب کے سب۔ بالکل۔ غٹ کے غٹ۔ جمگھٹ کے جمگھٹ۔ غول کے غول۔ لشکر کے لشکر۔ دل کے دل۔ کل۔ جمیع۔ جتھے کا جتھا۔ جھنڈ کا جھنڈ۔ الغارون پل کا پل وغیرہ۔ جیسے میرے یہان سب کے سب برائی چلے آئے۔ زید کے یہان سے بالکل بھائی چلے گئے۔ بازار مین آدمیون کے غٹ کے غٹ چلے جاتے تھے ٭

فرق تاکید لفظی اور معنوی مین یہ ہے کہ تاکید لفظی بتکرار اوسی لفظ یعنی متبوع کے آتی ہے۔ اور معنوی الفاظ مذکورۂ بالا وغیرہ کے بیان سے آتی ہے اور جب ضمیر کی تاکید لاتے ہین تو لفظ خود یا آپ کے لفظ سے لایا کرتے ہین جیسے مین آپ چلا آیا۔ وہ خود بھاگ گئے۔ اور کبھی اردو مین متبوع تابع کے بعد آجاتا ہے۔ اور تاکید اور موکد ملکر مثل مفرد کے ہوا کرتے ہین ٭

بیان نعت کا

نعت وہ کلمہ ثانی ہے جو بعد ایک متبوع کے مذکور ہوا اور کچھ صفت یا مذمت

بیان مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ

مستثنیٰ اوسے کہتے ہین جسے بذریعہ حروف استثنار کے کسی مستثنیٰ منہ سے نکالین جیسے سب بھائی آئے لیکن زید۔ تو یہان سب بھائی مستثنیٰ منہ ہین اور زید مستثنیٰ ہے۔ اور چونکہ مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملکر مثل مفرد کے جزو جملہ کے ہوتے ہین اسلئے اس جملہ مین بہی مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملکر فاعل فعل آئے کے ہوگئے اور حال مفصل اسکا باب صرف مین بخوبی ہوچکا ہے اوسے دیکھہ لینا چاہیے +

بیان توابعات کا

تابع اوس کلمہ کو کہتے ہین جو پیچھے ایک کلمہ کے مذکور ہو اور جس حالت و کیفیت مین کہ کلمہ اول ہو اوسی کیفیت اور حالت مین ثانی بھی ہو۔ چنانچہ اول کلمہ کو متبوع اور دوسرے کو تابع کہتے ہین۔ اور اوسکی پانچ قسمین ہین +

تاکید۔ نعت۔ بدل۔ عطف بیان۔ عطف بحرف

تاکید وہ کلمہ ثانی یا تابع ہے کہ جو اپنے کلمۂ اول یا متبوع کو کسی امر مین استحکام یا حصر کا فائدہ دیوے خواہ امر شمولی ہو یا نسبتی جیسے میرے یہان سب بھائی آئے۔ تو بھائیون کی نسبت ایک امر آنیکا منسوب ہوگیا تھا اوسکو لفظ سب نے حصر کا فائدہ بخشا۔ اور جب بلا تاکید جملہ مذکور کو بولتے تو کہتے کہ میرے یہان بھائی آئے تو ممکن تھا کہ شاید کوئی بھائی نہین بھی آیا ہو لیکن جب سبکے ساتھہ تاکید سے بولے تو جملہ کے مفہوم سے معلوم ہوا کہ کوئی بھائی آنے سے باقی نہ رہا

ملکر مثل مرکب غیر مفید یا مفرد کے جزو جملہ ہوا کرتے ہین *

بیان تمیز اور ممیز کا

تمیز اوسے کہتے ہین جو کسی چیز مین سے شک اور ابہام کو دور کرے۔ اور ممیز اوسے کہتے ہین جسکا شک اور ابہام دور کیا جاے۔ جیسے میرے پاس پانچ روپئے ہین یا بیس گز ململ ہے تو یہان جب تک روپیہ اور ململ کا ذکر نہ کیا جاوے تو دونون کے سامع کو شک رہیگا کہ پانچ عدد کیا چیز ہے۔ اور دوسرے جملہ مین تردد ہے کہ بیس گز کیا شے ہے جب یہہ چیزین بیان کردی گئین تو پانچ کے عدد مین جو ابہام تھا روپیہ کے کہنے سے دور ہوگیا۔ اور اسی طرح ململ کے مذکور کرنے سے جو ابہام بیس گز مین تھا دور ہوگیا۔ اور یہہ تمیز اور ممیز مثل حال اور ذوالحال کے جزو جملہ ہوا کرتی ہے۔ اور کبھی کبھی امر نسبتی وغیرہ مین بھی ابہام ہوا کرتا ہے جسطرح سے اعداد اور اوزان وغیرہ مین جیسے زید عمرو سے علم مین بہتر ہے اور عمرو زید سے دولت مین بڑا ہے۔ اور تمیز کی علامتین لفظ کر جیسے للو نے بھولکر زید کو روپئے دیدئے۔ یا تنوین یعنی دو زبر اور سے اور یاے موحدہ جیسے للو نے پھر زید سے بجبر یا جبرًا یا جبر سے روپے واپس لے لئے۔ اور یہ الفاظ نشانی تمیز کی واقع ہوتے ہین۔ تنگ برنگ طرح بطرح۔ دو ہین۔ لاچار ناچار۔ بے بس۔ حتی المقدور۔ جہانتک مقدور *

کے لئے مدرسہ گیا ہے۔ یعنی واسطے حاصل کرنے علم کے مدرسہ گیا ہی جسکے
حاصل کرنے کی وہ خواہش کرتا ہے۔ تنوین یعنی دو زبر یا لفظ کر یا لیئے یا سبب
یا اور الفاظ جو انھین معنی مین ہون علامتین مفعول لہ کی ہین۔ اور عربی مین سوائے
ان مفعولون کے ایک مفعول معہ بھی ہوا کرتا ہے لیکن اردو مین نہین آتا اسلیئے
اوسکا بیان چھوڑ دیا ❊

بیان حال اور ذوالحال کا

حال اوسے کہتے ہین جو ہیئت فاعل یا مفعول کے بیان کرے اور جسکی
حالت بیان کرتا ہے اوسے ذوالحال کہتے ہین جیسے زید گاتا جاتا تھا۔ تو یہان
زید فاعل فعل جاتا تھا کا ہے اور ذوالحال ہے۔ اور گاتا حال ہی جو حالت زید کو
بیان کرتا ہے۔ اور مین نے زید کو سوتے دیکھا۔ اس جملہ مین ضمیر فاعل ہی اور
دیکھا اوسکا فعل ہے اور زید مفعول ہے جسکی حالت لفظ سوتا جو حال ہی بیان
کرتا ہے۔ اور کبھی ایسا بھی حال پڑا کرتا ہے جسمین اشتباہ ہوتا ہے کہ آیا یہ ہیئت
فاعل کی بیان کرتا ہے یا مفعول کی یعنی کبھی ایسا بھی حال پڑتا ہے جو صلاحیت
فاعل اور مفعول دونون کے حال ہونے کی رکھتا ہو جیسے مین نے زید کو
تیرتے دیکھا۔ نہین معلوم مین نے زید کو اوس حالت مین دیکھا کہ جب مین تیر رہا تھا
یا زید کو اوس حالت مین دیکھا جبکہ وہ تیر رہا تھا۔ تذکیر اور تانیث اور وحدت
اور جمعیت حال کی مطابق ذوالحال کے ہوا کرتی ہے اور حال ذوالحال

اور ماری لفظاً جدا جدا ہین لیکن معنی دونون کے ایکہی ہین یعنی ضرب بمعنی مارکے ہی*

مفعول فیہ

جس جگہہ یا جسوقت مین فعل واقع ہوتا ہے اوسکو مفعول فیہ اور ظرف کہتے ہین۔ ظرف کی دو قسمین ہین ظرف زمان اور ظرف مکان۔ اس مفعول کے آخر لفظ مین یا پر وغیرہ جو علامت ظرفیت ہین اکثر پوشیدہ رہتی ہین جیسے زید آج مدرسہ گیا ہے۔ یعنی مدرسہ مین گیا ہے۔ اور کبھی علامت ظرفیت ظاہر آتی ہے۔ جیسے زید کوٹھے پر بیٹھا ہے۔ اور موہن گھر مین کھانا کھاتا ہے*
پھر ظرف کی دو قسمین ہین۔ ظرف محدود۔ اور ظرف مبہم۔ ظرف محدود وہ ہی جسکے لیئے کوئی حد معین ہو جیسے زید کتب خانہ مین کتاب لکھتا ہی۔ مثال ظرف مکان محدود ہے۔ اور زید کل دن بھر حاضر رہا۔ مثال ظرف زمان محدود ہی۔
اور ظرف مبہم وہ ہے جسکی کوئی حد مقرر نہو جیسے گھوڑا آگے یا سامنے چرتا ہی۔ مثال ظرف مکان مبہم کی ہے۔ اور اس سے پہلے زید نوکر تھا۔ مثال ظرف زمان مبہم کی ہی*

۴ مفعول لہ

مفعول لہ وہ ہے جسکے سبب فعل کیا جاوے خواہ وہ سبب موجود ہو یا اوسکے حاصل کرنیکا ارادہ ہو۔ مثال اول زید نامردی سے نہین لڑا یعنی بسبب نامردی کے جو اوسکی ذات مین موجود تھی نہ لڑا۔ دوسرے کی مثال زید پڑہنے

روپیہ دو ٹکا ؀

جملۂ نتیجہ وہ ہے جو کلام سابق کا نتیجہ ہو جیسے ظلم بُرا ہے۔ اور جو چیز بری ہی وہ چھوڑ دینے کے قابل ہے۔ پس ظلم چھوڑ دینے کے قابل ہے ؀

جملۂ معطوفہ وہ ہے جو پہلے جملہ پر معطوف ہو جیسے زید لکھتا ہے اور موہن پڑھتا ہے ؀

بیان اقسام مفعول اور متعلقات فعل کا

واضح ہو کہ جملہ فعلیہ کے لئے علاوہ فاعل اور مفعول بہ کے پانچ چیزیں اور بھی ہیں کہ پانچوں چیزیں فعل لازمی اور متعدی دونوں کے ساتھ آسکتی ہیں مفعول مطلق۔ مفعول فیہ۔ مفعول لہ۔ حال۔ تمیز ؀

مفعول مطلق

مفعول مطلق وہ حاصل مصدر ہے جو قبل فعل کے حالت مفعولیت میں واقع ہوا اور وہ مفعول اور اوسکا فعل دونوں ایک ہی مصدر سے مشتق ہوئے ہوں۔ مفعول مطلق تین معنی کے لئے آتا ہے۔ ایک تاکید کے لئے جیسے زید نے بڑی مار ماری۔ دوم واسطے بیان نوع کے جیسے زید حاکموں کی نشست بیٹھا۔ سوم بیان عدد کے لئے جیسے زید ایک بیٹھک بیٹھا۔ کبھی مفعول مطلق اور اوسکے فعل کے الفاظ مختلف ہوتے ہیں مگر معنی میں دونوں متحد ہوتے ہیں۔ جیسے زید نے موہن کو بڑی ضرب ماری۔ اگرچہ ضرب

باعتبار معانی کے جملہ کی آٹھ قسمین ہین

۱ جملہ مستانفہ - ۲ جملہ معترضہ - ۳ جملہ مبینہ - ۴ جملہ معللہ - ۵ جملہ قسمیہ - ۶ جملہ شرطیہ - ۷ جملہ نتیجہ - ۸ جملہ معطوفہ -

۱ جملہ مستانفہ وہ ہے جو عبارت مین پیشتر آوے - اوسیکو جملہ ابتدائی بھی کہتے ہین جیسے شروع کتاب باغ بہار کا - سبحان اللہ کیا صانع ہی کہ جسنے ایک مٹھی خاک سے کیسی کیسی صورتین اور مٹی کی مورتین بنائین -

۲ جملہ معترضہ وہ ہے جو درمیان مبتدا اور خبر یا فعل اور فاعل یا شرط اور جزا کے کسی خاص غرض کے لئے واقع ہوا ور اپنے ماقبل ور مابعد سے ایسا علاقہ نرکھتا ہو کہ جسکے بغیر بیان کئے ہوے جملہ ناتمام رہتا ہو بلکہ جو اوسے حذف کردین توکچھ جملہ مذکورہ مین نقصان نہ آوے جیسے زید (اللہ اوسکو جنت مین جگہہ دے) مرگیا -

۳ جملہ مبینہ وہ ہے جو کلام سابق کی توضیح و تشریح کرے جیسے مین نے سنا کہ زید بڑا آدمی ہے - پس زید بڑا آدمی ہے جملہ مبینہ ہے مین نے سنا کا - جملہ مبینہ کو جملہ تفسیریہ بھی کہتے ہین -

۴ جملہ معللہ وہ ہے جو سبب اور علت کلام سابق کی پڑے - جیسے تم مدرسہ نجاؤ کہ ان دنون مدرسہ مین تعطیل ہوگئی ہی -

۵ جملہ قسمیہ وہ کہ قسم و جواب قسم پر شامل ہو جیسے خدا کی قسم تو جھوٹا ہے -

۶ جملہ شرطیہ وہ ہے کہ دو جملہ سے مرکب ہو - اول کو شرط کہتے ہین دوسرے کو جزا - جزا مین حرف جزا کا ہونا ضروری ہے - جیسے اگر تم آوگے تو پانچ

پتھر مٹی ہوگئی بولنا محض غلط ہے *

واضح ہو کہ افعال ناقصہ کبھی صرف فاعل پر تمام ہو جاتے ہین اور محتاج خبر کے نہین ہوتے اوسوقت اونکو فعل تام کہتے ہین جیسے اور فعل لازم ہوتے ہین جیسے پانی ہوا یعنی پانی موجود ہوا ــ

قاعدہ کلیہ فعلونکی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت کا

جن فعلون کے فاعل کے ساتھ لفظ نے علامت فاعل مطلقاً نہ آوے اور مفعول بہ کی علامت خواہ آوے یا نہ آوے تو وے فعل خواہ لازمی ہون یا متعدی ہمیشہ تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت مین فاعل کے موافق بولے جائینگے جیسے زید آیا ۔ بنو آئی ۔ زید لکھتا ہے ۔ بنو پڑھتی ہے ۔ زید روٹی کو کھاتا تھا ۔ بنو پانی کو پیتی تھی ۔ جن فعلون کے فاعل کے ساتھ لفظ نے علامت فاعل تو ہو مگر علامت مفعول بہ مطلقاً نہو تو وے فعل حالات مذکورہ بالا مین مفعول بہ کے موافق بولے جاوینگے خواہ فاعل مذکر ہو یا مونث واحد ہو یا جمع ۔ جیسے زید نے تختی لکھی ۔ بنو نے پانی پیا ۔ لڑکون نے تختیان لکھین ۔ عورتون نے شربت کے پیالے پئے ۔ جب فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ دونون کی علامتین مذکور ہون تب ہر حال مین فعل واحد مذکر بولا جائیگا ۔ جیسے زید نے تختی کو لکھا ۔ بنو نے شربت کے پیالون کو پیا *

جاتا ہون فعل متعدی بدو مفعول - پس فعل اپنے فاعل اور دونون مفعولون کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا :-

مثال دوم زید نے موہن کو پندرہ روپیہ دلائے **ترکیب** زید فاعل نے علامت فاعل - موہن کو مفعول بہ - اور پندرہ روپیہ بہ ترکیب تعدادی عدد ممیز اور روپیہ معدود اور تمیز دونون ممیز اور تمیز ملکر مفعول بہ دوم واقع ہوئے - اور دلائے فعل متعدی بدو مفعول - پس فعل اپنے فاعل اور دونون مفعولون کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا - اسی طرح ان مثالون مرقومہ ذیل کی ترکیب کرو :-

زید نے موہن کو بیوقوف سمجھا - موہن نے بدھو کو ساہوکار سے روپیہ دلائے جو فعل متعدی بدو مفعول ہین اونکے دوسرے مفعول بہ کے ساتھہ علامت مفعول نہین ہوتی - جیسے مثالون سابق سے ظاہر ہے :-

فائدہ

بعض فعل لازم سوائے فاعل کے ایک دوسری چیز کے محتاج ہوتے ہین اونکو **افعال ناقصہ** کہتے ہین انکے فاعل کو اسم اور اوس دوسری چیز کو خبر کہتے ہین - مصدر انکے رہنا - ہونا - اور جو انکے معنی مین ہو :- اون افعال کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت اونکے اسمون کے موافق ہوتی ہے جیسے موہن لال امیر ہو گیا - اس جملہ مین موہن لال اسم ہے اور امیر خبر اور ہو گیا فعل ناقص اسیطرح پتھر مٹی ہو گیا - پتھر اسم ہے اسی کے موافق فعل بولا گیا -

اسواسطے اونکو جملہ فعلیہ نہ کہینگے ہان البتہ اسقدر کہہ سکتے ہین کہ یہ اشارہ قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہے ٭

باعتبار مفعول کے فعل کی دو قسمین ہین۔ **فعل معروف** **فعل مجہول**

فعل معروف وہ ہے جسکا کرنیوالا یعنی فاعل معلوم ہے۔ جیسے زید نے خط لکہا۔ اس جملہ مین زید فاعل معلوم ہے۔ اور خط مفعول بہ اور لکہا فعل متعدی معروف فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتہہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ٭

اور **فعل مجہول** وہ ہے جسکا فاعل معلوم نہووے۔ ایسے فعل کا مفعول بہ قائم مقام فاعل کے ہوجاتا ہے لیکن اوسپر علامت مفعول بہ نہین لاتے۔ جیسے خط لکہا گیا۔ اس کلام سے معلوم نہین ہوتا کہ خط کسنے لکہا۔ ترکیب خط مفعول بہ قائم مقام فاعل کے ہے اور لکہا گیا فعل مجہول ہے فعل مجہول اپنے مفعول قائم مقام فاعل کے ساتہہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ٭

باعتبار تعداد مفعول کے فعل متعدی کی دو قسمین ہین **متعدی بیک مفعول** **متعدی بدو مفعول**۔ **متعدی بیک مفعول** وہ ہے فاعل اور ایک مفعول کے ساتہہ ملکر جملہ ہوجاوے۔ جیسے موہن نے شربت پیا۔ اور متعدی بدو مفعول وہ ہے جو فاعل اور دو مفعولون کے ساتہہ ملکر جملہ ہو۔ جیسے مین زید کو دیانت دار جانتا ہون۔ ترکیب لفظ مین ضمیر فاعل اور زید مفعول بہ۔ اور کو علامت مفعول بہ۔ اور دیانت دار دوسرا مفعول بہ۔ اور

اور خریدا ہے فعل متعدی۔ پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھہ ملکر جملہ
فعلیہ خبریہ ہوا ✣

بیان اختصار جملہ فعلیہ

کبھی وقت پائے جانے قرینہ و قیاس کے فعل یا فاعل یا مفعول یا تینون کو
حذف کردیتے ہین قرینہ کی دو قسمین ہین۔ قرینہ مقالیہ[1] اور قرینہ حالیہ[2]
قرینہ مقالیہ[1] وہ ہے جو گفتگو سے سمجھا جاوے جیسے کوئی پوچھے کہ کون
بیٹھا ہے تو اوسکے جواب مین (زید) کہدینا کافی ہے یعنی زید بیٹھا ہے۔ اس جملہ
مین صرف فاعل بولا گیا اور فعل محذوف رہا۔ کبھی صرف مفعول بہ کو ذکر کرتے ہین
جیسے (زید) اوس شخص کے جواب مین جو کہے کسکو مارون۔ یہان فعل اور فاعل
دونون محذوف ہوگئے ہین یعنی مار تو۔ اور کبھی فعل فاعل اور مفعول تینون
کو حذف کردیتے ہین اور اونکے بجاے صرف لفظ ایجاب یا انکار کو بولتے ہین
جیسے ہان یا نہین اوس شخص کے جواب مین جو کہے کہ کیا تم خط لکھتے ہو پس اسکے
جواب مین صرف لفظ ہان یا نہین کا بولنا کافی ہے۔ لفظ ہان یا نہین بجاے
مین خط لکھونگا یا مین خط نہ لکھونگا کے ہین ✣
قرینہ حالیہ وہ ہے جو مخاطب کی کیفیت اور حالت سے کوئی بات
مفہوم ہو جیسے کوئی شخص کسی کے جواب مین آنکھہ یا سر یا انگلی وغیرہ کے اشارے
سے اقرار یا انکار کرے چونکہ ان اشارات پر تعریف لفظ کی صادق نہین آتی

پس سبق پڑھنے مین دونون فاعل مساوی ہین اسیطرح ایک فاعل کے چند فعل بھی ہوسکتے ہین جیسے زید نے خط لکھا اور سبق پڑھا سویا اوٹھا بیٹھا پھر گھر چلا گیا ایسے فعلونمین اول فعل کے ساتھہ فاعل اسم ظاہر یا ضمیر ہوتا ہے اور باقی فعلونمین ضمیر فاعل پوشیدہ رہتی ہے*

کبھی جملہ فعلیہ مین مرکب غیر مفید مثل اسم مفرد کے فاعل اور مفعول ہوتے ہین مثال موہن کا لڑکا سبق پڑھتا ہے۔ ترکیب موہن مضاف الیہ اور کا علامت اضافت اور لڑکا مضاف۔ پس مضاف اور مضاف الیہ ملکر فاعل ہوا۔ اور سبق مفعول بہ اور پڑھتا ہے فعل متعدی۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا*

مثال ذہین لڑکا اپنا سبق یاد کرلیتا ہے۔ ترکیب ذہین صفت لڑکا موصوف دونون ملکر فاعل ہوے۔ اور اپنا ضمیر مضاف الیہ اور سبق مضاف یہ دونون ملکر مفعول بہ ہوے یاد کرلیتا ہے فعل متعدی۔ پس فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا*

مثال زید کا چھوٹا بھائی کلیلہ دمنہ پڑھتا ہے ترکیب زید مضاف الیہ کا علامت اضافت چھوٹا صفت بھائی موصوف۔ صفت اور موصوف ملکر مضاف ہوا زید کا کلیلہ دمنہ بہ ترکیب امتزاجی مفعول ہوا۔ اور پڑھتا ہے فعل متعدی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا*

مثال زید نے پچھتر روپیہ کو گھوڑا خریدا ہے۔ ترکیب زید فاعل نے علامت فاعل پچھتر بہ ترکیب تعدادی عدد یا ممیز۔ روپیہ معدود یا تمیز۔ ممیز اور تمیز ملکر بذریعہ حرف کو سے کے جو بمعنی بعوض کے ہے متعلق فعل ہوا۔ اور گھوڑا مفعول بہ۔

ہین قرینہ اور قیاس سے یون کہہ سکتے ہین کہ کھانیکا فاعل زید ہے اور روٹی مفعول بہ اسلئے
کہ روٹی کوئی ایسی چیز نہین ہے کہ زید کو کھا جاوے بلکہ زید البتہ روٹی کھانیکی صلاحیت
رکھتا ہے۔ اور بعض وقت قرینہ اور قیاس سے بھی نہین پہچانا جاتا ہے تب اونکی تمیز
بہت دشوار ہوتی ہے جیسے بھیڑیا کتا پھاڑتا ہے۔ بلی لومڑی کھاتی ہے۔ ان جملونمین ہر ایک
اسم فاعل ہو سکتا ہے پس ایسے اسمونمین فاعل کو اول رکھنا چاہیے اور مفعول کو پیچھے ؛

عام شناخت فاعل اور مفعول بہ کی

فعل کو لفظ کون یا کسنے کے ساتھ بولنے سے یا سوال کرنے سے فاعل
معلوم ہوجاتا ہے۔ اور جب فعل کو لفظ کیا یا کسکو کے ساتھ بولین یا سوال کرین
تو مفعول بہ دریافت ہوجائیگا یعنی جملہ فعلیہ مین جو اسم کون یا کسنے کا جواب پڑیگا
وہ اسم ضرور فاعل ہوگا۔ اور جو اسم لفظ کیا اور کسکو کا جواب واقع ہوگا وہ مفعول بہ
ہوگا جیسے بلی چوہا کھاتی ہے۔ جب اس جملہ مین کہوگے کہ کون کھاتی ہے تو ضرور
بلی ہی جواب مین پڑیگی۔ تو معلوم ہوا کہ بلی فاعل ہے اور جب کہوگے کہ بلی کیا یا کسکو
کھاتی ہے تو اوسکے جواب مین چوہا واقع ہوگا بس اس جملہ مین چوہا مفعول بہ ہے ؛

مثال دوم۔ زید خط پڑھتا ہے۔ جب کہینگے کہ خط کون پڑھتا ہے تو ضرور اسکا
جواب زید واقع ہوگا۔ پس معلوم ہوا کہ زید فعل پڑھنے کا فاعل ہے۔ اسیطرح جب کہینگے کہ زید
نے کیا یا کسکو پڑھا تو اوسکے جواب مین خط واقع ہوگا تو معلوم ہوا کہ یہی مفعول بہ فعل پڑھنے کا ہے ؛
بذریعہ حرف عطف کے ایک فعل کے کئی فاعل ہو سکتے ہین جیسے زید اور بکر نے سبق پڑھا

فاعل اور مفعول کے فعل کی دو قسمیں ہیں۔ فعل لازمی فعل متعدی ؛

فعل لازمی وہ ہے جو فعل اور فاعل ملکر پورا جملہ ہو جاوے اور محتاج مفعول بہ کا نہ ہو۔ جیسے موہن گیا۔ **ترکیب** موہن فاعل ہے اسلئے کہ جانیکا فعل اوسکی ذات سے قائم ہوا۔ اور گیا فعل لازمی۔ پس فعل اور فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

فعل متعدی وہ ہے کہ صرف فاعل سے ملکر پوری بات نہو بلکہ خواہش مفعول بہ کی رکھے۔ فعل متعدی میں فعل فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر پورا جملہ بنتا ہے۔ جیسے زید نے سبق پڑھا۔ ترکیب زید فاعل ہے اسلئے کہ پڑھنے کا فعل اوسکی ذات سے نکلکر سبق پر واقع ہو۔ لہٰذا نے علامت فاعل سبق مفعول بہ کو علامت مفعول بہ پوشیدہ ہے۔ پڑھا فعل متعدی۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ؛

ترتیب اجزاے جملہ فعلیہ کی

جملہ فعلیہ میں یہ زیادہ فصیح ہے کہ فعل آخر میں واقع ہو اور فاعل اور مفعول بہ پہلے آویں جیسے سبق زید نے پڑھ لیا اور یوں بھی بولنا درست ہے کہ زید نے سبق پڑھ لیا۔ مگر پڑھ لیا زید نے نہایت ضعیف محاورہ ہے ؛

قاعدہ پہچاننے فاعل اور مفعول بہ کا

جب علامتیں فاعل اور مفعول بہ کی محذوف ہوتی ہیں تو فاعل اور مفعول کی تمیز مشکل سے ہوتی ہے بعض وقت قرینے سے فاعل اور مفعول معلوم ہو جاتا ہے جیسے زید روٹی کھاتا ہے۔ اس جملہ میں روٹی اور زید دونوں اسم بلا علامت فاعل اور مفعول کے

واویلا میرا حال تباہ ہوا۔ افسوس صد افسوس مین ادہر کا ہوا نہ اودہر کا باقی
الفاظ ندبہ عبارت نثر اردو مین کم بولے جاتے ہین لیکن نظم مین بیشتر
شعر مدفن ہے زمین چمن وا مصیبتا ۔ معدوم ہو وہ غنچہ دہن وا مصیبتا ۔
شعر زندہ رہون مین اور وہ مر جائے ہمنفس ۔ کیا اعتبار ہستی بے اعتبار حیف
شعر مسلم کے پسر کہتے تھے با نالہ و فریاد ۔ دردا و دریغا ۔ کیون قتل ہمین
کرتا ہے تو اے ستم ایجاد ۔ دردا و دریغا ۔

بیان تحذیر کا

لغت مین تحذیر کے معنی ڈرانے کے ہین اور اصطلاح مین تحذیر اوس اسم کو کہتے ہین جو مخاطب کے ڈرانے کے لئے مکرر بولا جاے جیسے سانپ سانپ یا بچھو بچھو۔ انکے یہ معنی ہین کہ بچا اپنے تئین سانپ یا بچھو سے۔ اس جملہ مین ہمیشہ فعل مع فاعل محذوف رہتا ہے اور اسم تحذیر جو مکرر بولا جاتا ہے وہی مفعول بہ اوس فعل محذوف کا ہوتا ہے۔ چونکہ اس قسم کی جملہ مین ایکطرح کا امر یا ممانعت اور نہی ہوتی ہے اس لئے اس جملہ کو انشائیہ کہنا چاہیے ۔

مختصر بیان فعل کا

فعل وہ کلمہ مستقبل ہے جسمین بہیئت تصریفی کوئی زمانہ پایا جاوے۔

فاعل کو جملہ فعلیہ مین محکوم علیہ اور مسند الیہ کہتے ہین۔ اور فعل کو محکوم بہ اور مسند کہتے ہین۔ کیونکہ اوسکے ساتھ فاعل پر حکم کرنے یا ہونے فعل کا کیا جاتا ہے۔ باعتبار

کے بھی پکارتے ہیں جیسے آدمی یعنی اے آدمی - اور منادی کرنے سے اسم میں بسبب قرینہ خطاب کے ایک قسم کی کیفیت معرفہ ہونے کی آجاتی ہے - اور اسم نکرہ اور معرفہ دونوں قسم کے منادی ہوا کرتے ہیں جیسے اے للو لے آدمی آ د می جو نکرہ تھا پکارنے سے معرفہ ہو گیا ؛

بیان مندوب

مندوب وہ ہے جسے اوسکے مرجانے یا نہ پائے جانے کے سبب یا اور کسی مصیبت اور حادثہ کے باعث لفظ ندبہ یا ندا کے ساتھہ روویں یا پیٹیں - الفاظ ندبہ قائم مقام فعل محذوف روتا ہوں کے ہوتے ہیں مندوب اوس فعل محذوف کا مفعول بہ پڑتا ہے مگر علامت مفعول بہ کی اوسکے ساتھہ کبھی نہیں ہوتی - شرط مندوب کی یہ ہے کہ ہمیشہ معرفہ واقع ہووے بخلاف منادی کے کہ وہ کبھی نکرہ بھی آتا ہے :

الفاظ ندبہ

ہاے - واہ رے - ہاے رے - ارے اے آہ - واے - واویلا - افسوس صد افسوس - وامصیبتا - واحسرتا - حیف - دردا - دریغا - وغیرہ حروف ندبہ ہیں ؛

امثال

ہاے میرے لال - واہ رے قسمت - ہاے رے دکھہ - ارے میرے موہن کدھر گیا - اے میرے لال کیا ہوا - آہ یہ کیا ہوا - واے قسمت - واویلا

نقشہ علامات مع مثالون کے

مفعول علامت	اسم ظاہر	صفت	اسم مشتق	ضمیر	اسم اشارہ	اسم موصول	استفہام
کو	زید کو	اچھے کو	لکھنے والیکو	مجھکو	اوسکو	جسکو	کسکو
سے تین	زید سے تین	اچھے سے تین	لکھنے والے سے تین	مجھ سے تین	اوس سے تین	جس سے تین	کس سے تین
یاے مجہول	۰	۰	۰	مجھے	اوسے	جسے	کسے

کبھی علامتین مفعول کی محذوف ہوتی ہین جیسے سبق پڑہو یعنی سبق کو پڑہو ترکیب پڑہو فعل متعدی ہے تم ضمیر فاعل پوشیدہ ہے اور سبق مفعول ہے اور کو علامت مفعول پوشیدہ ہے یعنی تم سبق کو پڑہو ❖

فائدہ

تین مقام پر مفعول بہٖ کا فعل ہمیشہ محذوف رہتا ہی منادی ۔ مندوب ۔ تحذیر

بیان منادی

منادی اوسکو کہتے ہین کہ جسے حروف ندا سے پکارین خواہ وہ مذکور ہو یا پوشیدہ ۔ اور حروف ندا کا بیان صرف مین بخوبی مذکور ہو چکا ہے اب حاجت اوسکے بیان دوبارہ نہین ہے ۔ منادی بحرف ندا قایم مقام فعل محذوف پکارتا ہوتا ہے ۔ [illegible] مفعول بہٖ اوس فعل محذوف کا پڑتا ہے [illegible] کے ساتھ [illegible] مفعول مطلقاً نہین لگاتے جیسے اے لڑکے [illegible] اے لڑکے [illegible] پکارتا ہون ۔ اور کبھی بلا حرف ندا

اور مین نے ایک اونٹ مول لیا ہے۔ زید نے میرے لئے ایک گھوڑا بھیجا تھا اور
مین نے اوسکے لئے ایک دوشالہ بھیجا تھا۔ زید نے تمکو بلایا ہوگا اوسکے بھائی نے تمکو بلایا ہوگا
مگر مصدر لانا اور بولنا اور بھولنا اور جو فعل کہ ساتھ لفظ جانا یا چکنا یا سکنا یا
لگنا کے ترکیب پاوین اونکے صیغے جمیع ماضی مذکورہ بالا اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہین
جیسے زید بولا کہ آج کلو خبر لایا کہ موہن لال امتحان مین ایک لفظ بھولا ہے۔ جب فعل
متعدی اور فعل لازمی آپس مین مرکب ہوتے ہین تب باعتبار فعل آخر کے علامت
فاعل لاتے ہین جیسے موہن نے بدھو کو لاہور جا کر پکڑا۔ اور زید نے اوسے الہ آباد
جا مارا۔ موہن خط لکھ چکا۔ اور للو کتاب لے گیا۔ اور بدھو خط نہ لکھ سکا۔ اور موہن
اپنی تنخواہ لے آیا۔

بیان مفعول بہ

مفعول بہ وہ ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ اور لفظ کو کے
تین اور یاے مجہول علامتین مفعول بہ کی ہین۔ مگر دو علامتین اول
کی ہر قسم کے اسم کے ساتھ آسکتی ہین اور یاے مجہول صرف ضمائر
اسماے اشارہ اور اسماے موصول اور استفہام کے ساتھ آتی ہے جیسے
نقشہ مندرجہ ذیل سے واضح ہے۔

مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ حاصل ہوتا ہے۔ فعل کی تعریف باب اول صرف مین بخوبی ہو چکی ہے اور کچھہ مختصر حال اسکا حسب ضرورت آگے بھی بیان کیا جائیگا*

بیان فاعل

فاعل وہ ہے جو محکوم علیہ و مسند الیہ فعل کا ہو یعنی جسکی طرف فعل کو نسبت کرین کہ یہہ فعل اوسکی ذات سے قایم ہوا ہے یا اوس سے صادر ہو کر دوسرے پر واقع ہوا ہے بخلاف اسم فاعل کے کہ وہ صرف ذات فاعل کا نام ہے۔ جیسے زید آیا اس جملہ مین زید فاعل ہے اسلئے کہ آنیکا فعل اوسکے سبب سے قایم ہوا۔ اور آنا فعل لازمی ہے۔ اور لفظ آنیوالا جو اس فعل کا اسم فاعل ہے صرف آنیوالے کی ذات بتلاتا ہے مثلاً کوئی کہے کہ اس جملہ مین آنیوالا کون ہے تو اوسکے جواب مین زید واقع ہوگا پس لفظ زید جو جملۂ مذکورہ بالا مین فاعل واقع ہوا ہے اور لفظ آنیوالے مین جو مصدر آنا کا اسم فاعل ہے بہت فرق ہے اور سوا اسکے ترکیب مین ممکن ہے کہ اسم فاعل اپنے فعل کا فاعل واقع ہو یا مفعول جیسے مارنیوالے نے زید کو مارا۔ اور زید نے مارنے والیکو مارا لیکن فاعل ایک جملہ مین اپنے فاعل کا مفعول نہین ہو سکتا ہے*

علامت فاعل

معلوم رہے کہ فعل متعدی معروف کی ماضی مطلق اور ماضی قریب اور ماضی بعید اور ماضی شکی کے فاعل کے آخر لفظ نے علامت فاعل ہوا کرتی ہے خواہ فاعل اسم ظاہر ہو یا ضمیر جیسے زید نے سبق پڑھا۔ اور مین نے تختی لکھی۔ اور زید نے ایک گھوڑا خریدا ہے

مکان مضاف اور لفظ میں علامت ظرفیت مضاف اور مضاف الیہ ملکر خبر مقدم ہوئی زید مبتدا موخر اور ہے لفظ ربط۔ مبتدا اپنی خبر کے ساتھ ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جس لفظ کے آخر الف یا ہائے ہوز ہووے اور وہ خبر کسی کی ہو تو حروف معنوی کے آنے سے اوسکی تبدیل ہو جاتی ہے اور اوس خبر کی تذکیر اور تانیث اور جمعیت مبتدا کے موافق ہوتی ہے جیسے زید آگرہ کا رہنے والا ہے۔ ہندو آگرہ کی رہنے والی ہے۔ موہن دیوانہ ہے۔ ہندو دیوانی ہے۔

کبھی ایک مبتدا کی کئی خبریں ہوتی ہیں جیسے زید غریب بیکس اور لاچار ہے۔ اور کبھی کئی مبتداؤں کی ایک خبر ہوتی ہے۔ جیسے موہن اور بدھو ہوشیار ہیں۔ اور کبھی مبتدا اور خبر دونوں مرکب غیر مفید ہوتے ہیں جیسے موہن کا بھائی اپنے گھر ہے ترکیب موہن مضاف الیہ اور بھائی مضاف دونوں ملکر مبتدا اور اپنے مضاف الیہ۔ اور گھر اسم ظرف مضاف دونوں ملکر خبر ہوئی۔ اور ہے حرف ربط مبتدا اپنی خبر کے ساتھ ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اور ہونا کے صیغہ حروف رابط کہلاتے ہیں جیسے ہے۔ ہیں۔ ہو۔ ہوں تھا۔ تھے۔ تھیں۔ وغیرہ۔

بیان جملہ فعلیہ کا

جملہ فعلیہ وہ ہے جو اسم اور فعل کے ساتھ ملکر بنے۔

اجزاے جملہ فعلیہ

فعل لازمی میں جملہ فعلیہ فعل اور فاعل سے بنتا ہے اور فعل متعدی میں فعل فاعل اور

بیان جملہ انشائیہ

جملہ انشائیہ وہ ہے جسکے سننے سے سامع کو معلوم ہو کہ کہنے والا کچھہ خواہش کہتا ہے
جملہ انشائیہ کے کہنے والے کی بات مین احتمال راست اور دروغ کا نہین ہوتا ہی - وجہ نہونے
احتمال مذکور کی یہہ ہی کہ جملہ انشائیہ کا کہنے والا اپنی طرفسے بات بنا کر کہتا ہی کسی کی خبر نہین
دیتا ہے - جملہ انشائیہ کی آٹھہ قسمین ہین - امر[1] جیسا خط لکھو - نہی[2] مت جاو - ندا[3] اے
صاحب - استفہام[4] تم کہان جاوٴگے - تمنی[5] کاش زید آجاتا - قسم[6] قسم خدا کی مین سچا
ہون - عرض[7] تو نے کیون نہ علم تحصیل کیا جو آج کو بھلا ہوتا - تعجب[8] زید کیا ہی نیک مرد ہے

باعتبار لفظ کے جملہ کی دو قسمین ہین - جملہ اسمیہ - جملہ فعلیہ

بیان جملہ اسمیہ کا

جملہ اسمیہ [illegible] دو اسمون سے مرکب ہو جسکے سننے سے سامع کو کچھہ
خبر معلوم ہو جاوے - [illegible] مبتدا یا محکوم علیہ کہتے ہین - اور دوسرے کو خبر
[illegible] مبتدا [illegible] - اور جس ماجرے کا بیان ہو
[illegible] کے آخر [illegible] ہوتا ہے - اوسکی وحدت اور جمعیت
[illegible] ہے - جیسے [illegible] ہے - زید کی لڑکی جاہل ہے - زید کے
[illegible] پہلے آتا ہے اور معرفہ ہوتا ہے
[illegible] رابطہ ہے - مبتدا
[illegible] مضاف الیہ

کسی اور مین پائی نہین جاتی۔ دوسرا نمونہ مین جیسے زید چالاک ہے۔ زید محکوم علیہ یعنی مبتدا اور چالاک محکوم بہ یعنی خبر اور ہے لفظ ربط۔ ایک اسم اور فعل مین خواہ وے دونون لفظ مذکور ہون جیسے زید آیا۔ زید اس جگہہ محکوم علیہ یعنی فاعل ہے اور آیا محکوم بہ یعنی فعل۔ آنے کی جو نسبت زید کے ساتھہ کیگئی ہے وہی نسبت حکمیہ ہے یا اونمین سے کوئی مقدر اور پوشیدہ ہو جیسے لکھہ آئین لفظ تو ضمیر فاعل پوشیدہ ہے۔ اسیطرح سے اے لڑکے پس یہان حرف ندا قایم مقام فعل پکارتا ہون کے ہے جو پوشیدہ ہی۔ اور لڑکا منادی مفعول بہ ہی یعنی مین لڑکے کو پکارتا ہون۔ **محکوم علیہ** اوسے کہتے ہین جسپر حکم کیا جائے اور اوسیکو مسند الیہ بھی کہتے ہین اور **محکوم بہ** وہ ہے جسکے ساتھہ حکم کیا جاوے اور اوسیکو مسند بھی کہتے ہین۔ اسم محکوم اور محکوم بہ دونون ہو سکتا ہے۔ اور فعل صرف محکوم ہو سکتا ہے محکوم علیہ نہین ہو سکتا۔ اور حرف نہ محکوم علیہ ہو سکتا ہی نہ محکوم بہ

تقسیم جملہ

باعتبار معنی کے جملہ کی دو قسمین ہین۔ **جملہ خبریہ** ۔ **جملہ انشائیہ**

جملہ خبریہ اوسے کہتے ہین جسکے سننے سے سامع کو معلوم ہو جائے کہ کہنے والا کسی ماجرے کی خبر دیتا ہے لیکن اوسمین احتمال راست اور دروغ کا لگا رہے گو بعض وقت باعتبار صداقت مخبر کے بالکل احتمال جھوٹھہ کا نہو جیسے کلام الہی اور خبر پیغمبر کی اور اسیطرح کبھی قراین سے احتمال راستی کا بھی نہو جیسے کوئی شخص فی زماننا کہے کہ مین نے طوفان نوح علیہ السلام کا بچشم خود دیکھا ہے ٭

نادان لڑکے وغیرہ ؛

اور اسماے مشتقات اور صفات عددیہ بھی صفت واقع ہو سکتے ہین۔ جیسے

روپیہ کھویا ہوا مل گیا۔ پندرہوین پلٹن۔ اوپر چھٹھا رسالہ۔ اور تیسرا ترپ ؛

مرکب امتزاجی وہ ہے کہ دو لفظ ملکر ایک ہو جاین جدا جدا نہ معلوم ہون۔ جیسے

گیارہ۔ ایک اور دس سے ملکر بنا اسیطرح بارہ سے ننانوے تک سوائے دہایونکے مرکب امتزاجی ہے

مرکب غیر امتزاجی وہ ہے جو دو لفظونسے ملکر بنے اور دونون لفظ جدا جدا معلوم ہون جیسے

اکبر آباد۔ شاہجہان آباد بعض مرکب عددی بھی اسمین داخل ہین جیسے دو ہزار تین سو وغیرہ ؛

فائدہ

ایک سے نو تک اکائیان کہلاتی ہین۔ اور دس بیس تیس وغیرہ سے نوے

تک دہائیان۔ اور ایک سو سے نو سو تک سیکڑے ہین۔ اور ایک ہزار دو ہزار وغیرہ

ہزار کہلاتے ہین۔ اکائیان مفرد ہین۔ اور دہائیان اور سو۔ ہزار۔ لاکھ بھی مفرد ہین اسکے

سوا مرکب ہین یعنی گیارہ سے ننانوے تک مرکب امتزاجی ہین۔ باقی غیر امتزاجی ؛

بیان جملہ

کوئی جملہ یا کلام دو کلمونسے کم نہین بن سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اون دونون کلمونکے

درمیان نسبت حکمیہ ضرور ہووے **نسبت حکمیہ** اوس علاقہ اور لگاؤ کو کہتے ہین جو بایکدیگر

اون کلمات کے اس طور پر پائی جاوے کہ اوسکے سننے اور سمجھنے سے سامع کو فائدہ تام

حاصل ہو جائے یعنی سنکر مطلب سمجھہ جاوے۔ یہ نسبت بجز دو اسمون یا اسم اور فعل کے

قاعدہ جب دو یا تین لفظ اضافی بطور نعت موصوف سے ملکر کسی اور اسم کی نعت
واقع ہوں تب اوس نعت مرکب میں جو لفظ اخیر ہوتا ہے اوسکی تذکیر اور تانیث اور وحدت
اور جمعیت موصوف کے موافق ہوتی ہے جیسے ٹوپی پھٹا لڑکا اگرچہ پھٹا ٹوپی کی نعت
تھی لیکن ٹوپی پھٹا دونوں لفظ مرکب ہوکر لڑکے کی نعت واقع ہوئی اسلئے پھٹا برعایت
لڑکے کے ہو گیا اسیطرح دوپٹا پھٹی لڑکی۔ کبھی ایک موصوف کی کئی نعتیں بھی واقع
ہوتی ہیں جیسے زید نیکبخت پرہیزگار خوش اخلاق ہے۔ اور کبھی ایک نعت اگلی کئی
موصوفوں کی ہوتی ہیں جیسے زید اور بکر دونوں نیکبخت اپنے کام کو کیا کرتے ہیں

خواص نعت

اگر موصوف معرفہ ہو تو نعت سے توضیح ہو جاتی ہے جیسے زید نیکبخت اپنا سبق
یاد کر لیتا ہے۔ زید معلوم ہے کچھ حاجت تخصیص کی نہ تھی لیکن نعت نیکبخت سے اوسمیں
توضیح ہو گئی۔ اور جو موصوف نکرہ ہو تو نعت سے اوسمیں ایک طرح کی خصوصیت آجاتی ہے
جیسے مرد غریب حاضر ہے یعنی شریر مرد نہیں ؂

کبھی نعت مدح و ثنا کے لئے آتی ہے اوس سے کچھ تخصیص یا توضیح مقصود نہیں
ہوتی جیسے خدا بڑا کریم کارساز ہے ؂

اور کبھی نعت واسطے اظہار ترحم کے آتی ہے جیسے بیچارہ مومن کیا کرے ؂

واضح ہو کہ اکثر نعت بطور نیکی اور خوبی کے الفاظ سے آتی ہے اوسیطرح برائی اور مذمت
کے کلمات کیساتھ بھی آتی ہے جیسے شیطان مردود۔ بیوقوف مرد۔ بے سلیقہ عورت۔ [illegible]

مرکب توصیفی

مرکب توصیفی وہ ہے جو صفت اور موصوف سے ملکر بنے۔ **صفت** اوسکو کہتے ہین جو اپنے موصوف کی کچھہ کیفیت اور خاصیت خواہ وہ اچھی ہو یا بُری ظاہر کرے۔

موصوف۔ وہ ہے جسکی بھلائی یا برائی یا اور کسی قسم کی خاصیت بیان کیجاوے اردو مین بخلاف فارسی کے صفت اکثر موصوف سے پہلے آتی ہے۔ اُردو مین کوئی نشانی موصوف کے لئے مقرر نہین صرف معنی سے موصوف اور صفت پہچانی جاتی ہے جو اسم کہ لفظ کیسا۔ کیسے۔ کیسی کے جواب مین واقع ہوا ہو اوسے صفت کہتے ہین جیسے ذہین لڑکا جب کہوگے کیسا لڑکا تو اوسکے جواب مین ذہین واقع ہوگا۔ اور اسی طرح اچھے لڑکے جب کہوگے کیسے لڑکے تو اوسکا جواب اچھے ہوگا۔ پس ذہین اور اچھے صفت ہے اور لڑکا اور لڑکے موصوف ❊

فائدہ۔ فارسی مین موصوف کے آخر زیر ہوتا ہے جیسے مردِ نیک اور اسپِ چالاک جب فارسی مین صفت پہلے آتی ہے تو موصوف کے آخر زیر نہین ہوتا جیسے نیکمرد اور خوشرنگ۔ نیک اور خوش صفت ہے اور مرد اور رنگ موصوف ❊

قاعدہ۔ اُردو مین اون اسماے صفات کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت موصوف کے موافق ہوتی ہے جنکے آخر الف یا ہ ہو اور اون مین حروف معنوی کے نے سے تبدیلی بھی ہو۔ جیسے بھلا مرد اور بھلی عورت۔ بیچارہ مرد۔ بیچاری عورت بھلے مرد۔ بھلی عورتین۔ بیچارے مرد۔ بیچاری عورتین ❊

پناہ مضاف اور جہان مضاف الیہ ہے ❖

اکثر فارسی مین جب اسماے مفصلہ ذیل مضاف ہوتے ہین تب بھی کسرہ نہین لاتے

صاحب سر۔ قایم مقام یا نائب مناب۔ گل بن بمعنی بیٹا ❖

جیسے صاحب مہر۔ صاحب دل۔ سر دفتر۔ سر خیل۔ قایم مقام۔ نائب مناب۔ گلنار

گلسرخ۔ زین الدین بن خاقان ❖

خواص اضافت

مضاف الیہ اگر معرفہ ہو تو مضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہے۔ جیسے زید کا غلام چونکہ

زید علم ہے اسلئے غلام بھی معرفہ ہو گیا یعنی زید کے غلام سے بکر کا غلام نہ سمجھا جائیگا

اور جو مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف مین ایکطرح کی خصوصیت آجاتی ہے۔ جیسے چاندی کا حقہ

چاندی اسم نکرہ مضاف الیہ ہے اور حقہ مضاف اسم نکرہ کی طرف مضاف ہونیسے

اسمین ایک طرح کی خصوصیت آگئی یعنی صرف چاندی کا حقہ ہے مٹی یا اور کسیکا حقہ نہین ❖

اقسام اضافت

اگرچہ اضافت کی بہت قسمین ہین لیکن مشہور تر لکھی جاتی ہین۔ تملیکی تخصیصی

توضیحی۔ اضافت تملیکی وہ ہے کہ مملوک کو مالک کیطرف مضاف کرین جیسے زید کا گھوڑا

زید مضاف الیہ مالک ہی اور گھوڑا مضاف مملوک ہے! واضافت تخصیصی وہ ہی کہ مضاف

الیہ کیلئے مضاف خاص ہو جاوے جیسا میرا دوست یعنی خاص میرا دوست اور اضافت توضیحی

وہ ہے کہ مضاف کو مضاف الیہ واضح کردیوے جیسے چاندی کا حقہ اور روغن گل۔ و روغن بادام وغیرہ

اسکو مرکب غیر امتزاجی کہتے ہین ٭

مرکب اضافی

مرکب اضافی وہ ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے ملکر بنے - ایک اسم کو دوسرے طرف نسبت کرنیکو **اضافت** کہتے ہین - اور جس اسم کیطرف نسبت کیجاتی ہے او **مضاف الیہ** اور جو اسم نسبت کیا جاتا ہے اوسکو **مضاف** کہتے ہین ٭

اردو مین اکثر بخلاف فارسی کے مضاف الیہ مضاف سے پہلے آتا ہے - اور کا کے کی را رے ری اور نا - نے - نی علامتین اضافت کی ہمیشہ مضاف الیہ کے آخر ہوتی ہین - اور علامتین اضافت کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت مین مضاف کے موا[فق] ہوتی ہین - کا - را - نا - علامتین مضاف واحد مذکر کی ہین جیسے زید کا گھوڑا تیرا بھائی اپنا سبق - اور کے - رے - نے - علامتین مضاف جمع مذکر کی ہین جیسے زید کے گھوڑے تیرے بھائی - اپنے لڑکے - اور کبھی علامتین واحد مذکر کی بسبب حروف معنوی یا اسمائے ظروف کے تبدیل ہوکر کے رے - نے - ہوجاتی ہین - جیسے زید کے گھر میرے بھائی اپنے گھوڑے کو باندہ دیا ہے - اور کی ری نی علامتین مضاف واحد اور جمع مونث ہین جیسے زید کی کتاب یا کتابین - اور میری تختی یا تختیان اور اپنی دوات یا دوا[تین]

فارسی مین اکثر مضاف پہلے آتا ہے اور اسمین مضاف کے آخر کسرہ اضافت ہوا کرتا ہے جیسے اسپ زید - یا کتاب موہن لال - اور جب مضاف الیہ پہلے آتا ہے [تو] [علامت] اضافت [گر]ا دیا جاتا ہے - جیسے جہان پناہ کہ اصل مین پناہ جہان تھا

کلام اور **مرکب تام** کہتے ہین مثلاً پہلا درویش لنگوٹ باندھکر دوزانو ہو بیٹھا اسکے سننے سے سامع کو معلوم ہوا کہ کہنے والا پہلے درویش کی خبر دیتا ہے کہ وہ بیان کیلو یون مستعد ہو بیٹھا۔ مثال اے عباد اللہ ذرا متوجہ ہو کر سنو اسکے سننے سے سامع کو معلوم ہوا کہ کہنے والا اپنی سرگذشت سنانیکے لئے حاضرین کو متوجہ کرنا چاہتا ہے *

مرکب غیر مفید وہ ہے کہ جب کہنے والا کوئی بات کہہ چکے تو اسکے کہنے سے سامع کو کچھہ خبر یا خواہش متکلم کی معلوم نہو بلکہ دوسری بات سننے کا محتاج اور منتظر رہے جس سے کچھہ خبر یا خواہش متکلم کی معلوم ہو جاے چنانچہ زید کا بھائی اسکے سننے سے سامع کو کچھہ فائدہ معلوم نہوا کہ کہنے والا زید کے بھائی کا کیا حال بیان کرتا ہے۔ لیکن اگر یون کہا جاتا کہ زید کا بھائی آیا یا گیا تو سامع کو معلوم ہوتا کہ کہنے والا زید کے بھائی کی خبر دیتا ہے پس معلوم ہوا کہ مرکب غیر مفید پورا جملہ نہین ہوتا بلکہ بمنزلہ مفرد کے ہمیشہ جملہ کا جزو ہوتا ہے۔ مرکب غیر مفید کی چار قسمین ہین ۱ **مرکب اضافی** ۲ **مرکب توصیفی** ۳ **مرکب امتزاجی** ۴ **مرکب غیر امتزاجی**۔ اور وجہ اس تقسیم کی یہ ہے کہ یا اوس مرکب کا جزو اول دوسرے جزو کے لئے قید ہوگا یا نہین۔ اگر جزو اول دوسرے جزو کیلئے قید ہوگا تو اوسکو **مرکب تقییدی** کہتے ہین خواہ وہ قید اضافی ہو جیسا زید کا غلام۔ یا وہ قید توصیفی ہو جیسے اچھا لڑکا۔ اور جو جزو اول جزو دوم کے لئے قید نہو تو اوسکو **مرکب غیر تقییدی** کہتے ہین خواہ وے دونون جزو ملکر ایک ہو جاوین جیسے گیارہ۔ پندرہ اسکو **مرکب امتزاجی** کہتے ہین خواہ ایک نہون بلکہ دونون جزو جدا جدا معلوم ہون جیسے اکبر آباد۔ حلد آباد *

باب دوم نحو

مقدمہ تعریف نحو اور اوسکی غرض اور موضوع کے بیان مین

تعریف علم نحو

نحو ایک علم با قواعد ہے جس سے ترکیب کلمات یعنی مفردونکو ملا کر کلام بنانا آجاوے اور ہر ایک کلمہ کی کیفیت اور نسبت اور ترتیب یکدیگر معلوم ہو جاوے *

اور **غرض** اس علم سے یہ ہے کہ متکلم ترکیب کلمات مین خطا نکرے یعنی جس موقع اور محل پر جو کلمہ کہنا چاہیے اوسی جگہہ کہے تا کہ سامع کو اوسکے سمجھنے مین کسیطرح کا تردد اور انتظار باقی نرہے۔

اور **موضوع** علم نحو کا کلام ہے *

مرکب وہ ہے جو دو کلمون یا زیادہ سے ملکر بنے اور جز و کرنے سے اوسکا ہر ایک جز و اپنے معنی بتلاوے۔ جنکے لئے وہ مرکب موضوع ہوا ہے اسکی تصریح باب اول صرف مین بخوبی ہو چکی ہے۔ مرکب کی دو قسمین ہین مرکب مفید اور مرکب غیر مفید *

مرکب مفید وہ ہے کہ جب کہنے والا کوئی بات کہہ چکے تب اوسکے سننے سے سامع کو فائدہ تام حاصل ہو جاے یعنی سامع کو اور بات کے سننے کا کچھہ انتظار باقی نرہے وہ سنتے ہی سمجھہ جاوے کہ کہنے والا کسی ماجرے کی خبر دیتا ہے یا کچھہ خواہش رکھتا ہے۔ مرکب مفید ہی کو **جملہ** او

جیسے ح درس وغیرہ۔ اور جن حرفوں پر کوئی نقطہ ہوتا ہے اون کو منقوطہ یا معجمہ کہتے ہین مثلاً خ ذ ز ش۔ کہ اسکے علاوہ ب کو باے موحدہ اور ت کو تاے مثناہ فوقانیہ اور ث کو ثاے مثلثہ اور ی کو یاے تحتانی اور ہ کو ہاے ہوز اور ح کو حاے حطی کہتے ہین۔ اور پ اور چ اور ژ اور گ کو زبان فارسی کے ساتھہ منسوب کرتے ہین جیسے پ کو باے فارسی اور چ کو جیم فارسی وغیرہ۔ اور ٹ ڈ ڑ کو زبان ہندی کے ساتھہ منسوب کرتے ہین جیسے ٹ کو تاے ہندی وغیرہ۔ فقط ✤

فائدہ حروف شمسی کی وہ ترتیب جو اوپر بیان ہوئی اوسکو ابتث کہتے ہین اور ایک دوسری ترتیب ہے اوسکو ابجد کہتے ہین چونکہ اکثر تاریخ گوئی اور تاریخ فہمی مین بجائے اعداد کے حروف سے کام پڑتا ہے اسواسطے حروف تہجی کی یہہ ترتیب مقرر ہوئی - ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ ✤

ا ب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل م ن س ع ف ص ق ر ش
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰ ۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰

ت ث خ ذ ض ظ غ -
۴۰۰ ۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ ۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰

ابجد سے حطی تک اکائیان ہین مگر حرف ی دہائیون مین داخل ہے اور کلمن سے سعفص تک دہائیان اور قرشت سے ضظغ تک سیکڑے ہین ✤

بادشاہ شعر ابود اہلی (ترجمہ اہلی شاعرونکا بادشاہ تہا)

چنانچہ شاعر اہلی کی وفات کی تاریخ اس جملہ کے حروف سے معلوم ہوجاتی ہے جب اوسکے اعداد کو بموجب قاعدہ ابجد کے جمع کروگے تب ۹۹۲ سنہ معلوم ہوجائینگے - اور اسیطرح تاریخ وفات حیدر علی نایک والی میسور کے اس جملہ کے اعداد سے جان بالا گہاٹ برفت ۱۱۹۶ معلوم ہوتی ہے جسکی میزان کل ۱۱۹۶ سنہ ھ ہوتے ہین ✤

فائدہ جو حروف صورت مین مشابہ ہین اونکے فرق اور تمیز کے لئے یہہ قاعدہ ہے کہ جن حرفون پر کوئی نقطہ نہین آتا اونکو حروف مہملہ کہتے ہین

اور واو مجہول اوسکے برعکس ہے جیسے واو شور کی ؛

یاے معروف وہ ہے جسکے ماقبل کسرہ ہو اور خوب ظاہر کھینچکر پڑھی جاۓ جیسے بنی کی ہی اور **یاے مجہول** اوسکے برعکس ہے۔ جیسے لے۔ وے۔ مجھے۔ اسیطرح الف کی بھی دو قسمین ہین۔ ممدودہ اور مقصورہ

الف ممدودہ وہ ہے جو پڑھنی مین دو الف معلوم ہو خواہ وہ اول ہو یا آخر۔ جیسے آج اور آگ۔ شرفا۔ اور جو نشانی الف ممدودہ پر ہوتی ہے اوسے مد کہتے ہین۔ اور **الف مقصورہ** اسکے برعکس ہے جیسے اب اور اگر بشری

فائدہ عربی اسمونکے اول ال تعریف کا لگا ہوتا ہے تو بعض اوقات یہہ الف لام بعض کلمون مین ملفوظ ہوتا ہے جیسے لفظ القمر۔ الحال۔ الغرض۔ العلم ہے اور جب اونکے ماقبل کوئی اور کلمہ آملتا ہے تب لام بولا جاتا ہے جیسے نور القمر۔ فی الحال۔ اور اہل الغرض۔ طالب العلم۔ بیت المال۔ اور بعض وقت ال مذکور بعض کلمو مین ملفوظ نہین ہوتا ہے جیسے نور الشمس۔ نور الدین پس جن کلمون کے اول مین یہہ حروف منجملہ ذیل ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ہون اون مین ال ملفوظ نہین ہوتا جیسے نور الشمس۔ نور الدین۔ اور جن اسمون عربی کے شروع مین کوئی حرف سواے حروف مذکور آوے تب ال مذکور ملفوظ ہوتا ہے جیسے پہلی مثالون مین مذکور ہوا۔ اس لئے حروف مذکورہ قسم دوم کو **شمسی** کہتے ہین اور باقی کو **قمری** *

علیل اور مریض حالت بیماری مین بولا کرتے ہین اور جن کلمات مین یہ حروف
واقع ہوتے ہین اون مین اکثر تبدیلی ہوا کرتی ہے جو بمنزلہ بیماری الفاظ کے
ہے واو کے موافق حرکت ضمہ ہے۔ اور الف کے موافق فتحہ اور ی کے موافق
کسرہ ہے۔ اور ان حرکات کے یہہ حروف بھائی کہلاتے ہین ۔ جن حرفون پر
یہہ حرکتین فتحہ ضمہ کسرہ ہوتی ہین اونکو متحرک یا مضموم یا مفتوح یا مکسور بولتے
ہین مثلاً بَ بُ بِ اور جس حرف پر کوئی حرکت نہووے اوسکو ساکن
بولتے ہین ۔ جیسے بَدْ مین بَ متحرک اور مفتوح ہے اور دال ساکن ۔ اور جو
حرف ساکن کے بعد ساکن آوے اوسکو موقوف بولتے ہین ۔ جیسے لفظ شور مین
ر موقوف ہے اور واو ساکن اور شین متحرک مضموم ۔ اور جو حرف لکھنے
مین ایک لکھا جاوے اور پڑھنے مین بمنزلہ دو حرف کے بولا جاوے اوس
حرف کو مشدد کہتے ہین مثلاً لفظ مقدر مین دال مشدد ہے ۔ اور جو علامت
حرف مشدد پر ہوتی ہے اوسکو تشدید کہتے ہین ۔ اور تنوین نون ساکن کو
کہتے ہین اوسکی علامت دو زیر یا دو زبر یا دو پیش ہین جیسے تً تٍ تٌ ؛
جن اسمون کے آخر تنوین زبر کی ہوتی ہے اونکے آخر الف زیادہ کر دیتے
ہین ۔ جیسے مثلاً مطلقاً وغیرہ ؛

واو اور ی دو قسم کی ہوتی ہین معروف اور مجہول **واو معروف**
وہ ہے جسکے ماقبل ضمہ ہو اور خوب ظاہر بولا جاوے جیسے واو مزدور کی

از بر به با بے غیر جز تا نی من الی علی حتی کہ

حروف مرقومہ ذیل دو کلمون کے درمیان آنے سے فائدہ کثرت کا اور عطف کا دیتے ہین ا - ب - د - ن - نہ - کا - کے - کی جیسے شباشب - لبالب - جھباجھب جابجا - دربدر - گاہ بگاہ - شب و روز - راتون رات - کچھ نہ کچھ - جنگل کے جنگل رات کی رات ؛

ہی

لفظ ہی حصر اور خصوصیت کے معنی دیتا ہے - جیسے زید ہی آوے - وہی جائے - یہی دو ؛

حروف تہجی وے ہین جو واسطے ترکیب کلمات کے وضع ہوئے ہین وہ پینتیس ۳۵ ہین یعنی ا - ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ی - منجملہ انکے پ چ ژ گ (چار حرف) خاص زبان فارسی کے حروف ہین - اور ث ح ص ض ط ظ ع ق یہہ حروف خاص زبان عربی مین آتے ہین چنانچہ وے سب اس مصرعہ مین جمع ہین ؛ ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین و قاف ؛ اور ٹ ڈ ڑ خاص ہندی زبان کے حرف ہین - باقی بیس حروف تینون زبانون مین مشترک ہین - اون مین سے حروف واے کو حرف علت کہتے ہین اور علت کے معنی بیماری کے ہین - اور وجہ کہنے حروف علت کی یہہ ہے کہ اکثر اس لفظ واے کو

اور مستثنیٰ منقطع وہ ہے جو مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہو
جیسے سب مرد آئے مگر گھوڑے - یہان گھوڑے مستثنیٰ منہ کی جنس سے
بالکل جدا اور غیر ہین ☩

لیکن

حرف استدراک ہے واسطے دفع کرنے شک اور توہم کلام سابق کے
آتا ہے اور دو جملون مختلف مین واقع ہوتا ہے - جیسے زید اپنے گھر گیا ہے
لیکن شام تک آجاویگا - اور زید اور بکر الہ آباد کو جاتے تھے لیکن راہ سے پھر آئے
اور استثنا کا بھی فائدہ دیتا ہے - جیسے سب آئے لیکن موہن نہین آیا ☩

حروف ایجاب اور انکار

ہان - اچھا - جی - البتہ - ہون حروف ایجاب اور اقرار کے ہین جیسے کوئی
کہے کہ تم دریا گئے تھے اور اوسکے جواب مین تم کہو کہ ہان یا البتہ تو ایجاب اور
اقرار ہو گیا - لفظ البتہ واسطے تاکید نفی اور اثبات کے آتا ہے جیسے البتہ الہ آباد
جاونگا - یا البتہ آج تمھین نجانے دونگا - اور لفظ ہرگز واسطے تاکید نفی کے آتا
ہے - جیسے ہرگز نہ دونگا - اور مصدر نفی کے آخر لفظ کا زیادہ کرنے سے
فائدہ تاکید نفی کا ہوتا ہے بشرطیکہ وہ مصدر کسی کا مضاف الیہ نہو جیسے مین
نہین جانیکا یعنی ہرگز نہ جاونگا ☩

☩

جو جو حروف فارسی اور عربی کے اردو مین مستعمل ہین ذیل مین لکھے جاتے ہین

اون دونون کو ایک حکم مین کر دیتے ہین - حرف عطف سے پہلے جو کلمہ یا
جملہ آتا ہے اوسکو **معطوف علیہ** کہتے ہین اور جو پیچھے آتا ہے اوسکو **معطوف**
جیسے زید اور بکر نے سبق پڑھا - زید معطوف علیہ ہے - اور بکر معطوف
اسیطرح مرد و عورت حاضر ہین - مرد معطوف علیہ اور عورت معطوف ہے ❊

یا - نہین - تو - خواہ - چاہو

یہہ حروف تردید کے ہین - جن دو کلمون کے درمیان واقع ہوتے ہین اون
دو لفظون مین سے ایک مراد ہوتا ہے دونون مراد نہین ہوتے - جیسے میرے
پاس زید یا بکر آوے - اس سے یہہ غرض ہے کہ اگر زید آوے تو بکر نہ آوے اور
بکر آوے تو زید نہ آوے اسی طرح اور حروف تردید کو خیال کرو ❊

الا - مگر - سواے - ورا - ماورا

یہہ حروف استثنا کے ہین لغت مین استثنا کے معنی نکالنے کے ہین
جسمین سے کسی اسم کو نکالتے ہین اوسکو **مستثنیٰ منہ** کہتے ہین اور جس اسم کو
پہلے حکم مین سے نکالتے ہین اوسکو **مستثنیٰ** کہتے ہین - مستثنیٰ کی دو قسمین ہین
مستثنےٰ متصل - اور مستثنیٰ منقطع ❊

مستثنیٰ متصل وہ ہے کہ مستثنیٰ اور مستثنےٰ منہ دونون ایک
جنس کے ہون جیسے سب برادری کے آدمی آئے مگر موہن پس
موہن اور برادری کے آدمی دونون ایک جنس کے ہین ❊

کر

حرف کر کبھی تو فعل پر داخل ہوکر فائدہ عطف کا دیتا ہے جیسے زید
بھاگ کر اوس سے جا ملا یعنی بھاگا اور جا ملا - اور کبھی ساتھہ کے معنی مین آتا
ہے جیسے مصرعہ گھر ہمارا خانۂ اللہ کر مشہور تھا ۞ یعنی ساتھہ گھر اللہ کے - اور
کبھی ہندی اسمون کے ساتھہ ملکر اسم فاعل کے معنی دیتا ہے جیسے سنکر خوشی
کرنیوالا - اور دن کر دن کرنیوالا یعنی سورج کا نکالنے والا - اور نسارات کرنیوالا
یعنی چاند کا نکالنے والا یہہ الفاظ زبان بھاشا مین بولے جاتے ہین ۞

سا اور آنہ

حروف تشبیہہ ہین جس چیز کے ساتھہ تشبیہہ دیجاتی ہے اوسکو مشبہ بہ
کہتے ہین - اور جسکو مشابہ کرتے ہین اوسکو مشبہ بولتے ہین جیسے زید شیر سا ہے
یعنی زید بہادری مین مثل شیر کے ہے - شیر مشبہ بہ ہے - اور زید مشبہ - اور زید
بڑا مردانہ ہے - اور مونث کے لئے بولینگے یہہ عورت شیر سی ہے - یا مردانی ہے
یعنی سا حرف تشبیہہ کے الف کو یاے معروف کے ساتھہ بدل دینگے
اور اسی طرح جمعیت کیوقت اس الف کو یاے مجہول سے بدل دیتے ہین - جیسے
یہہ گھوڑے گدھے سے ہین ۞

و اور اور

حروف عطف ہین - جن دو کلمون کے درمیان یہہ واقع ہوتے ہین

حروف ندا

اے - اجی - او - ارے - اورے - ابے - ہوت حروف ندا ہین - منجملہ اونکے اول کے چھہ حرف اُردو مین بہت مستعمل ہین - جیسے اے صاحب - اے لڑکے - اورے کاری والی - اجی میان - یا اللہ - خدایا - کریما - مگر پچھلے چارون حروف زبان فصحا مین کم مستعمل ہین برج بھاشا مین اکثر آتے ہین جیسے ارے موہن - اورے کلو - ابے چھوکرے - میان ہوت - مگر ایسے حرف اُردو مین صرف حقارت یا پیار کے لئے بولے جاتے ہین جیسے ابے مردک پیارے میان - اے - اورے - یا - واسطے ندا قریب کے ہین اور او واسطے ندا بعید کے - ندا کے معنی پکارنے کے ہین اور جسکو پکارتے ہین اوسے منادی کہتے ہین - اور یا اردو مین اکثر خدا ہی کے نام کے ساتھہ لگا کر پکارا جاتا ہے ؂

یو

امر واحد کے آخر حرف یو کبھی فائدہ دعا یا بددعا کا دیتا ہے جیسے جیتا رہیو یعنی ہمیشہ جیتا رہیو - یا مریو یعنی مرجائیو ؂

ک - چہ

حروف تصغیر مین ک جاندار کی تصغیر کے لئے آتا ہے جیسے مردک وغیرہ یعنی مرد حقیر اور کمتر اور چہ بیجان کی تصغیر کے واسطے جیسے صندوقچہ اور باغیچہ یعنی چھوٹا باغ چھوٹا صندوق ؂

گھوڑا اور موہن کی گھوڑی اور بدھو کی کتاب ❊

والا - ہارا - ہار

علامتین اسم فاعل کی ہین جیسے لکھنے والا - لکھنے ہارا - مرنہار مگر پچھلے دو نون لفظ فصیح شخص کم بولتے ہین ❊

کہ

حرف کہ واسطے بیان ماقبل کے آتا ہے - جیسے صاحب نے فرمایا کہ کل ہم ولایت جائینگے - ہندی بھاشا مین اس کی جگہہ لفظ جو بولتے ہین جیسے میرا گھوڑا جو چالاک تھا کود کر خندق مین گر پڑا ❊

نہ - نہین - مت

حرف نہ نہین ہر فعل کی نفی کے لئے آتا ہے جیسے زید نہ آیا اور موہن نے ابتک سبق یاد نہین کیا - حرف نہین سے بہ نسبت نہ کے ایک گونہ تاکید نفی سمجھی جاتی ہے اور لفظ مت صرف امر حاضر پر داخل ہوکر اوسکو فعل نہی کر دیتا ہے جیسے مت جاؤ مت کھیلو ❊

نا - بے - غیر - ن - ان - نر

یہہ حروف اسمون کی نفی کیلئے آتے ہین - جیسے نادان ناواقف بیہوش غیر ذی روح - غیر ذالک - نڈر - انجان - نرمل - منجملہ ان حروف کے اول کے تینون حرف فارسی اور اردو مین بولے جاتے ہین - مگر پچھلے تینون حرف ہندی کثر بولے جاتے ہین ❊

پر

یہہ حرف بلندی کے معنی دیتا ہے جیسے زید کوٹھے پر کھڑا ہے۔ اور کبھی ظرفیت کے معنی دیتا ہے جیسے زید گھر پر ہے یعنی گھر مین ہے۔ اور کبھی فائدہ لفظ مگر کا جو حرف استثنا کا ہے جیسے زید نے بدھو کو بہت سمجھایا پر اوسکے خیال مین زید کا سمجھانا نہ آیا ؛

کو - سے - تیئن - ے

کو - سے - تیئن اور یاے مجہول علامتین مفعول کی ہین مگر وہ علامتین اول کی ہر اسم کے ساتھہ آسکتی ہین اور یاے مجہول صرف ضمایر اور اسم اشارہ اور اسماے موصول اور استفہام کے ساتھہ آتی ہے جیسے زید نے بدھو کو دو روپے دیے۔ اور موہن اپنی کتاب کے تیئن یاد کر رہا ہے اور بدھو نے اوسے کچھہ کہا۔ حرف کو کبھی ظرفیت کے معنی بھی دیتا ہے جیسے زید گھر کو گیا یعنی گھر مین گیا اور کبھی عوض کے معنی دیتا ہی جیسے یہہ گھوڑا کتنے کو دوگے یعنی کس قیمت کے عوض اور کبھی واسطے اور سبب کے معنی دیتا ہی جیسے موہن لال علم و ادب سیکھنے کو آگرہ کالج مین بھرتی ہو گیا ہی ؛

ساتھہ

حرف ساتھہ اتفاق اور ہمراہی کے معنی دیتا ہے۔ جیسے موہن زید کے ساتھہ الہ آباد چلا گیا ہے ؛

کا - کی - کے

علامتین اضافت کی ہین اور ہمیشہ مضاف الیہ کے بعد آتی ہین۔ جیسے زید کا

اب بسبب اس ترکیب کے سے کے معنی ابتدا اور تک کے معنی انتہا کے حاصل ہوے یعنی جانے کا فعل آگرہ سے شروع ہوا اور کلکتہ مین ختم ہوا *

سے

حرف سے ابتدا کے معنی دیتا ہے اور حرف تک یا تلک بزبان فصیح اور لے لگ توڑی زبان دہاقین مین انتہا کے معنی دیتے ہین *

حرف سے کبھی بیان ماقبل کے واسطے بھی آتا ہے جیسے اسکو کیا کمی ہے روپی سے پیسے سے کپڑے سے کھانے سے - اور کبھی بعض کے معنی مین آتا ہے جیسے موہن قوم ہنود سے ہے یعنی ہندوون مین سے موہن بھی ہے اور کبھی سبب کے معنی مین آتا ہے جیسے غل سے کان پھٹے جاتے ہین یعنی بسبب غل کے - اور کبھی مدد کے معنی مین جیسے دو توپون سے قلعہ لے لیا یعنی دو توپون کی مدد سے قلعہ سر کر لیا - اور کبھی بجاے علامت مفعول کے بھی آتا ہے جیسے اوس سے کہو یعنی اوسکو کہو *

مین

حرف مین جو علامت ظرفیت کی ہے بیچ کے معنی دیتا ہے خواہ پوشیدہ ہو جیسے مدرسہ گیا یا مذکور ہو جیسے زید گھر مین بیٹھا ہے - اور کبھی حرف مین بیان ماقبل کے لیئے آتا ہے جیسے زید عبد اللہ سے کس بات مین کم ہے علم مین فضل مین تحریر مین تقریر مین *

مذکر		مونث	
واحد	جمع	واحد	جمع
مین جاؤن یا جا سکون	ہم جائین یا جا سکین	مین جاؤن یا جا سکون	ہم جاوین یا جا سکین
تو جاوے یا جا سکے	تم جاؤ یا جا سکو	تو جاوے یا جا سکے	تم جاؤ یا جا سکو
وہ جاوے یا وہ جا سکے	وے جاوین یا وے جا سکین	وہ جاوے یا وہ جا سکے	وے جاوین یا وے جا سکین
مین جاؤنگا	ہم جائینگے	مین جاؤنگی	ہم جائینگی
تو جاویگا	تم جاؤگے	تو جاویگی	تم جاؤگی
وہ جاوے گا	وے جاوینگے	وہ جاویگی	وے جاوینگی

پانچوین صورت مصدری

صورت مصدری وہ ہے جسمین بلا قید زمانہ ماضی حال مستقبل کے کیفیت مصدری یا معنی مصدری پائی جاوے - اسکو انگریزی مین دی انفنیٹو موڈ کہتے ہین جیسے لکھنا پڑھنا آنا جانا وغیرہ ÷

بحث حرف

حرف اوسکو کہتے ہین جسکے معنی مستقل نہون اور نہ اوسمین کوئی زمانہ پایا جاوے یعنی بغیر مدد اسم یا فعل کے اپنے معنی نہ بتا سکے جیسے سے تک کو کا کے والا مین پر مگر وغیرہ ان کے معنی سمجھ مین نہین آتے جبتک اونکے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملایا جاوے مثلاً آگرہ سے کلکتہ تک گئے

امر		نہی	
واحد	جمع	واحد	جمع
جا	جاؤ	مت جاؤ	مت جاؤ
دے	دیجئے	مت دے	مت دیجئے

تیسری صورت شرطیہ

صورت شرطیہ وہ ہے جسمین ایک فعل دوسرے فعل پر موقوف یا مشروط ہو اسصورت کو انگریزی مین سنجیکٹو موڈ کہتے ہین جیسے زید پڑھیگا تو اچھا عہدہ پائیگا +

مذکر		مونث	
واحد	جمع	واحد	جمع
مین جاتا	ہم جاتے	مین جاتی	ہم جاتین
تو جاتا	تم جاتے	تو جاتی	تم جاتین
وہ جاتا	وے جاتے	وہ جاتی	وے جاتین

چوتھی صورت اختیاری

صورت اختیاری وہ ہے جس مین فعل کا کرنا یا نہ کرنا فاعل کے اختیار مین ہو- اسکو انگریزی مین دی پوٹنشل موڈ کہتے ہین جیسے +

انگریزی صرف ونحو کی کچھہ حالتین بھی فعل کے مطابق بیان کیجاتی ہین-گو عربی فارسی اردو مین مروج نہین اور انگریزی مین اُنکو موڈس کہتے ہین اور وہ پانچ حالتین یا صورتین ہین صورت بیانیہ امریہ شرطیہ اختیاری مصدری

پہلی صورت بیانیہ

صورت بیانیہ اوسکو کہتے ہین جو بیان صورت صدور یا وقوع فعل کا کرے اسکو انگریزی مین انڈیکیٹو موڈ کہتے ہین جیسے -

مذکر		مونث	
واحد	جمع	واحد	جمع
مین گیا	ہم گئے	مین گئی	ہم گئین
تو گیا	تم گئے	تو گئی	تم گئین
وہ گیا	وے گئے	وہ گئی	وے گئین
مین جاتا ہون	ہم جاتے ہین	مین جاتی ہون	ہم جاتی ہین
تو جاتا ہے	تم جاتے ہو	تو جاتی ہے	تم جاتی ہو
وہ جاتا ہے	وے جاتے ہین	وہ جاتی ہے	وے جاتی ہین

دوسری صورت امریہ

صورت امریہ وہ ہے جس سے حکم یا درخواست سمجھی جاوے اوسکو انگریزی مین امپریٹو موڈ کہتے ہین ✤

فائدہ

مصدر کے آخر لفظ لگنا کے صیغہ ملانے سے فائدہ شروع فعل کا حاصل ہوتا ہے جیسے پانی برسنے لگا یعنی شروع ہوا اور بعضون کے نزدیک یہ فعل مرکب نہین ہے بلکہ اوسکو مفرد کہتے ہین اور فعل اول کو مفعول فعل لگنا کا کہ جسکے معنی شروع کرنے کے ہین بتاتے ہین جیسے زید جانے لگا اسکو وہ کہتے ہین کہ زید نے جانے کو شروع کیا ❊

متفرقات

مصدر یا ماضی شرطی کے آخر ہنا یا پڑا کے صیغہ زیادہ کرنے سے معنی ضرورت یا کثرت کے حاصل ہوتے ہین جیسے زید کو آنا پڑا اور کھانا پڑا یعنی زید کو آنا اور کھانا ضرور ہوا۔ اور کبھی ان لفظون کے آخر لفظ ہی بھی فصاحت کے لئے زیادہ کردیتے ہین جیسے زید کو جانا ہی پڑا اور آنا ہی پڑا یعنی بہت ضرور ہوا ❊

امر واحد کے ساتھہ تعظیم کے لئے اکثر لفظ یے یا ئیگا اور جئیے یا جئیگا زیادہ کرتے ہین جیسے آپ آئے۔ یا آئیگا۔ یا آپ لیجئے۔ یا لیجئیگا ❊

اور کبھی یہی امر مضارع کے معنی دیتا ہے جیسے باغ مین پہونچتے ہی میرے دل مین یہہ خیال گذرا کہ ایک دفعہ انگور لگائے یعنی انگور لگاؤن۔ کبھی فعل کو مکرر لانے سے فائدہ کثرت کا حاصل ہوتا ہے جیسے زید چلتے چلتے تھک گیا مصرعہ
چہچہے چہچہے بلبل کی زبان سوکھہ گئی ❊

فعل تاکیدی - فعل اختیاری - فعل استمراری - فعل اختتامی - فعل مستقبل قریب الوقوع - **فعل تاکیدی** وہ ہے جسمین تشدد اور تاکید بہ نسبت فعل مفرد کے پائی جاے - واحد امر حاضر کے آخر مصدر ڈالنا دینا جانا وغیرہ کے صیغہ بڑہانے سے فعل تاکیدی بنجاتا ہے جیسے مار ڈالا اور رکھدیا اور کھاگیا۔

فعل اختیاری وہ ہے جسکا کرنا فاعل کے اختیار مین ہو - اکثر امر مذکور کے آخر مصدر سکنا کے صیغہ بڑہانے سے فعل اختیاری بنجاتا ہے جیسے لکھ سکتا ہے - پڑہ سکتا ہے۔

فعل اختتامی وہ ہے جس سے فعل کا ختم اور تمام ہونا پایا جاے - امر مذکور کے آخر مصدر چکنا کے صیغہ زیادہ کرنے سے فعل اختتامی بنجاتا ہے جیسے زید لکھ چکا - اور موہن پڑہ چکا۔

فعل استمراری وہ ہے جسمین استمرار اور کثرت کے معنی پائے جاوین چنانچہ فعل کے آخر کرنا جانا رہنا کے صیغہ زیادہ کرنے سے فعل استمراری بنجاتا ہے جیسے کرتا رہ - سویا کر - چلا جا - اور کبھی امر استمراری کے آخر لفظ یو زیادہ کردیتے ہین جیسے لکھتے رہیو - اور پڑھتے رہیو جیتے رہو۔

فعل مستقبل قریب الوقوع وہ ہے جسکا ہونا زمانہ حال کے قریب سمجھا جاوے - اسکا قاعدہ یہہ ہے کہ کسی مصدر یا فعل کے آخر لفظ جانا کے صیغہ یا لفظ پر یا پر والا زیادہ کرنے سے فائدہ زمانہ مستقبل قریب الوقوع کا حاصل ہوتا ہے جیسے زید جایا چاہتا ہے - یا جانے پر ہے - یا جانیوالا ہے یعنی قریب ہے کہ زمانہ آئندہ مین جاوے۔

استعمال کرین اور اصلی معنی کو حقیقی اور دوسرے معنی کو مجازی کہتے ہین جیسے مصدر کو مجازاً امر
یا نہی کے معنی مین بولتے ہین مثلاً تم میرے یہان آنا یعنی ائیو اور آج تم گھر مت جانا
یعنی مت جائیو آنا اور جانا مصدر ہین مجازاً امر اور نہی کے معنی مین مستعمل ہوے
اسیطرح کبھی ماضی مطلق کو ماضی بعید کی جگہہ استعمال کرتے ہین جیسے زید کو سمجھایا یعنی
سمجھایا تھا۔ اور کبھی ماضی کو بنظر قریب الوقوع ہونے کے مستقبل کی جگہہ بولتے
ہین جیسے کوئی جلدی سے کہے میری کتاب لایا۔ اور وہ شخص جس سے کتاب مانگی ہے
کتب خانہ مین سے بولے ہان صاحب لایا۔ پس لایا فعل ماضی مجازاً بجائے مستقبل
کے مستعمل ہے یعنی لاؤنگا۔

اور کبھی فعل حال بجائے ماضی بعید کے بولا جاتا ہے جیسے کل باغ مین جاکر
کیا دیکھتا ہون کہ طرح بطرح کے پھول کھل رہے ہین یعنی کل دیکھا تھا۔ اور کبھی صیغہ
مضارع سے ماضی کے معنی حاصل ہوتے ہین جیسے باغ مین جاکر دیکھون تو وہان وہی
گلکاریان ہو رہی ہین یعنی جاکر دیکھا تو وہان کچھ اور گلکاریان ہو رہی تھین۔

فعل مفرد اور مرکب کا بیان

باعتبار ترکیب کے فعل کی دو قسمین ہین۔ فعل مفرد۔ اور فعل مرکب **فعل مفرد** وہ ہے جو مصدر وضعی سے موافق گردان بالا مشتق ہو جسکا بیان پہلے ہو چکا
اور **فعل مرکب** وہ ہے جو مصدر یا کسی فعل کے آخر دوسرا لفظ ملاکر فعل بنالیوین
اوسکی پانچ قسمین ہین۔

مثل فعل لازمی کے ہوتے ہین نگلنا - رگڑنانا

بیان وحدت اور جمعیت اور تذکیر اور تانیث افعال کا

جن فعلون کے ساتھہ فاعل کی علامت نہین ہوتی وے تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت مین فاعل کے موافق بولے جاتے ہین خواہ وے لازمی ہون یا متعدی خواہ اونکے مفعولون کے ساتھہ علامت مفعول ہو یا نہو جیسے موہن آیا بنو آئی - موہن خط لکھتا ہے - بنو خط لکھتی ہے - موہن خط لکھتا تھا - بنو خط لکھتی تھی لڑکے آئے - لڑکیان آئین - لڑکے کتابین پڑھتے ہین - لڑکیان کتابین پڑھتی ہین

جن فعلون کے ساتھہ علامت فاعل تو ہو مگر علامت مفعول بہ مطلقاً نہو تو اون فعلونکی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت مفعول کے موافق ہوتی ہے جیسے موہن نے یا بنو نے سبق پڑھا - موہن نے کتاب پڑھی - بنو نے کتاب پڑھی - موہن نے کتابین پڑھین - بنو نے کتابین پڑھین ٭

جن فعلون کے فاعل اور مفعول دونون کی علامتین مذکور ہون وے فعل ہر حال مین واحد مذکر بولے جاتے ہین خواہ فاعل اور مفعول مذکر ہون یا مونث واحد ہون یا جمع جیسے موہن نے کتاب کو پڑھا - بنو نے کتاب کو پڑھا - لڑکون نے اپنی کتابون کو یاد کر لیا - لڑکیون نے اپنی اپنی کتابون کو پڑھ لیا ٭

بیان مجاز فعل کا

مجاز کے یہہ معنی ہین کہ لفظ کو اپنے اصلی معنی کے سوا دوسرے معنی مین

حرف ساکن ہوجاتا ہے اور تیسرا متحرک جیسے برستا برسانا چمکنا چمکانا ❖

قاعدۂ دوم

جس فعل میں سوا علامت مصدر کے ایک حرف پہلا ساکن علامت مصدر کے ہو تو اکثر اوس حرف ساکن کے ماقبل کی حرکت کے موافق ایک حرف علت زیادہ کرنے سے متعدی یا المتعدی بنتا ہے یعنی حرف ساکن کے ماقبل فتحہ ہو تو الف کسرہ ہو تو یا اور ضمہ ہو تو واو زیادہ کرنے سے بنجاتا ہے جیسے دبنا دابنا - کٹنا کاٹنا - کھلنا کھلانا - رکنا روکنا - پسنا پیسنا ❖

قاعدۂ سوم

کبھی قاعدہ دوم کے موافق ایک حرف علت بڑھا کر حرف صحیح علامت مصدر کو دوسرے حرف کے ساتھ بدل لیتے ہیں اور کبھی بغیر زیادتی کے تبدیل کر دیتے ہیں جیسے بکنا بیچنا پھٹنا پھاڑنا چھٹنا چھوڑنا ٹوٹنا توڑنا ❖

فائدہ

بعض فعل متعدی اور لازمی دونوں ہوتے ہیں یعنی کبھی وہی فعل لازمی کے معنی دیتے ہیں اور کبھی فعل متعدی کے - مثال لازمی زید کی ہتیلی کھجلاتی ہے اور متعدی جیسے زید اپنی ہتیلی کو کھجلاتا ہے یا کھجاتا ہے - یا زید گھبراتا ہے لازمی ہے اور زید عمرو کو گھبراتا ہے متعدی ہے - بعض افعال لازمی صورتیں مثل فعل متعدی کے ہوتے ہیں جیسے کھلانا - سمانا - او بعض فعل متعدی صورت میں

حروف کے خود بخود متعدی ہووے جیسے کھایا اور پیا وغیرہ اور متعدی
بالواسطہ وہ ہے جو بسبب حذف یا زیادتی حروف یا تبدیل حروف یا
حرکات کے اگر لازمی ہو تو متعدی اور جو متعدی بیک مفعول ہو تو متعدی
بدو مفعول بنجاوے چنانچہ اوسکے بنانیکے کئی طریق ہین اول یہہ کہ قبل
علامت مصدر کے ا یا وا یا لا زیادہ کرنے سے متعدی بالواسطہ بنجاتا ہے جیسے
ڈرنا یا ڈرانا ڈروانا سمجھنا سمجھانا سمجھوانا بیٹھنا بٹھانا بیٹھوانا بٹھلانا ٭

قاعدہ اول

الف علامت متعدی بالواسطہ کے داخل ہونے سے اوسکا ماقبل مفتوح
ہوجاتا ہے اور وا و یا لا علامتون متعدی کے آنے سے اونکا ماقبل ساکن
ہوجاتا ہے اگر متحرک ہو جیسا استعمال سے معلوم ہوگا ٭

جس فعل مین کوئی حرف علت ہوتا ہے تو علامت متعدی بالواسطہ کے
داخل ہونے سے گرجاتا ہے اور اوسکے ماقبل ایک حرکت اوسی حرف علت
کے موافق رہ جاتی ہے چنانچہ واو کے موافق حرکت ضمہ ہے اور الف کے
موافق فتحہ اور ی کے موافق کسرہ جیسے رونا رُلانا گانا گوانا سیکھنا
سکھانا اور جس مصدر پنج حرفی مین کوئی حرف علت نہووے مگر علامت
مصدر کے ماقبل جو دو حروف ساکن اور ایک متحرک ہو تو الف علامت
متعدی بالواسطہ کے داخل ہونے سے اوسی فعل کے شروع کا دوسرا

مخاطب	تو لکھا جاوے	تم لکھے جاو	تو لکھی جاے	تم لکھی جاؤ
غائب	وہ لکھا جاوے	وے لکھے جاوین	وہ لکھی جاوے	وے لکھی جاوین
		فعل امر حاضر مجہول		
	لکھا جاؤ	مت لکھے جاؤ		
		نہی حاضر مجہول		
	نہ یا مت لکھا جا	نہ یا مت لکھے جاؤ		

فعل متعدی کی باعتبار مفعول کے دو قسمین ہین - متعدی بیک مفعول اور متعدی بدو مفعول - متعدی بیک مفعول وہ ہے جسمین ایک مفعول ہو جیسا لکھا پڑھا متعدی بیک مفعول ہے کیونکہ یہہ خواہش فاعل اور ایک مفعول کی کرتا ہے یعنی لکھنے والے اور پڑھنے والے کی اور جس چیز کو لکھین یا پڑھین اوسکی خواہش کرتا ہے * اور متعدی بدو مفعول وہ ہے جو دو مفعولون کی خواہش کرے جیسے دیا دلادیا وغیرہ یہہ فعل سواے دلانے والے اور دینے والے کے دو مفعولونکی خواہش کرتے ہین ایک وہ مفعول یعنی جو چیز دیگئی ہو دوسرے وہ مفعول جسکو وہ چیز دیگئی ہو جیسے زید نے عمرو کو روپیہ دیا *

طریق متعدی بالواسطہ بنانیکا

متعدی کی دو قسمین ہین ایک متعدی بنفسہ - دوسرے متعدی بالواسطہ متعدی بنفسہ وہ ہے جو بغیر تبدیل حروف اور حرکت یا حذف اور زیادتی

مخاطب	تو لکھا جاتا	تم لکھے جاتے	تو لکھی جاتی	تم لکھی جاتین
غائب	وہ لکھا جاتا	وے لکھے جاتے	وہ لکھی جاتی	وے لکھی جاتین
مذکر	فعل ماضی استمراری مجہول			مونث
متکلم	مین لکھا جاتا تھا	ہم لکھے جاتے تھے	مین لکھی جاتی تھی	ہم لکھی جاتی تھین
مخاطب	تو لکھا جاتا تھا	تم لکھے جاتے تھے	تو لکھی جاتی تھی	تم لکھی جاتی تھین
غائب	وہ لکھا جاتا تھا	وے لکھے جاتے تھے	وہ لکھی جاتی تھی	وے لکھی جاتی تھین
مذکر	فعل ماضی شکی مجہول			مونث
متکلم	مین لکھا گیا ہونگا	ہم لکھے گئے ہونگے	مین لکھی گئی ہونگی	ہم لکھی گئی ہونگی
مخاطب	تو لکھا گیا ہوگا	تم لکھے گئے ہوگے	تو لکھی گئی ہوگی	تم لکھی گئی ہوگی
غائب	وہ لکھا گیا ہوگا	وے لکھے گئے ہونگے	وہ لکھی گئی ہوگی	وے لکھی گئی ہونگی
مذکر	فعل حال مجہول			مونث
صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
متکلم	مین لکھا جاتا ہون	ہم لکھے جاتے ہین	مین لکھی جاتی ہون	ہم لکھی جاتی ہین
مخاطب	تو لکھا جاتا ہے	تم لکھے جاتے ہو	تو لکھی جاتی ہے	تم لکھی جاتی ہو
غائب	وہ لکھا جاتا ہے	وے لکھے جاتے ہین	وہ لکھی جاتی ہے	وے لکھی جاتی ہین
مذکر	فعل مضارع مجہول			مونث
متکلم	مین لکھا جاؤن	ہم لکھے جائین	مین لکھی جاؤن	ہم لکھی جائین

تصریف کبیر مصدر لکھا جانا کی

مذکر			مؤنث	
مذکر	فعل ماضی مطلق مجہول			مؤنث
صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
متکلم	مین لکھا گیا	ہم لکھے گئے	مین لکھی گئی	ہم لکھی گئین
مخاطب	تو لکھا گیا	تم لکھے گئے	تو لکھی گئی	تم لکھی گئین
غائب	وہ لکھا گیا	وے لکھے گئے	وہ لکھی گئی	وے لکھی گئین
مذکر	ماضی قریب مجہول			مؤنث
متکلم	مین لکھا گیا ہون	ہم لکھے گئے ہن	مین لکھی گئی ہون	ہم لکھی گئی ہین
مخاطب	تو لکھا گیا ہے	تم لکھے گئے ہو	تو لکھی گئی ہے	تم لکھی گئی ہو
غائب	وہ لکھا گیا ہے	وے لکھے گئے ہین	وہ لکھی گئی ہے	وے لکھی گئی ہین
مذکر	فعل ماضی بعید مجہول			مؤنث
متکلم	مین لکھا گیا تھا	ہم لکھے گئے تھے	مین لکھی گئی تھی	ہم لکھی گئی تھین
مخاطب	تو لکھا گیا تھا	تم لکھے گئے تھے	تو لکھی گئی تھی	تم لکھی گئی تھین
غائب	وہ لکھا گیا تھا	وے لکھے گئے تھے	وہ لکھی گئی تھی	وے لکھی گئی تھین
مذکر	فعل ماضی شرطی مجہول			مؤنث
صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
متکلم	مین لکھا جاتا	ہم لکھے جاتے	مین لکھی جاتی	ہم لکھی جاتین

جانا کا فعل ماضی قاعدہ کے موافق لفظ جایا ہوا تھا لیکن چونکہ کبھی فارسی مین ج کو گ سے ساتھ تبدیل کرتے ہین اسلئے یہان بھی ج کو گ کے ساتھ تبدیل کیا گایا ہوا پھر واسطے دفع مشابہت لفظ گایا جو مصدر گانا کا فعل ماضی ہے الف اصلی کو بھی دور کرکے گیا بنا لیا ہے۔ علی ہذا مصدر ہونا کا صیغہ ماضی قاعدہ کے موافق ہویا چاہیئے تھا مگر ی کو حذف کرکے ہوا بولتے ہین ٭

بیان فعل معروف اور فعل مجہول کا

باعتبار فاعل کے فعل متعدی کی دو قسمین ہین معروف اور مجہول۔ **فعل معروف** وہ ہے جسکا فاعل معلوم ہوے جیسے زید خط لکھتا ہے تو یہان خط لکھنے کا فاعل زید معلوم ہوا۔ اور **فعل مجہول** وہ ہے جسکا فاعل معلوم نہو جیسے زید مارا گیا تو یہہ نہین معلوم ہوا کہ زید کو کسنے مارا۔ اور اوسکے بنانے کا یہہ طریقہ ہے کہ کسی فعل متعدی کے ماضی مطلق کے آخر کوئی صیغہ مصدر جانا کا بڑھانے سے فعل مجہول حاصل ہوتا ہے جیسے خط لکھا گیا لکھا جاتا ہے۔ لکھا جائیگا ٭

مذکر	اسم حالیہ		مونث
سمجھتا	سمجھتے	سمجھتی	سمجھتین

بلحاظ حرف نفی کے فعل کی دو قسمین ہین فعل مثبت اور فعل منفی **فعل مثبت** وہ ہے جسمین حرف نفی نہ آوے جیسے گردان بالا سے ظاہر ہے۔ اور **فعل منفی** وہ ہے جسمین حرف نفی یعنی نہ یا نہین آوے۔ پس اگر منفی بنانا منظور ہو تو حرف نفی فعل کے اول داخل کرو جیسے زید نہین سمجھا۔ اور موہن لال نے میرا کہنا نمانا٭

بیان فعل لازمی اور متعدی کا

باعتبار فاعل اور مفعول کے فعل کی دو قسمین ہین لازمی اور متعدی **فعل لازمی** وہ ہے جو صرف فاعل پر تمام ہوجاوے جیسے زید آیا۔ اور **فعل متعدی** وہ ہے جو فاعل اور مفعول دونونکی خواہش کرے جیسے زید نے خط لکھا٭

بیان فعل صحیح اور غیر صحیح کا

بلحاظ تبدیل اور حذف اور زیادتی کے فعل کی دو قسمین ہین صحیح اور غیر صحیح **فعل صحیح** وہ ہے جسکے حرف اصلی مین گردان کے وقت کچھہ تبدیل یا حذف یا زیادتی حروف نہووے۔ سب فعل اوسکے مثل افعال مذکورۂ نقشہ صرف کبیر مصدر سمجھنا کے ہون۔ اور **فعل غیر صحیح** وہ ہے جسکے حروف مین گردان کے وقت کچھہ تبدیلی یا حذف یا زیادتی حروف ہو جیسے مصدر کرنا کے ماضی مین حروف اصلی رکو ی کے ساتھہ بدلکر کیا بنالیا ہے۔ اسیطرح مصدر

غائب	وہ سمجھتا ہے	وے سمجھتے ہیں	وہ سمجھتی ہے	وے سمجھتی ہیں
مذکر		فعل مضارع		مؤنث
متکلم	میں سمجھوں	ہم سمجھیں	میں سمجھوں	ہم سمجھیں
مخاطب	تو سمجھے	تم سمجھو	تو سمجھے	تم سمجھو
غائب	وہ سمجھے	وے سمجھیں	وہ سمجھے	وے سمجھیں
مذکر		فعل مستقبل		مؤنث
صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
متکلم	میں سمجھونگا	ہم سمجھینگے	میں سمجھونگی	ہم سمجھینگی
مخاطب	تو سمجھیگا	تم سمجھوگے	تو سمجھیگی	تم سمجھوگی
غائب	وہ سمجھیگا	وے سمجھینگے	وہ سمجھیگی	وے سمجھینگی
		امر		
مخاطب	سمجھ	سمجھو		
مذکر		اسم فاعل		مؤنث
	سمجھنے والا	سمجھنے والے	سمجھنے والی	سمجھنے والیں
مذکر		اسم مفعول		مؤنث
	سمجھا ہوا	سمجھے ہوے	سمجھی ہوئی	سمجھیں ہوئیں

صیغه	واحد	جمع	واحد	جمع
غائب	وہ سمجھا تھا	وے سمجھے تھے	وہ سمجھی تھی	وے سمجھی تھین
	مذکر	ماضی شکی		مؤنث
متکلم	مین سمجھا ہونگا	ہم سمجھے ہونگے	مین سمجھی ہونگی	ہم سمجھی ہونگی
مخاطب	تو سمجھا ہوگا	تم سمجھے ہوگے	تو سمجھی ہوگی	تم سمجھی ہونگی
غائب	وہ سمجھا ہوگا	وے سمجھے ہونگے	وہ سمجھی ہوگی	وے سمجھی ہونگی
	مذکر	ماضی شرطی		مؤنث
متکلم	مین سمجھتا	ہم سمجھتے	مین سمجھتی	ہم سمجھتین
مخاطب	تو سمجھتا	تم سمجھتے	تو سمجھتی	تم سمجھتین
غائب	وہ سمجھتا	وے سمجھتے	وہ سمجھتی	وے سمجھتین
	مذکر	ماضی استمراری		مؤنث
متکلم	مین سمجھتا تھا	ہم سمجھتے تھے	مین سمجھتی تھی	ہم سمجھتی تھین
مخاطب	تو سمجھتا تھا	تم سمجھتے تھے	تو سمجھتی تھی	تم سمجھتی تھین
غائب	وہ سمجھتا تھا	وے سمجھتے تھے	وہ سمجھتی تھی	وے سمجھتی تھین
	مذکر	فعل حال		مؤنث
متکلم	مین سمجھتا ہون	ہم سمجھتے ہین	مین سمجھتی ہون	ہم سمجھتی ہین
مخاطب	تو سمجھتا ہے	تم سمجھتے ہو	تو سمجھتی ہے	تم سمجھتی ہو

فعل مضارع کے آخر لفظ گا زیادہ کر دینے سے فعل مستقبل بنتا ہے جیسے سمجھے گا یا کھاوے گا*

ایک نقشہ گردان فعلون مذکورہ بالا کا ذیل مین لکھا جاتا ہے اس سے کیفیت تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت فعلونکی بخوبی واضح ہو جائیگی*

نقشہ صرف کبیر مصدر سمجھنا کا

	مذکر	ماضی مطلق		مونث
صیغہ	واحد	جمع	واحد	جمع
متکلم	مین سمجھا	ہم سب سمجھے	مین سمجھی	ہم سمجھین
مخاطب	تو سمجھا	تم سب سمجھے	تو سمجھی	تم سمجھین
غائب	وہ سمجھا	وے سب سمجھے	وہ سمجھی	وے سمجھین
	مذکر	ماضی قریب		مؤنث
متکلم	مین سمجھا ہون	ہم سب سمجھے ہین	مین سمجھی ہون	ہم سمجھی ہین
مخاطب	تو سمجھا ہے	تم سب سمجھے ہو	تو سمجھی ہے	تم سمجھی ہو
غائب	وہ سمجھا ہے	وے سب سمجھے ہین	وہ سمجھی ہے	وے سمجھی ہین
	مذکر	ماضی بعید		موئنث
متکلم	مین سمجھا تھا	ہم سب سمجھے تھے	مین سمجھی تھی	ہم سمجھی تھین
مخاطب	تو سمجھا تھا	تم سب سمجھے تھے	تو سمجھی تھی	تم سمجھی تھین

مذکورہ سے کے حرف علت ہووے تو آخر اوسکے لفظ یا بڑھا کر ماضی مطلق بنا لیتے ہین
جیسے کھانا اور سونا سے علامت مصدر دور کر کے امر حاضر کھا اور سو بنا یا پھر اوسکے
آخر لفظ یا زیادہ کر کے کھایا اور سویا فعل ماضی مطلق بنا لئے یا ماضی مطلق کے آخر لفظ
ہے زیادہ کرنے سے فعل ماضی قریب حاصل ہوتا ہے جیسے سمجھا ہے کھایا ہے
اور ماضی مطلق کے آخر لفظ تھا بڑھانے سے فعل ماضی بعید بنجاتا ہے جیسے سمجھا تھا
اور کھایا تھا ✤

اور اوسی ماضی مطلق کے آخر لفظ ہوگا زیادہ کرنے سے فعل ماضی شکی بنجاتا ہے
جیسے سمجھا ہوگا یا کھایا ہوگا ✤

امر کے آخر لفظ تا زیادہ کرنے سے فعل ماضی شرطی بنجاتا ہے جیسے سمجھتا اور کھاتا
اور ماضی شرطی کے آخر لفظ تھا بڑھانے سے ماضی استمراری بنجاتا ہے
جیسے سمجھتا تھا اور کھاتا تھا ✤

اور ماضی شرطی کے آخر لفظ ہے زیادہ کرنے سے فعل حال بنتا ہے جیسے
سمجھتا ہے یا کھاتا ہے ✤

اور امر واحد کے آخر یاے مجہول بڑھانے سے فعل مضارع حاصل ہوتا ہے
جیسے سمجھے ✤

اور جس امر کے آخر حروف علت مین سے کوئی حرف آوے تو قبل مضارع
کے کبھی واو زیادہ کر دیتے ہین جیسے کھاوے پیوے ✤

نہی وہ فعل ہے جسکا ہونا یا کرنا کسی شخص کے روکنے اور منع کرنے سے زمانہ حال یا استقبال مین سمجھا جاے جیسے مت آؤ مت جاؤ یہ معلوم رہے کہ باعتبار واحد اور جمعیت اور تذکیر اور تانیث کے ہر فعل کے باستثناے فعل مضارع امر اور نہی بارہ بارہ صیغے ہوتے ہین چنانچہ اونمین سے چھچہ صیغے مذکر کے ہوتے ہین اور چھچہ مؤنث کے فعل کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت بلحاظ فاعل یا مفعول کے ہوتی ہے مگر فعل مضارع اور امر و نہی کے صیغون مین رعایت مذکر اور مؤنث کی نہین ہوتی دونون کے واسطے ایک ہی لفظ بولتے ہین *

بیان دستور اشتقاق یعنی مصدر سے فعلونکے نکالنے اور بنانیکا طریقہ

طریقہ بنانے صیغۂ واحد حاضر امر و نہی اور صیغۂ واحد غائب اور باقی اور افعال کا مذکور ہوتا ہے۔ اردو مین مصدر کی علامت لفظ نا دور کرنے سے صیغۂ واحد امر حاضر بنتا ہے جیسے سمجھنا مصدر ہے علامت مصدر یعنی نا دور کرنے سے سمجھ صیغہ واحد امر حاضر بنگیا *

امر حاضر کے اول لفظ مت زیادہ کرنے سے فعل نہی حاصل ہوتا ہے جیسے مت سمجھ *

امر کے آخر الف زیادہ کرنے سے فعل ماضی مطلق بنتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ اوسکے آخر منجملہ حروف علت کے ای یا واو نہو جیسے سمجھا۔ اور جو اوسکے آخر منجملہ حروف

ماضی استمراری وہ ہے کہ جسکا ہونا یا کرنا زمانہ گذشتہ مین بتکرار پایا جاتا ہو اسکو ماضی ناتمام بھی کہتے ہین جیسے زید آتا تھا اس سے یہہ مفہوم ہوتا ہے کہ زید زمانہ گذشتہ مین بار ہا آیا کرتا تھا ❖

فعل ماضی شکی وہ ہے جسکا ہونا یا کرنا زمانہ گذشتہ مین شک کے ساتھہ سمجھا جاوے جیسے زید آیا ہوگا اس سے یہہ دریافت ہوا کہ کہنے والے کو زید کے آنیکا حال تحقیق معلوم نہ تھا اسواسطے کلمہ شک کا استعمال کیا ❖

فعل حال وہ ہے جسکا ہونا یا کرنا زمانہ موجودہ مین سمجھا جاوے جیسے زید آتا ہے اس سے یہہ ثابت ہوا کہ زید اسیوقت آتا ہے ❖

فعل مضارع وہ ہے جسمین زمانہ حال اور استقبال دونون ہو سکتے ہون یعنی اوس سے کبھی زمانہ حال سمجھا جاوے اور کبھی مستقبل جیسے زید آوے اس سے یہہ ثابت ہوا کہ زید خواہ ابھی آوے یا زمانہ آئندہ مین آوے ❖

فعل مستقبل وہ ہے جسکا ہونا یا کرنا زمانہ آئندہ مین سمجھا جاوے جیسے زید آویگا اس سے یہہ معلوم ہوا کہ ابھی تک نہین آیا مگر زمانہ آئندہ مین آنیکا ارادہ رکھتا ہے ❖

امر وہ فعل ہے جسکا ہونا یا کرنا کسی کے حکم سے زمانہ حال یا استقبال مین پایا جاوے امر کے معنی حکم کے ہین جیسے تم آؤ اوس سے یہہ ثابت ہوا کہ کسی شخص نے مخاطب کو آنیکا حکم دیا ہے اور تم جائیو اس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مخاطب کو واسطے جانے کے زمانہ استقبال مین حکم کرتا ہے ❖

فعل ماضی چھہ طرح کا ہوتا ہے ٭

۱ ماضی مطلق ۲ ماضی قریب ۳ ماضی بعید ۴ ماضی شرطیہ یا تمنائی ۵ ماضی استمراری یا ناتمام ۶ ماضی شکی ٭

فعل ماضی مطلق وہ ہے جسکا ہونا یا کرنا مطلق زمانہ گذشتہ مین پایا جائے اور اوسمین کچھہ قید قریب یا بعید وغیرہ کی نہو جیسے زید آیا اس سے یہہ معلوم نہوا کہ زمانہ گذشتہ مین کب آیا اور اوسکو انگریزی مین پاسٹ پارٹیسپل کہتے ہین ٭

ماضی قریب وہ ہے جسکا ہونا یا کرنا ایسے زمانہ گذشتہ مین پایا جائے جسکو گذرے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہو جیسے زید آیا ہے اس سے یہ سمجھا گیا کہ زید قریب زمانہ حال کے آیا ہے یعنی اوسکو آئے ہوئے کچھہ بہت عرصہ نہین گذرا ٭

ماضی بعید وہ ہے جسکا ہونا یا کرنا زمانہ گذشتہ مین پایا جائے اور جسکو گذرے ہوئے بہت عرصہ گذر گیا ہو جیسے زید آیا تھا اس سے یہ معلوم ہوا کہ زید کو آئے ہوئے بہت عرصہ گذرا ٭

ماضی شرطی وہ ہے جسکا ابھی تک صدور یا وقوع فعل فاعل کی ذات سے نہین ہوا مگر حسرت و تمنا کرتا ہے کہ اگر وہ فعل ہوتا تو خوب ہوتا۔ چونکہ ماضی شرطی مین ایک طرح کی تمنا پائی جاتی ہے اسواسطے اسکو ماضی تمنی بھی کہتے ہین۔ جیسے زید آتا تو خوب ہوتا اس سے یہہ معلوم ہوا کہ آنے کا فعل فاعل کی ذات سے صادر نہین ہوا کہنے والا تمنا کرتا ہے کہ اگر زید زمانہ گذشتہ مین آتا تو کیا خوب ہوتا ٭

قاعدہ ۹۔ اکثر اسماے عربی کے آخر یاے معروف اور ن یات زیادہ کرکے جمع بنا لیتے ہین جیسے حاضرین۔ ناظرین۔ سامعین اور کاغذات۔ معاملات و مقدمات وغیرہ بعض اوقات اردو والے ان اوزان مذکورۂ بالا پر بھی علامت جمع ہندی بڑھا لیتے ہین جیسے انبیاؤن سے حکاموں سے پس ایسی جمع کو جمع الجمع کہتے ہین ٭

بحث فعل

فعل وہ کلمہ مستقل ہے جسکے معنی ہین ہیئت تصریفی کوئی زمانہ تینون زمانون ماضی حال مستقبل سے پایا جاوے **ماضی** زمانہ گذرے ہوئے کو کہتے ہین جیسے زید آیا تھا یعنی کسی گذرے ہوئے زمانہ مین آیا تھا۔ اور **حال** زمانہ موجود کو کہتے ہین جیسے زید خط لکھتا ہے یعنی زمانہ موجود مین خط لکھ رہا ہے۔ اور **مستقبل** زمانہ آنیوالے کو کہتے ہین جیسے کوئی شخص کہے کہ مین دہلی جاؤنگا اس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص دہلی نہین گیا مگر زمانۂ آئندہ مین جانیکا ارادہ کہتا ہے ٭ مصدر سے چھہ قسم کے فعل نکلتے ہین ماضی حال مضارع مستقبل امر نہی جس قسم کا مصدر ہوتا ہے اوسی قسم کے اوس سے افعال اور اسماے مشتقات نکلتے ہین پس اگر مصدر لازمی ہوگا تو اوس سے فعل لازمی بنینگے اور جو مصدر متعدی ہوگا تو اوس سے مشتقات فعل متعدی نکلتے ہین ٭

بیان تعریف افعال

فعل ماضی وہ ہے جس کا ہونا یا کرنا زمانۂ گذشتہ مین پایا جاوے۔ اور

واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد	واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد
شَیطان	شَیاطِین	فَعالِین	شیطان	رِسالَہ	رَسائِل	فَعائِل	چھوٹی کتاب
کَوکَب	کَواکِب	فعالل	ستارہ	خصلۃ	خصائل	؍	عادت
قرطاس	قَراطِیس	فَعالِیل	کاغذ	ضَمِیر	ضَمائِر	؍	دل
قِندِیل	قَنادِیل	؍	قندیل	طالِب	طَلَبہ	فَعَلہ	ڈھونڈنیوالا
اَفضَل	اَفاضِل	اَفاعِل	بزرگ	مدرسہ	مَدارِس	مَفاعِل	پڑھنے کی جگہ
رُکن	اَراکِین	اَفاعِیل	کھم	مَجلِس	مجالس	ایضاً	بیٹھنے کی جگہ
حَدِیث	اَحادِیث	؍	بات	مَسجِد	مَساجِد	؍	نماز کی جگہ
اِقلِیم	اَقالِیم	؍	ملک	مَضمُون	مَضامِین	مفاعیل	مطلب
نَبِیّ	اَنبِیاء	اَفعِلاء	پیغمبر	مِقدار	مَقادِیر	؍	اندازہ
حَبِیب	اَحِبّاء	؍	دوست	مِفتاح	مَفاتِیح	؍	کنجی
طَبِیب	اَطِبّاء	؍	حکیم	تَصنِیف	تَصانِیف	تفاعیل	کتاب بنانا
قَرِیب	اَقرِباء	؍	عزیز	تَصوِیر	تَصاوِیر	؍	تصویر
زَمان	اَزمِنہ	اَفعِلہ	زمانہ	تارِیخ	تَوارِیخ	؍	دن
مَکان	اَمکِنہ	ایضاً	مکان	فَلس	اَفلُس	اَفعُل	پیسہ
رَسُول	رُسُل	فُعُل	پیغامبر	فَقِیر	فُقَراء	فُعَلاء	محتاج
طَرِیق	طُرُق	؍	راہ	•	•	•	•

فائدہ ۸ ۔ اُردو مین فارسی کی جمع بھی مستعمل ہے اور اوسکا یہہ قاعدہ ہے
کہ جاندار اسم کی جمع ان سے کرتے ہین جیسے مردان پسران بندگان وغیرہ اور
بیجان کو ہا کے ساتھہ جمع کرتے ہین جیسے سالہا بارہا وغیرہ ۔ اور کبھی اوسکے
برعکس بھی جمع کرتے ہین جیسے سخنان مردمہا ۞

اور جو اس زبان مین جمع عربی بھی مستعمل ہے اسواسطے نقشہ اوزان جمع
عربی کا بھی لکھا جاتا ہے طالبعلمون کو لازم ہے کہ ان وزنون کو حفظ کرلین اکثر
عربی کی جمع انھین وزنون پر آتی ہے ۞

نقشہ اوزان جمع اسماے عربی مستعملہ اردو

واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد	واحد	جمع	وزن جمع	معنی مفرد
شریف[1]	اشراف	افعال	اچھا آدمی	اکبر	اکابر	افاعل	بڑا
لطف	الطاف	ایضاً	مہربانی	احسن	احاسن	"	اچھا
خلف	اخلاف	"	کمینہ	ذکر	ذکور	فعول	مرد
باب	ابواب	"	دروازہ	ظرف	ظروف	ایضاً	برتن
یوم	ایام	"	دن	کریم	کرام	فعال	بزرگ
شیء	اشیاء	"	چیز	حاکم	حکام	فعّال	فیصلہ کرنیوالا
عدو	اعداء	"	دشمن	خادم	خدام	"	نوکر
اسم عضو	اسماء اعضا	"	نام ۔ جوڑ	سلطان	سلاطین	فعالین	بادشاہ

[1] شریف کی جمع شرفا بھی آتی ہے ۱۲ منہ

نقشہ جمع اسمائے مذکر و مؤنث جنکے آخر حروف معنوی ہیں

نام اسم	مثال	نے	کو	کا	سے	مین	پاس	اے
مذکر	مرد	مردون نے	مردون کو	مردون کا	مردون سے	مردون مین	مردون پاس	اے مردو
مؤنث	لڑکی	لڑکیون نے	لڑکیون کو	لڑکیون کا	لڑکیون سے	لڑکیون مین	لڑکیون پاس	اے لڑکیو
مؤنث	دعا	دعاؤن نے	دعاؤن کو	دعاؤن کا	دعاؤن سے	دعاؤن مین	دعاؤن پاس	اے دعاؤ
مذکر	لڑکا	لڑکون نے	لڑکون کو	لڑکون کا	لڑکون سے	لڑکون مین	لڑکون پاس	اے لڑکو
مذکر	بندہ	بندون نے	بندون کو	بندون کا	بندون سے	بندون مین	بندون پاس	اے بندو
صفت	اچھا	اچھون نے	اچھون کو	اچھون کا	اچھون سے	اچھون مین	اچھون پاس	اے اچھو
اسم فاعل	لکھنے والا	لکھنے والون نے	لکھنے والون کو	لکھنے والون کا	لکھنے والون سے	لکھنے والون مین	لکھنے والون پاس	اے لکھنے والو

قلمدان اور بدھو کی کتاب ۔ موہن کی گھوڑی اور بدھو کی کتابین ۔ شہرین زبدہا

عاقل کوئی شخص نہین ہے اور نہ کوئی بیوقوف کوئی عورت نہین ہے *

قاعدہ ۔ ۶ ۔ اون اسماے صفات کی تذکیر و تانیث اور وحدت اور جمعیت موافق موصوف کے ہوتی ہین جنکے آخر الف یا ہ ہو اور وہ حروف معنوی مذکورہ فصل دوم کے آنے سے تبدیل بھی ہوتے ہون جیسے اچھا لڑکا ۔ اچھی لڑکی اچھی لڑکیان ۔ بیچارہ مرد ۔ بیچاری عورت ۔ بیچارے مرد ۔ بیچاری عورتین *

قاعدہ ۔ ۷ ۔ اکثر اسماے عدد یا اسماے ظروف کے آخر و ن علامت جمع زیادہ کرنے سے فائدہ حصر یا کثرت کا ہوتا ہے جیسے تینون بھائی آئے زید اپنے پچیسون روپیے لے گیا ان سے حصر سمجھا جاتا ہے اور برسون گذر گئے سیکڑون یا ہزارون مر گئے یہہ دونون مثالین کثرت پر دلالت کرتی ہین *

نقشہ جمع اسماے مذکر و مؤنث جنکے آخر حروف معنوی نہین ہین

نام اسم	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
اسم مذکر غیر متبدلہ	مرد آیا	مرد آئے	ساقی بیٹھا	ساقی بیٹھے				
اسم مؤنث	عورت	عورتین	لڑکی	لڑکیان	دعا	دعائین		
اسم مذکر متبدلہ	لڑکا	لڑکے	بندہ	بندے	اچھا	اچھے	لکھنے والا	لکھنے والے

الف یاہ آوے اور حروف معنوی کے آنے سے اونمین تبدیلی ہوتی ہو تو
حالت جمعیت ہین اوس الف یاہ کو یاے مجہول کے ساتھہ تبدیل کرتے ہین
جیسے گھوڑے آئے اور لڑکے بیٹھے اور شربت کے پیالے پیئے ٭

قاعدہ-۲-جب اسم واحد مونث کے آخر یاے معروف نہو اوسکی جمع کے
لئے آخرمین لفظ ین زیادہ کرتے ہین بشرطیکہ حروف معنوی اونکے بعد مذکور نہون
جیسے عورتین آئین اور کتابین خریدین ٭
جس مونث کے آخر یاے معروف ہووے اوسکی جمع کے واسطے لفظ
ان بڑھاتے ہین بشرطیکہ حروف معنوی اونکے بعد مذکور نہون جیسے لڑکیان
آئین اور بکریان خریدین ٭

قاعدہ-۳-حالت ندامین اسم کے آخر واو مجہول زیادہ کرنے سے جمع
مفہوم ہوتی ہے جیسے اے مردو-اے عورتو-اے لڑکو-اے لڑکیو ٭

قاعدہ-۴-جب کسی اسم کی آخر کوئی حروف معنوی مندرجہ فہرست
فصل دوم تبدیل کا آوے تب اونکی جمع واو نون سے کیجاتی ہے خواہ وہ
اسم مذکر ہون یا مونث-سالم ہون یا غیر سالم-جیسے مردون نے-لڑکون کو
دعاون سے کتابون مین ٭

قاعدہ-۵-حروف اضافت اور تشبیہہ حالت تذکیر اور تانیث اور وحدت
اور جمعیت مین اپنے مضاف اور مشبہ بہ کے موافق ہوتے ہین جیسے موہن کا

فائدہ - ۱ - بعض اسم تذکیر و تانیث مین مشترک ہین مگر اونکو مونث بولنا فصیح ہے جیسے بلبل - فکر - جان ❊

فائدہ - ۲ - جس اسم کی تذکیر و تانیث مین ابہام اور شک ہووے اوسکو مذکر بولنا بہتر ہے ❊

فائدہ - ۳ - بعض اسمون کی مؤنث خلاف قیاس آتی ہین جیسے راے اور راجہ کی مونث رانی ماموں کی ممانی بھائی کی بھابی خان کی خانم - بیگ کی بیگم ❊

اسم کی وحدت اور جمعیت کا بیان

باعتبار تعداد کے دو صیغے ہین ایک واحد اور دوسرا جمع صیغہ واحد اوسکو کہتے ہین جو ایک فرد کی ذات پر دلالت کرے جیسے مرد - عورت - کتاب پیالہ وغیرہ - اور صیغہ جمع وہ ہے جو ایک سے زیادہ افراد پر دلالت کرے مثلاً مردون نے کتابون کو عورتون کے سامنے رکھا ❊

قاعدہ - ۱ - جن اسمون مذکر کے آخر الف یا ہ زیادہ نہو اور جو ہو بھی تو حروف معنوی کے آنے سے تبدیل نہوتی ہو جبتک اونکی آخر حروف معنوی مذکورہ فہرست دوم تبدیل کے نہ آوین تبتک اونکی جمع لفظاً نہین کرتے ہین اونکی جمعیت اونکے فعلون کی جمعیت سے معلوم ہو جاتی ہے جیسے مرد آئے - برتن خریدے - قالین زید نے فروخت ہوے مگر جن اسمون مذکر کے آخر

شیر مادہ۔ گاو نر۔ گاو مادہ ۔

قاعدہ-۶- الفاظ مذکر میں حروف مندرجہ ذیل بھی علامتین مؤنث کی ہین ۔

ن	دھوبن	کنجڑن	نی	لہارنی	سنارنی
ین	پنڈتائن	کتابین	انی	کھترانی	مہترانی

قاعدہ-۷- جب اسم واحد مذکر حقیقی مبتدا کے آخر ہووے حالت تانیث میں الف کو یاے معروف یا یاے سے بدل دیتے ہین جیسے لڑکا۔ لڑکی۔ بوڑھا۔ بڑھیا۔ چڑا۔ چڑیا۔ اور کبھی ان کے ساتھ جیسے کنجڑا۔ کنجڑن۔ اور جب اسم مذکر جاندار کے آخر یاے معروف ہووے حالت تانیث مین اس یای کو نون سے تبدیل کرتے ہین جیسے دولہا۔ دولہن۔ تیلی۔ تیلن۔ تمولی۔ تمولن۔ دھوبی۔ دھوبن ۔

قاعدہ-۸- اکثر اسم غیر ذی عقل ظاہر مین تذکیر و تانیث مین مشترک ہین اور انکی تمیز کے لئے یاے معروف بڑھا کر مؤنث بولتے ہین جیسے ہرن۔ ہرنی۔ مرغ۔ مرغی۔ کبوتر۔ کبوتری۔ تیتر۔ تیتری ۔

اسم مشترک اوس اسم جنس کو کہتے ہین جو نر اور مادہ کے لئے یکسان بولا جاتا ہے جیسے لفظ چیل مؤنث ہے نر اور مادہ کے لئے یکسان بولی جاتی ہے اسیطرح کوا مذکر ہے جو نر اور مادہ دونون کے لئے بولا جاتا ہے ۔

قاعدہ-۹- حروف تہجی مین اکیس حرف مؤنث ہین یعنی ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ز ژ ط ظ ف و ہ ی باقی مذکر ۔

مگر چند اسم مونث مندرجہ فہرست فصل دوم تبدیل کے اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہین *

قاعدہ-۲- سواے اسم پیشہ والون کے جن اسمون کے آخر یاے معروف ہووے اکثر وے اسم مونث ہوتے ہین خواہ وے مذکر حقیقی ہون یا غیر حقیقی جیسے گھوڑی - بکری - روٹی - ٹوپی - حویلی - کرسی - چلمچی وغیرہ مگر پانی - موتی - گھی جی اس قاعدے سے مستثنیٰ ہین *

قاعدہ-۳- جو مصدر عربی کا تفعیل کے وزن پر ہووے وہ بھی مونث ہوگا جیسے تحریر - تقریر - توضیح - تخصیص - تفصیل - تکمیل وغیرہ مگر صرف تعویذ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے *

قاعدہ-۴- جس اسم کے آخر تاے مصدر عربی یا ٹ حاصل مصدر ہندی کے آوے وہ بھی مونث ہوگا جیسا موافقت - مسرت - شدت - کثرت - خلقت سجاوٹ - بناوٹ - گھبراہٹ وغیرہ مگر لفظ شربت مستثنیٰ ہے *

قاعدہ-۵- حاصل مصدر فارسی کا جسکے آخر ش ماقبل مکسور ہو وہ بھی مونث ہوگا جیسے بخشش - خواہش - کوشش - آسایش - آزمایش وغیرہ ایسیطرح حاصل مصدر فارسی کے بھی اکثر مونث بولے جاتے ہین جیسے نوشت و خواند - آمد و رفت نشست برخاست - گفتگو - جستجو - گفتار - رفتار - آسودگی - افسردگی وغیرہ *

فائدہ - کبھی فارسی اسم جنس جاندار کے آخر مذکر کی تمیز کے لیئے لفظ نر اور مونث کی شناخت کے واسطے لفظ مادہ زیادہ کردیتے ہین جیسے شیر نر

مونث حقیقی جیسا مرد۔عورت۔شیر۔شیرنی۔بکرا۔بکری۔اور مذکر پہچان کو غیر حقیقی
کہتے ہیں۔مذکر اور مونث غیر حقیقی کی شناخت بہت دشوار ہے اوسکے لئے کوئی
قاعدہ کلیہ نہیں ہے اور وجہ نہونے قاعدہ کلیہ کی یہہ ہے کہ ایک ہی چیز کو کسی
شہر کے آدمی مذکر بولتے ہیں اور کسی شہر کے رہنے والے اوسی کو مونث مثلاً دہی
بعض بولتے ہیں کہ دہی اچھی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ دہی اچھا ہے اور مذکر
اور مونث غیر حقیقی کی دو قسمیں ہیں سماعی اور قیاسی

سماعی اوسکو کہتے ہیں جسکے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہو بلکہ اوسکے مذکر اور
مونث بولنے میں اہل زبان کا تتبع اور پیروی کیجاے۔جس لفظ کو اہل زبان سے
مذکر سنا ہو اوسے مذکر بولتے ہیں جیسے لشکر۔تخت۔قالین۔قلمدان۔چاند
سورج۔آسمان وغیرہ۔اور جس لفظ کو اونسے مونث سنا ہو اوسکو مونث بولتے ہیں
جیسے فوج۔بھیڑ۔سرکار۔حاجت۔زمین۔تلوار وغیرہ۔اور مذکر اور مونث قیاسی
وہ ہے جسکے لئے کوئی قاعدہ مقرر ہووے ؛

قاعدے پہچان مذکر اور مونث کے

قاعدہ۔ایسے اسموں کے آخر ا یا ہ ہو خواہ وے اسم ہندی ہوں یا فارسی
یا عربی مگر اونکے آخر علامت اسم تفضیل مونث عربی جیسے عظمےٰ کبریٰ یا ة
علامت تانیث اسم عربی نہو جیسے ملکہ۔ممدوحہ۔والدہ۔مخدومہ وے اسم اکثر
مذکر ہونگے جیسے دریا۔صحرا۔پردہ۔گھوڑا۔لڑکا۔بندہ۔غلبہ۔مباحثہ۔محکمہ وغیرہ

نہین ہوئی ❊

فائدہ۔۲۔ اسمون کی تبدیلی کے لئے حروف معنوی کا ہونا بہت ضروری ہے خواہ وے حروف ظاہر مین مذکور ہووین جیسا مثالون سابق سے معلوم ہوا یا عبارت مین مذکور نہون اور اونکے معنی ہی لئے جاوین جیسے لڑکے کتاب آگے رکھو اسمین علامت ظرفیت اور حرف ندا دون پوشیدہ ہین اور اونکے معنی لینا بہت ضرور ہین یعنی اے لڑکے آگے کو یا آگے مین کتاب رکھو بخلاف اسکے کہ میرا گھوڑا لاؤ یہان علامت مفعول کا ہونا اور اوسکے معنی لینا بہت ضرور نہین اسیطرح حرف معنوی زبان فارسی اور عربی کے آنے سے بھی اسمون مین تبدیلی ہو جاتی ہے جیسے پیشاور سے تا کلکتہ تار برقی لگایا گیا ❊

فائدہ۔۳۔ حروف اضافت اور حروف تشبیہ اور صفات عددی مین بھی حروف معنوی کے سبب تبدیلی ہو جاتی ہے جیسے زید کا گھوڑا زید کے گھوڑے کو اور مجھسا غریب لڑکا مجھسے غریب لڑکے کو اور دسوان لڑکا یا دسوین لڑکی کو ان تینون لفظون مین حروف معنوی کے سبب الف ساتھ یاے مجہول کے بدل گئے ❊

بیان اسمون کی تذکیر و تانیث کا

باعتبار جنس کے اسم کی دو قسمین ہین **مذکر اور مونث**۔ پھر جس مذکر جاندار کے مقابل ایک مادہ جاندار ہووے اوسکو مذکر حقیقی کہتے ہین اور اوسکی مؤنث کو

مگر یہہ چند اسم مندرجہ ذیل قاعدہ تبدیل سے مستثنیٰ ہین اور حالت وحدت
و جمعیت مین مثل اسماے فصل اول غیر متبدل رہتے ہین مثلاً جب لفظ خطا کے آخر
کوئی حرف معنوی آوے تو خطے بولنا خطا ہے اسیطرح اور اسماے مستثنیٰ کو بھی خیال
کرو اور سواے انکے اور بھی اسماے مستثنیٰ ہین ۔

مذکر					مونث				
بابا	بنا	امرا	ملا	۰	سزا	قبا	قضا	کیمیا	دوا
کنبا	سودا	مرزا	خفا	غذا	بلا	جزا	رضا	صفا	جلا
چچا	پھوپھا	کوہ	صحرا		وفا	جفا	دیا	اما	بوا
دریا	داتا	مینا شیشہ	دانا	دیا	خطا	حیا	مینا نام جانور	حنا	تمنا
				-	فنا	ہوا	صبا	دعا	

فائدہ ۔ ا ۔ جب ایک مرکب مین کئی اسم قابل تبدیل جمع ہون تب ایک حرف
معنوی کے آنے سے سب کی تبدیل ہوجائیگی مگر شرط یہہ ہے کہ اون سب
اسمون پر حرف معنوی کا اثر ہو جیسے اپنے چھوٹے لڑکے کو بلاو یہان تینون
اسمون پر علامت مفعول کا اثر پڑتا ہے ۔ بخلاف اسکے میرا چھوٹا بھائی اپنے
لکھنے پڑھنے مین بہت کوشش کرتا ہے اگرچہ اس مرکب مین پانچ لفظ قابل
تبدیل مجتمع ہین لیکن علامت ظرفیت کا اثر صرف پچھلے تینون اسمون پر ہے اور
دو اسم اول کے یعنی میرا چھوٹا بھائی حالت فاعلیت مین ہے اونمین تبدیلی واقع

قسم اسم	حالت لفظی	علامت فاعل نے	علامت اسم فاعل والا	علامت مفعول کو	علامت اضافت کا	علامت ظرف مین	علامت حرف پاس یا اسم	علامت تمیز سے	حرف ندا اے
اسم جامد	پردہ گھوڑا	پردے نے گھوڑے نے	پردے والا گھوڑے والا	پردے کو گھوڑے کو	پردے کا گھوڑے کا	پردے مین گھوڑے مین	پردے پاس گھوڑے پاس	پردے سے گھوڑے سے	اے پردے اے گھوڑے
اسم مشتق مفعول	لکھا ہوا	لکھے ہوئے نے	+	لکھے ہوے کو	لکھے ہوے کا	لکھے ہوے مین	لکھے ہوے پاس	لکھے ہوے سے	اے لکھے ہوے
اسم فاعل	لکھنے والا	لکھنے والے نے	لکھنے والا	لکھنے والے کو	لکھنے والے کا	لکھنے والے مین	لکھنے والے پاس	لکھنے والے سے	اے لکھنے والے
صفت مشبہ	اچھا	اچھے نے	+	اچھے کو	اچھے کا	اچھے مین	اچھے پاس	اچھے سے	اے اچھے آدمی
مصدر	پڑھنا	پڑھنے نے	پڑھنے والا	پڑھنے کو	پڑھنے کا	پڑھنے مین	پڑھنے پاس	پڑھنے سے	اے پڑھنے

نہین ہوتی جیسے مرد نے عورت کو کہا کہ اللہ سے کہو ایک چھوٹی سبز جلد کی
کتاب مین سے نکالکر لڑکے کے پاس بھیجے ان سب مثالون مین بسبب
آنے حروف معنوی کے کچھہ تبدیلی نہین ہوئی اور ملکہ نے فرمایا کہ خدا کے
فضل سے سب طرح خیریت ہے اگرچہ لفظ ملکہ اور خدا کے آخر حرف ہ اور الف
موجود ہین لیکن لفظ ملکہ بہ باعث ہونے ہ زائدہ علامت مؤنث کے اور دوسرا
لفظ خدا بسبب ہونے اسم علم کے تبدیل نہوا چونکہ اسیطرح اسمون کے صیغہ
واحد مین حرف معنوی کے آنے سے کچھہ تبدیلی نہین ہوتی اسلیے اونکو اسم سالم
اور غیر متبدل کہتے ہین ÷

فصل دوم اسم غیر سالم کے بیان مین

یعنی جو تبدیل ہوتے ہین

اسم غیر سالم یا متبدل اوسکو کہتے ہین جسکے آخر ا یا ہ ہووے اور
اوسکے صیغۂ واحد مین بسبب آنے یا مقدر رہنے حروف معنوی یعنی
علامت فاعل یا اسم فاعل یا مفعول یا اضافت یا ظرفیت یا تمیز یا
حرف ندا یا خود اسم ظرف کے باعث ا یا ہ ساتھہ یاے مجہول کے
بدل جاوے عام اس سے کہ وہ اسم ہو یا اسم مشتق یا مصدر ہو یا صفت
مگر کسی شخص یا چیز کا نام نہو جیسے مثالون مرقومہ ذیل سے
واضح ہے ÷

اسم کے آخر یا واو زیادہ کرنے سے تصغیر کے معنی حاصل ہوتے ہین جیسا گھوڑی سے گھوڑیا۔ بچہ سے بچوا اور مرد سے مردوا اور کبھی ڑی لگانے سے جیسے پلنگ سے پلنگڑی ٹانگ سے ٹنگڑی۔ اور فارسی مین جاندار اسم کے آخر حرف ک اور بیجان کے آخر لفظ چہ زیادہ کرنے سے اسم تصغیر بنتا ہے جیسے مردک اور طفلک اور باغچہ اور صندوقچہ اسم تصغیر محبت اور عزت اور پیار کے لئے بھی آتا ہے اور کبھی واسطے تحقیر کے جیسے بچوا سے کبھی کبھی پیار مفہوم ہوتا ہے اور مردک کہنے سے حقارت ؀

لفظ تعجب وہ ہوتا ہے جو متکلم کسی چیز عجیب و معجب کو دیکھکر واسطے اظہار خوشی کے الفاظ تحسین اور آفرین کے بولے جیسے کیا خوب۔ سبحان اللہ۔ واللہ باللہ واہ واہ۔ اوہو۔ اہاہا پچھلے تینوں لفظ کے آخر کے الفاظ کو کئی بار بھی بولتے ہین جیسے واہ واہ واہ۔ اوہوہو۔ اہاہاہا ؀

بیان اسم سالم اور غیر سالم کا

باعتبار تبدیل اور عدم تبدیل کے اسم کی دو قسمین ہین سالم اور غیر سالم ؀

فصل اول اسم سالم کے بیان مین

یعنی جو تبدیل نہین ہوتے

اسم سالم یا غیر متبدل وہ ہے جسکے آخر یا واو اصلی جو بعض کلمات مین آتے ہین نہ ہووے یا ہو سکے صیغہ واحد مین بسبب آنے حروف معنوی کے تبدیل

اسم ظرف بنتا ہے جیسے دیوتھان - پھلواری - دہرم شالہ - پاٹ شالہ - لڑکپن اونیوالہ مندر کو کہتے ہین - اور کبھی لفظ ال یا ال کے لگانے سے اسم ظرف بنجاتا ہے جیسے سسرال - ددھیال - ننھیال وغیرہ - اور کبھی لفظ انہ لگانے سے جیسے سرانہ آئنتا اور فارسی مین اسم کے آخر لفظ خانہ - دان - گاہ - ستان - زار - شن لگانے سے اور کبھی صیغہ امر کے زیادہ کرنے سے اسم ظرف بنتا ہے جیسے کتب خانہ - قلمدان خوابگاہ - دبستان - گلزار - گلشن اور پا انداز پیر رکھنے کی جگہہ کو کہتے ہین - اور عربی کا اسم ظرف مَفعَل اور مَفعَلَہ کے وزن پر آتا ہے یعنی پہلا حرف م زائدہ مفتوح ہوتا ہے جیسے مدرسہ مکتب مجلس محکمہ وغیرہ *

بیان اسم حالیہ

اسم حالیہ وہ ہے جو کیفیت اور ہیئت فاعل و مفعول کو بیان کرے ہندی مین اکثر صیغہ ماضی شرطی کا اسم حالیہ ہوتا ہے جیسے زید ہنستا جاتا تھا یا زید نے موہن کو سوتے دیکھا یعنی دیکھا اوس حالت مین جب موہن سوتا تھا اور کبھی ماضی شرطی کے آخر لفظ ہوا بھی زیادہ کر دیتے ہین جیسے زید مسکراتا ہوا جاتا تھا اور انگریزی مین اسے پریزینٹ پارٹی سپل کہتے ہین *

اسم تصغیر کا بیان

اسم تصغیر وہ ہے جو چھوٹے ہونے پر دلالت کرے ہندی مین بعض وقت

فائدہ - فارسی کا اسم حالیہ بھی اردو مین مستعمل ہے جیسے شادان و خندان *

جیسے بیلنی۔ کریدنی۔ ریتی وغیرہ۔ کبھی خود مصدر اسم آلہ کے معنی مین آتا ہے جیسا
بیلنا بمعنی بیلن کے ہے +

اور فارسی مین اسم جامد کے آخر امر حاضر بڑھانے سے کبھی فائدہ اسم آلہ کا
ہوتا ہے جیسے بادکش وہ آلہ ہے جس سے ہوا کھنچی جاتی ہے یعنی پنکھا۔ اور اسیطرح
جاروب جھاڑو کو کہتے ہین۔ باد اور جا دونون اسم ہین انکے آخر رفتن اور کشیدن
کے امر بڑھا دئے ہین۔ اور اسم آلہ عربی کا مِفعَل۔ مِفعَلہ مِفعال کے وزن پر آتا ہے
یعنی اوسکا پہلا حرف میم زائدہ مکسور ہوتا ہے جیسے مِشعَل مِصقلہ مِضراب اُردو مین
مِفعال کے وزن کا اسم آلہ بہت مستعمل ہے جیسے تفصیل ذیل سے واضح ہے +

لفظ	معنی	لفظ	معنی
مِضراب	ستار بجانے کا آلہ	مفتاح	کنجی
مقراض	کترنی	مِصقلہ	صیقل کرنیکا اوزار
مسواک	داتون	مشعل	معروف
مصباح	چراغ	منطقہ	کمربند

بیان اسم ظرف

اسم ظرف وہ ہے جسکے معنی جگہہ یا وقت کے ہون۔ ہندی مین بعض جامد
ظرف کے معنی مین آتا ہے جیسے جھرنا پانی جھرنے کی جگہہ اور رمنا چراگاہ اور سیرگاہ
کو کہتے ہین اور کبھی اسم کے آخر لفظ استھان یا واڑی یا شالہ یا آلہ یا ین لگانے سے

کے آخرات بڑھانے سے اسم تفضیل جمع مؤنث بنجاتا ہے۔ جیسے نقشہ مندرجہ ذیل سے واضح ہے۔ لیکن حال اسکا مفصل کتب صرف عربی سے معلوم ہوگا اور یہہ قاعدے اور علیٰ ہذا اور قاعدے عربی کے جو اس کتاب مین مذکور ہوے فعل صحیح کے بنانے مین جاری ہونگے نہ علی العموم سب فعلونمین۔ اور فعل صحیح عربی مین اوسکو کہتے ہین کہ جسمین حرف علت یا ہمزہ یا دو حرف ایک جنس کے نہ آئے ہون ❊

مصدر	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مونث	جمع مونث
کِبَر	اَکْبَر	اَکَابِر	کُبْرٰی	کُبْرَیات
عَظَم	اَعْظَم	اَعَاظِم	عُظْمیٰ	عُظْمَیات
صِغَر	اَصْغَر	اَصَاغِر	صُغْرٰے	صُغْرَیات
عِلم	اَعْلَم	اَعَالِم	عُلْمیٰ	عُلْمَیات

زبان اردو مین عربی زبان کے مبالغہ کے صیغے اکثر فَعَّال یا فَعَّالَۃ کے وزن پر بولے جاتے ہین جیسے بڑا عیار تھا وہ بڑا علامہ زمان ہے ❊

بیان اسم آلہ

اسم آلہ وہ ہے جسمین معنی اوزار یا ہتیار کے پائے جاوین جیسے کترنی وہ اوزار ہے جس سے کترنیوالا کسی چیز کو کترے ❊

امر کے آخر ن یا نی یا ی بڑھانے سے کبھی بفائدہ اسم آلہ کا حاصل ہوتا ہے

اچھا	بہت اچھا	بہت ہی اچھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اورکبھی اوس اسم کے آخرجسپر موصوف کو فضیلت ہوتی ہے لفظ مین سے
کا زیادہ کرنے سے فائدہ تفضیل بعض یا کل کا حاصل ہوتاہے جیسے طالبعلمون مین
زید اچھا ہے یہہ تفضیل بعض ہے اورسب طالبعلمون مین زید اچھا ہے یہہ تفضیل کل ہے
اور پڑھنے مین موہن لال سے ہرپرشاد چالاک ہے یہہ تفضیل بعض ہے اور عبداللہ
اوس سے بھی چالاک ہے یہہ تفضیل کل ہے اور زید سب کا بڑا ہے یعنی سب مین یا سب سے
بڑا ہے تفضیل کل ہے اور اُردو فارسی مین تفضیل بعض لفظ بہ نسبت یا بدرجہ لگانے سے
بھی بنجاتا ہے جیسا زید کا قد بہ نسبت عمرو کے بلند ہے یا تحصیل زید کی بدرجہ عمرو سے
اچھی ہے اور لفظ کہین اور بدرجہا لگانے سے فائدہ تفضیل کل کا حاصل ہوتا ہے
جیسے زید عمرو سے بدرجہا بہتر ہے یا کہین بہتر ہے واضح ہو کہ پہلا درجہ تفضیل کا ہر
اسم صفت مین پایا جاتا ہے جیسے زید موصوف اور بہادر صفت تفضیل نفسی ہے ؀

قاعدہ کلیہ اسم تفضیل عربی کا

سہ حرفی مصدر کے اول الف مفتوح زیادہ کرنے سے اسم تفضیل واحد مذکر بنتا ہے
اور اگر اوسی مصدر کے آخر الف ساکن زیادہ کرکے اول حرف کو ضمہ دین تو اسم
تفضیل واحد مونث بنجاتا ہے۔ اور اسم تفضیل واحد مذکر کے شروع سے دو حرف
بعد الف زیادہ کرنے سے اسم تفضیل جمع مذکر بنتا ہے۔ اور اسم تفضیل واحد مونث

بھی مستعمل ہے۔ اور اوسکا طریقہ بتانے کا یہہ ہے کہ فارسی ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرنے سے اسم مفعول حاصل ہوتا ہے جیسے خوردہ کھایا ہوا اور کشتہ مارا گیا۔ اور کبھی اسم جامد کے آخر صیغہ امر لگانے سے اسم مفعول کا فائدہ ہوتا ہے جیسے پیشکش بھی پیش کشیدہ۔ اور بعض اوقات صیغہ حاصل مصدر کا بھی فائدہ اسم مفعول کا دیتا ہے جیسے پوشش بمعنی ملبوس۔ اور اسیطرح ہندی مین کھرچن بمعنی کھرچی ہوئی چیز کے مستعمل ہے۔ اور عربی زبان کے اسم مفعول کا یہہ طریقہ ہے کہ اسم مفعول ثلاثی مجرد کا مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے قتل کا مَقْتُول اور شکر کا مَشْکُور اسم مفعول ہے اور سہ حرفی سے زیادہ کے اسم مفعول کا قاعدہ اسم فاعل عربی کے بیان مین مذکور ہوا ہے کچھہ ضرورت اعادہ کی نہین ہے جیسے مُکَرَّم عزت کیا گیا مُسْتَعْمَلْ استعمال کیا گیا۔ جتنے اسم فاعل کہ میم زائدہ مضموم شروع پر لگانے سے بنتے ہین اونکے آخر ایک حروف ماقبل کو مفتوح پڑھو تو وہی اسم فاعل اسم مفعول ہوجاوینگے ؀

صفت مشبہ

صفت مشبہ وہ ہے جسمین معنی وصفی بطور استحکام اور ثبوت کے قایم اور موجود ہووین جیسے بھلا۔ برا۔ بہادر۔ شجاع۔ چالاک۔ بیباک وغیرہ جتنے اسماے صفات ہین سب اسی قسم مین داخل ہین ؀

اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ ہے جسکے موصوف کو اورون پر فضیلت اور بڑائی ہووے اوسکے تین درجے ہین تفضیل نفسی۔ تفضیل بعض۔ تفضیل کل۔ جیسے۔

اسم فاعل تعلیلی

قسم مصدر	وزن مصدر	مصدر	وزن فاعل	مثال	معنی
ثلاثی مزید	اِفعَال	اِقرَار	مُفعِل	مُقِرّ	اقرار کرنے والا
ایضاً	اِفتِعَال	اِتّحَاد	مُفتَعِل	مُتّحِد	ایک ہونے والا
ر	اِستِفعَال	اِستِقَامَۃ	مُستَفعِل	مُستَقِیم	سیدھا

مُقِرّ اصل مین مُقْرِر تھا دو حرف ایک جنس کے جمع ہوے اول متحرک اور دوسرا ساکن عربی قاعدہ کے موافق حرکت حرف اول کی نقل کرکے ماقبل کو دی اور رکو مین ادغام کیا مُقِر ہوا ۔

مُتّحِد اصل مین مُوتَحِد تھا و کو ت کے ساتھ بدلکر کے ت کو ت مین ادغام کیا متحد ہوا

مُستَقِیم اصل مین مُستَقْوِم تھا ۔ واو متحرک ماقبل ساکن حرکت واو کی نقل کرکے ماقبل کو دی ۔ واو ساکن بسبب کسرۂ ماقبل کی ی ہو گئی ۔

اسم مفعول

اسم مفعول وہ ہے جو اوس ذات کو بتلاوے جسپر فعل واقع ہوا ہے یعنی اسم مفعول وہ ہے جو مفعول کی ذات بتلاوے ۔ اُردو مین طریقہ بنانے اسم مفعول کا یہہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر لفظ ہوا یا گیا زیادہ کرنے سے اسم مفعول بنجاتا ہے جیسے مارا ہوا یا مارا گیا ۔ اور کبھی صرف فعل ماضی مطلق ہی فائدہ اسم مفعول کا دیتا ہے جیسے یہہ تخت کسکا بنایا ہے یعنی کس شخص کا بنایا ہوا ہے ۔ اردو مین فارسی کا اسم مفعول

باقی اسم فاعل ور مفعول مین صرف اتنا فرق ہوتا ہے کا اگر پچھلے حرف سے ایک حرف پہلے کو کسرہ ہووے تو اسم فاعل ہے اور جو فتحہ ہووے تو اسم مفعول جیسا نقشہ مندرجہ ذیل سے واضح ہے ؛

تقسیم اوزان اسم فاعل عربی جو اردو مین مستعمل ہین

قسم مصدر	وزن مصدر	مصدر	وزن فاعل	مثال	معنی
ثلاثی مجرد	فِعْل	عِلْم	فَاعِل	عَالِم	جاننے والا-
ایضاً	فَعْلَۃ	رحمۃ	فَعِیْل	رحیم	مہربان-
رباعی مجرد	فَعْلَلَۃ	تَرْجَمَۃ	مُفَعْلِل	مترجم	ترجمہ کرنے والا-
ثلاثی مزید	اِفْعَال	انصاف	مُفْعِل	مُنْصِف	انصاف کرنے والا
ایضاً	افتعال	امتحان	مُفْتَعِل	مُمْتَحِن	امتحان لینے والا-
"	اِنْفِعَال	اِنْہِدَام	مُنْفَعِل	مُنْہَدِم	گرنے والا
"	اِسْتِفْعَال	اِسْتِعْمَال	مُسْتَفْعِل	مُسْتَعْمِل	کام کی خواہش کرنے والا-
"	تفعیل	تَکْرِیْم	مُفَعِّل	مُکَرِّم	اکرام کرنے والا-
"	تَفَاعُل	تَفَاوُت	مُتَفَاعِل	متفاوت	فرق کرنے والا-
"	تَفَعُّل	تَصَرُّف	مُتَفَعِّل	مُتَصَرِّف	دخل اور قبضہ کرنے والا-
"	مُفَاعَلَۃ	مُقَابَلۃ	مُفَاعِل	مقابل	سامنے والا-
رباعی مزید	تَفَعْلُل	تَسَلْسُل	مُتَفَعْلِل	مُتَسَلْسِل	زنجیر دار

یا ان بڑھا کر بناوین جیسا خورندہ - دانا - خندان - اور ترکیبی وہ ہے جو اسم کے آخر ان الفاظ مذکورین سے صیغہ واحد حاضر پر گر - گار - مند - ور - ناک - گین - بان - کوئی لفظ بڑھا کر اسم فاعل بنالیوین جیسے نقشۂ مندرجہ ذیل سے واضح ہوتا ہے ✤

۱	زن ساز	شمشیر زن وملمع ساز	تلوار مارنے والا اور ملمع کرنے والا شمشیر اور ملمع اسم ہین اور زن اور ساز امر واحد حاضر -
۲	گر	زرگر - آہنگر	یعنی سونار اور لوہار -
۳	مند	خردمند - دولتمند	عقل رکھنے والا صاحب عقل اور دولت رکھنے والا یا دولت والا -
۴	گار	خدمتگار - پرہیزگار	خدمت کرنے والا - پرہیز کرنے والا -
۵	ور	ہنرور - رنجور	صاحب ہنر اور رنجیدہ کبھی ایسے اسم مین بلحاظ فصاحب واو کو ساکن کرکے اوسکے ماقبل ضمہ دیتے ہین جیسے مزدور اور رنجور کہ اصل مین مزدور - رنج ور - بفتح واو تھا -
۶	ناک	خوفناک غمناک	صاحب خوف اور صاحب غم -
۷	گین	اندوہگین غمگین	صاحب اندوہ اور صاحب غم -
۸	بان	مہربان فیلبان	محبت رکھنے والا اور ہاتھی کا محافظ و ہاتھی والا -

اُردو مین اکثر عربی زبان کے اسم فاعل بھی مستعمل ہوتے ہین اوسکا قاعدہ کلیہ یہہ ہے کہ اسم فاعل ثلاثی مجرد کا فَاعِلٌ اور فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے اور ثلاثی مزید و رباعی مجرد و مزید کے اسم فاعل اور مفعول کا پہلا حرف میم مضموم ہوتا ہے اور

بیان مشتق کا

اسم مشتق وہ ہے جو مصدر سے بقاعدہ صرف اسطرح بنایا جاوے کہ اوسمین مصدر کے حروف مادہ اور اوسکے معنی رہجاوین اور حروف مادہ وے ہوتے ہین جو بعد دور کرنے علامت مصدر کے ہر فعل اور اسم مشتق مین بجنسہٖ یا تبدیل ہوکر باقی رہتے ہین جیسا پڑھنا سے پڑھنے والا اور پڑھا ہوا اسم مشتق ہین دونون مین لفظ پڑھ جو حروف مادہ ہین باقی ہین اسیطرح کرنا سے کرنیوالا اور کیا گیا۔ اسم مشتق کی سات قسمین ہین اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل۔ اسم آلہ۔ اسم ظرف۔ اسم حالیہ ؞

بیان اسم فاعل کا

اسم فاعل اوسکو کہتے ہین جو اوس ذات کو بتلاوے جس سے فعل صادر ہوا ہو یا اوسمین قائم ہو یعنی اسم فاعل وہ ہے جو فاعل کی ذات کو بتلاوے اکثر ہندی مین مصدر یا حاصل مصدر کے آخر لفظ والا یا ہار یا ہارا بڑھانے سے اسم فاعل بنتا ہے جیسے مرنے والا۔ مرنے ہارا۔ مرن ہار مگر اردو مین لفظ ہارا اور ہار کم بولتے ہین۔ اور کبھی فعل یا اسم کے آخر ی یا الف زیادہ کرنے سے اسم فاعل بنجاتا ہے جیسے بھکاری۔ لالچی۔ گویا اور پیرا اور کبھی الف کے بعد ک بھی زیادہ کردیتے ہین جیسے پیراک یعنی پیرنے والا اور کبھی اسم کے آخر چی بڑھانیسے فائدہ اسم فاعل کا ہوتا ہے جیسے خزانچی۔ مشعلچی ؞

اردو زبان مین فارسی زبان کے اسم فاعل بھی بہت مستعمل ہین۔ اور اسم فاعل فارسی کی دو قسمین ہین اصلی اور ترکیبی۔ اصلی وہ ہے جو امر واحد کے آخر لفظ ندہ یا ا یا

فارسی کا یہہ ہے کہ علامت مصدر فارسی یعنی لفظ دن یا تن سے ن دور کرنے کے بعد صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کا باقی رہتا ہے اکثر وہی حاصل مصدر ہوتا ہے جیسے دیدن سے دید۔ خریدن سے خرید۔ فروختن سے فروخت۔ اور کبھی[۲] دو صیغہ ماضی مطلق کے جو معنی میں متضاد ہوں فائدہ حاصل مصدر کا دیتے ہیں جیسے نوشت وخواند آمد ورفت وغیرہ۔ اور کبھی[۳] صیغہ ماضی اور امر کے ملنے سے فائدہ حاصل مصدر کا ہوتا ہے جیسے گفتگو اور جستجو اور امر[۴] واحد حاضر کے آخر ش ماقبل مکسور یا ہ یا ی یا آئی زیادہ کرنے سے بھی حاصل مصدر بنتا ہے جیسے خواہش۔ سفارش۔ اندیشہ۔ خاموشی۔ دانائی بعض[۵] اوقات صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کے آخر لفظ آر یا گی زیادہ کرنے سے حاصل مصدر بنجاتا ہے جیسے رفتار۔ گفتار۔ آسودگی۔ فرسودگی اور کبھی[۶] حرف ی یا گی اسم صفت وغیرہ کے آخر بڑھانے سے معنی حاصل مصدر کے ہوتے ہیں جیسے گرمی۔ سردی تازگی وغیرہ۔ اور کبھی[۷] امر کا صیغہ خود فائدہ حاصل مصدر کا دیتا ہے جیسے خواب۔ شتاب

فائدہ۔ فارسی مصدر کے آخر یائے معروف بڑھانے سے معنی لیاقت کے حاصل ہوتے ہیں جیسے خوردنی کھانے کے لائق اور نوشیدنی پینے کے لائق مصادر عربی کو اُردو والے بجائے حاصل مصدر کے استعمال کرتے ہیں جیسے ضرب کے معنی مارنے کے ہیں اوسکے معنی مار یا چوٹ کے لیتے ہیں اسیواسطے مصادر عربی کے آخر مصدر ہندی یا علامت مصدر ہندی کی بڑھا کر اپنے طور پر مصدر بنا لیتے ہیں جیسے اظہار دینا۔ اعانت کرنا۔ قبول کرنا وغیرہ ✤

بیان حاصل مصدر کا

حاصل مصدر وہ ہے جو کیفیت معنی مصدر کی بتلاوے۔ جیسا مارنا مصدر ہے اوسمین ایک کیفیت مار کی پائی جاتی ہے جب کسی شخص کو کوئی مارتا ہے تو اوس سے یہہ سمجھا جاتا ہے کہ اوس شخص پر مار پڑتی ہے یعنی ایک کیفیت مار کی جسکو چوٹ کہتے ہین وہ اوس شخص پر پڑ رہی ہے۔ اور طریقہ بنانے حاصل بالمصدر کا یہہ ہے اُردو مصدر کی علامت دور کرنے سے جو صیغۂ واحد امر حاضر بنتا ہی اکثر وہی حاصل مصدر ہوتا ہے بشرطیکہ اوسکو اہل زبان بھی حاصل مصدر بولتے ہون جیسے لوٹنا۔ مارنا۔ دوڑنا جھپٹنا سے لوٹ۔ مار۔ جھپٹ حاصل مصدر بنے اور جس صیغۂ جمع امر حاضر مین ہمزہ ہووے اوس ہمزہ کو دور کرنے سے اکثر اوقات فائدہ حاصل مصدر کا ہوتا ہے جیسے چڑھاؤ۔ دباؤ۔ بچاؤ۔ جماؤ۔ اور کبھی صیغۂ واحد حاضر کے اول حرف کے بعد الف زیادہ کرنے سے حاصل مصدر بنتا ہے جیسے چال۔ ڈھال اور کبھی اوسکے آخر لفظ ہٹ یان یای بڑھانے سے جیسے سرسراہٹ۔ گھبراہٹ۔ چلن۔ کھلائی۔ پلائی حاصل مصدر بنے۔ اور کبھی صیغہ امر واحد حاضر کے آخر ن یا لفظ وٹ یاس یاپ ملانے سے بھی حاصل بالمصدر بنجاتا ہے جیسے لگان۔ اوڑان۔ سجاوٹ۔ بناوٹ پیاس۔ ملاپ۔ اور کبھی حرف س مہملہ یای اسم صفت وغیرہ کے آخر آنے سے فائدہ حاصل مصدر کا ہوتا ہے جیسے مٹھاس۔ کھٹاس۔ کنجوسی۔ تیزی وغیرہ۔

فارسی کا حاصل مصدر بھی اردو مین بہت مستعمل ہے اور طریقہ بنانے حاصل مصدر

باب	مصدر	معنی	باب	مصدر	معنی
فُعْلیٰ	بُشْریٰ	خوشخبری دینا	فُعُولَۃ	صُعُوبۃ	سخت ہونا
فُعَال	سُوَال	پوچھنا	مَفْعَل	مَدْخَل	گھسنا
فَعَالَۃ	دلالۃ	رہنمائی کرنا	مَفْعِلٌ	مَرْجِعٌ	پھر کر لوٹنا
فِعَالَۃ	عِبادۃ	پوجنا	مَفْعَلَۃ	مَرْحَمۃ	دیا کرنا
فُعَالَۃ	بُغایۃ	ڈھونڈھنا	مَفْعِلَۃ	مَعْرِفۃ	جاننا

اوزان ثلاثی مزید یعنی جنمیں اصل حروف کے سوا حروف زائد ہوں

باب	مصدر	معنی	باب	مصدر	معنی
اِفْعَال	انصاف	نیاو کرنا	افتعال	امتحان	آزمانا
اِنْفِعَال	اِنْصِراف	پھرنا	استفعال	استخراج	نکلنے کی خواہش کرنا
تفعیل	تکریم	بڑا جاننا	تَفَاعُل	تفاوت	باہم جدا ہونا
تَفَعُّل	تَصَرُّف	قبضہ کرنا	مُفَاعَلۃ	مقابلۃ	باہم مقابلہ کرنا

مصادر تعلیلی

باب	مصدر	معنی	باب	مصدر	معنی
افعال	اعانۃ	مدد کرنا	ایضاً	اقامۃ	کھڑا ہونا
استفعال	اِسْتِقَامۃ	کھڑے ہونیکی خواہش کرنا	"	استعانۃ	مدد مانگنا

اگرچہ یہہ اصل میں مصدر ہیں مگر اردو والے انپر بھی علامت مصدر ہندی کی لگادیتے ہیں جیسا قبولنا - اعانت کرنا - استعانت لینا وغیرہ *

فائدہ - رباعی مجرد کا ایک مصدر ہے - اسکا وزن فعللہ ہے جیسے ترجمہ وزلزلہ اور رباعی مزید کا ایک ہی وزن اردو میں مستعمل ہے تفعلل جیسے تسلسل -

اقامت اصل میں اقوام تھا عربی قاعدے کے موافق حرکت واو کی نقل کرکے ما قبل کو دی واو التقائے ساکنین سے گرگئی پھر واو کے عوض آخر میں تے بڑھائی اقامت ہوا اسیطرح اعانت اور استقامت کی بھی تعلیل ہوسکتی ہے ۱۲ منہ

نہیں ہیں اسواسطے زائد ہیں

نقشہ اوزان عربی مصادر ثلاثی مجرد مستعملہ اردو

وزن	مصدر	معنی	وزن	مصدر	معنی
فَعْل	قَتْل	مارنا	فِعَال	حساب	حساب کرنا
فِعْل	عِلْم	جاننا	فَعُول	قَبُول	ماننا
فُعْل	شُکْر	احسان کرنیوالے کی تعظیم کرنا	فُعُول	دخول	گھسنا
فَعَل	طلب	چاہنا	فُعُولَة	ضَرُورَة	ضرور ہونا
فُعُل	نُصُر	مدد کرنا	فُعُولَة	صعوبة	کٹھن ہونا
فِعَل	صِغَر	چھوٹا ہونا	فُعُولِيَة	عُبُودِيَّة	بندگی کرنا
فُعَل	هُدًى	راہ دکھانا	فَعِيل	دَلِيل	راہ دکھانا
فَعْلَة	رَحْمَة	دیا کرنا	فَعِيلَة	فَضِيلَة	بڑائی رکھنا
فِعْلَة	خِدْمَة	چاکری کرنا	فَاعِلَة	عَافِيَة	آرام دینا۔ فائدہ دینا
فُعْلَة	قُدْرَة	اختیار کرنا	فُعْلَان	غُفْرَان	بخشنا
فَعَلَة	غَلَبَة	زور آور ہونا	فِعْلَان	حرمان	کچھ نہ ملنا
فَعِلَة	سَرِقَة	چوری کرنا	فَعَلَان	خَفَقَان	دھڑکنا
فَعَال	صَلَاح	نیک کرنا	فَعْلَى	دعوى	اپنا جتانا

مصدر	معنی	مصدر	معنی
		ن	
ماندن			رہنا-چھوڑنا
نالیدن	رونا	نوشیدن	پینا
نشستن	بیٹھنا	نواختن	سوارنا-بجانا
نگاشتن	لکھنا	نمودن	کرنا-دیکھنا-دکھانا
		ی	
یافتن			پانا

اُردو مین بہتیر مصادر عربی کے بھی آیا کرتے ہین چنانچہ اونکے وزنون کی ایک فہرست مرتب کرکے لکھی جاتی ہے - جو لفظ عربی کا ان مصدرون کے وزن پر آوے وہ اکثر مصدر ہوگا اور جو ان اوزان پر نہووے وہ اسم مشتق ہوگا یا جامد سہ حرفی مصدر کو عربی مین ثلاثی کہتے ہین - اور جسمین چار حرف اصلی ہون اوسکو رباعی - پھر ثلاثی اور رباعی کی دو قسمین ہین مجرد اور مزید - مجرد وہ ہے جسمین صرف حروف اصلی ہون - مزید وہ ہے جسمین سواے حروف اصلی کے زائد بھی ہون حروف اصلی کے وزن کے واسطے ف ع ل حرف دیے گئے ہین - جو حرف ان حرفون کے مقابل ہون وے اصلی ہین - اور جو حرف اسنے زیادہ ہون وہ زائد - جیسے لفظ شکر فعل کے وزن پر ہے شکر کا شین ف کے مقابل اور کاف مقابل عین کے اور رمقابل لام کے پس شکر مین تینون حرف اصلی ہین - اسیطرح اِنصاف اِفعال کے وزن پر ہے ہمین ہمزہ اور الف - ف - ع - لام کے مقابل

مصدر	معنی	مصدر	معنی
شستن	ف		دھونا
فرستادن	بھیجنا	فرمودن	فرمانا
فہمیدن	سمجھنا	فروختن	بیچنا
فریفتن	ک		فریب کھانا، فریب دینا
کشتن	بونا	کشادن	کھلنا-کھولنا
کردن	کرنا	کشیدن	کھینچنا
کشتن	مار ڈالنا	کندیدن	کھودنا
کوشیدن	گ		کوشش کرنا
گداختن	پگھلنا-پگھلانا	گردیدن	پھرنا
گذاشتن	چھوڑنا	گرویدن	رغبت کرنا
گرفتن	لینا-پکڑنا	گفتن	کہنا
گریختن	بھاگنا	گستردن	بچھانا
گماشتن	ل		مقرر کرنا
لرزیدن	کانپنا	لغزیدن	پھسلنا
لافیدن	م		فضول بکنا
مردن	مرنا	مالیدن	ملنا

مصدر	معنی	مصدر	معنی
دادن	د		دینا
دانستن	جاننا	داشتن	رکھنا
دمیدن	پھونکنا۔ اوگنا	دزدیدن	چورانا
دویدن	دوڑنا	دیدن	دیکھنا
رسیدن	ر		پہونچنا
رنجیدن	خفا ہونا	رُفتن	جھاڑنا
رستن	چھوٹنا	راندن	ہانکنا
رُستن	اوگنا	ریختن	گرنا۔ گرانا۔ ٹپکنا۔ ٹپکانا
رفتن	س		جانا۔ چلنا
سپردن	سونپنا	ساختن	کرنا اور بنانا
ستادن	لینا	سرشتن	خمیر کرنا
سنجیدن	تولنا۔ سمجھنا	سوختن	جلانا
شکستن	ش		توڑنا
شمردن	گننا	شگافتن	پھاڑنا
شنیدن	سننا۔ سونگھنا	شناختن	پہچاننا
شتافتن	دوڑنا	شایستن	چاہنا۔ لائق ہونا

مصدر	معنی	مصدر	معنی
پرہیزیدن	بچنا	پیمودن	ناپنا
پسندیدن	پسند کرنا	پختن	پکنا - پکانا
پاریدن	پھاڑنا	پرسیدن	پوچھنا
تافتن		ت	پھیرنا - چمکنا - تپنا
تراشیدن	چھیلنا	ترسیدن	ڈرنا
تاختن		ث	دوڑنا
جستن	ڈھونڈھنا	جستن	کودنا
جوشیدن		ج	جوش کرنا
چپیدن	چپنا	چسپیدن	ملنا
چریدن		چ	چرنا
خاستن	اٹھنا	خرامیدن	ٹہلنا - لچکنا - چلنا
خاریدن	کھجلانا	خواندن	پڑھنا اور بلانا
خوردن	کھانا	خراشیدن	چھیلنا
خروشیدن	شور کرنا	خستن	گھائل کرنا
خفتن	سونا	خندیدن	ہنسنا
خوابیدن	سونا	خلیدن	چھیلنا

مصدر	معنی	مصدر	معنی
ایستادن	کھڑا ہونا	آزمودن	آزمانا
افروختن	روشن کرنا	آفریدن	پیدا کرنا
افسردن	ٹھٹھرنا	آویختن	لٹکنا - لٹکانا
آرامیدن	آرام کرنا	افتادن	گرنا
آلودن	آلودہ ہونا	افزودن	زیادہ کرنا
انجامیدن	تمام ہونا	افگندن	ڈالنا
آراستن	سنوارنا	اندیشیدن	سوچنا
انگیختن		ب	اوٹھانا
باختن	کھیلنا	بستن	باندھنا
برآمدن	نکلنا	بخشیدن	بخشنا
برآوردن	نکالنا	برداشتن	اوٹھانا
بردن	لیجانا	بوسیدن	چومنا
پروردن		پ	پالنا
پریدن	اوڑنا	پوشیدن	پہننا - چھپانا
پذیرفتن	قبول کرنا	پیوستن	ملنا
پنداشتن	جاننا	پرستیدن	پوجنا

لازمی وہ ہے جو صرف فاعل پر تمام ہوجاوسے جیسا اوٹھنا بیٹھنا وغیرہ اور **متعدی**
وہ ہے جو فاعل پر تمام نہو اور مفعول کی خواہش رکھے۔ جیسا کھانا یا پینا وغیرہ کیونکہ
فعل کھانے کا صرف کھانے والے ہی پر تمام نہوگا بلکہ جس چیز کو کھاویگا اوسکے
مذکور ہونے کی خواہش رکھیگا مصدر متعدی کی دو قسمین ہین۔ معروف اور مجہول
معروف۔ وہ ہے جسکا فاعل معلوم ہو اور **مجہول** وہ ہے جسکا فاعل معلوم نہو اور
طریقہ بنانے فعل مجہول کا یہہ ہے کہ صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کے آخر لفظ جانا
زیادہ کرنے سے مصدر مجہول بنتا ہے جیسا کھایا جانا۔ پیا جانا وغیرہ ٭

جو اس زمانہ مین اکثر اسمائے مشتقات اور بعض افعال فارسی کے مستعمل ہین اسواسطے
چند مصادر جنکے اسم مشتق اور فعل اُردو مین بولے جاتے ہین واسطے یادداشت
کے لکھے جاتے ہین ٭

نقشہ چند مصادر فارسی جنکے اسم مشتق وغیرہ اُردو مین بہت مستعمل ہین

معنی	مصدر	معنی	مصدر
آنا	باب الالف		آمدن
جفا کرنا	آزردن	لانا	آوردن
آرام کرنا	آسودن	ڈالنا	انداختن
سیکھنا۔ سکھانا	آموختن	جمع کرنا	اندوختن

یا کو کے تبدیل ہوئی اسیطرح آگے جاؤین بسبب مقدر رہنے لفظ کو کے لفظ آ کا
مین تبدیلی ہوگئی جو اصل مین تھا آگے کو جاؤ ✣

بیان مصدر

مصدر وہ ہے جس سے فعل اور اسم مشتق بنائے جاوین - اردو مین اوسکے آخر
مین مصدر کی علامت لفظ نا ہوتا ہے جیسا آنا - جانا - خریدنا - قبول کرنا - اور فارسی مین
لفظ دن یا تن ہوتا ہے جیسے آمدن - رفتن - خریدن - فروختن ✣

فصل مصدر وضعی اور غیر وضعی کے بیان مین

باعتبار وضع کے مصدر کی دو قسمین ہین وضعی - اور غیر وضعی - **وضعی** وہ ہے
جسکو اہل ہند نے بنایا ہو جیسا لکھنا پڑھنا وغیرہ - اور **غیر وضعی** اوسکو کہتے ہین
کہ اور زبان کے الفاظ مین خواہ فارسی ہون یا عربی وغیرہ کے مصدر ہندی
یا اوسکی علامت کو زیادہ کر کے مصدر بنالیا ہو جیسا شور کرنا خریدنا - اظہار دینا
بدلنا وغیرہ شور - خرید - اظہار - بدل الفاظ فارسی و عربی زبان کے ہین اونپر
مصدر ہندی یا علامت مصدر زیادہ کر کے مصدر بنالیا ہے اسیطرح کبھی اسم جامد
یا صفت کے آخر علامت مصدر زیادہ کر کے مصدر بنالیتے ہین جیسا پانی سے
پنیانا اور گرم سے گرمانا یا گرم سے گرم کرنا ✣

بیان مصدر لازمی اور متعدی کا

پھر باعتبار فاعل اور مفعول کے مصدر کی دو قسمین ہین لازمی اور متعدی

فائدہ - ۳ - ادنی توجہ سے معلوم ہو جاویگا کہ الفاظ مندرجہ نقشۂ ذیل لفظ یہہ - وہ - جو - تو - کیا سے بسبب زیادتی وتبدیل بعض حروف ذیل کے بنگئے ہین ان - ین - ب - د - دہر - دن - سا - تا - تنا چنانچہ لفظ یہہ - وہ - تو - کیا - کوئی کے آخر ان یا ین زیادہ کرنے سے ظرف مکان کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اور لفظ ب یا د کے بڑھانے سے فائدہ ظرف زمان کا اور لفظ دہر کے داخل کرنے سے فائدہ سمت مکان کا اور لفظ دن کے ملانے سے فائدہ استفسار یا اظہار سبب کا اور لفظ سا کے لانے سے فائدہ تشبیہ کا اور لفظ تا یا تنا کے لگانے سے قدر اور اندازہ کا فائدہ حاصل ہوتا ہے ؞

[illegible]	یہہ	وہ	جو	تو	کیا	[illegible]	کیفیت
ان	یہان	وہان	جہان	تہان	کہان	ظرف مکان	لفظ جو تو اور کیا مین واو اور ی حرف ہ سے تبدیل ہوگئے ہین ؞
ین	یہین	وہین	۰	۰	کہین	۰	لفظ کیا مین یا ہ ہوگئی ہے ؞
ب	۰	۰	جب	تب	کب	ظرف زمان	لفظ جو تو اور کیا مین واو اور یا حذف ہوگئے ہین ؞
د	۰	۰	جد	تد	کد	ایضاً	ایضاً
دہر	ادہر	اودہر	جدہر	تدہر	کدہر	سمت مکان	یہہ اور وہ مین سے ہ محذوف ہوگئی ہے اور بجاے ی کے الف مکسور اور بجاے

گھوڑا ہے۔ یا کن لڑکون نے سبق یاد نہین کیا ؛

لفظ کوئی واسطے تنکیر ذی روح کے ہے اور لفظ کئی اوسکی جمع ہے لیکن بسبب آنے حروف معنوی کے لفظ کوئی کی تبدیلی کسی کے ساتھہ ہو جاتی ہے اور لفظ کئی کی تبدیلی لفظ کنھین کے ساتھہ جیسا کوئی لڑکا آتا تھا۔ یا کئی آدمی کھڑے تھے۔ کسکا گھوڑا بھاگا جاتا تھا۔ یا یہہ کتابین کنھین لڑکون کی ہونگی ؛

اور لفظ کچھہ واسطے تنکیر ذی روح اور تقلیل ذی روح و غیر ذی روح کے آتا ہے اور تبدیلی اوسکی لفظ کسو کے ساتھہ ہوتی ہے جیسا کچھہ چیز یا کسو ملک مین مگر کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی کی جگہہ لفظ کچھہ اور لفظ کچھہ کی جگہہ لفظ کوئی بولا جاتا ہے جیسا یہہ بھی کچھہ آدمی ہے۔ یا یہہ بھی کوئی چیز ہے ؛

فائدہ۔ ۱۔ جب لفظ استفہام یا اسم تنکیر اور حروف معنوی کے درمیان فصل واقع ہووے یعنی اونکے درمیان کوئی لفظ آجاوے تو بھی عبارت نثر مین اونکی تبدیلی واجب ہے جیسا کون شخص کا صندوق ہے کے بجاے کس شخص کا صندوق فصیح ہے اور کوئی ملک کا آدمی کی جگہہ کس ملک کا آدمی اور کچھہ چیز مین کی جگہہ کسو چیز مین بولنا فصیح محاورہ ہے مگر ایسی جگہہ نظم مین بلا تبدیل بھی جائز ہے جیسا شعر مجھسے مت جی کو لگا کہ نہین رہنے کا مین مسافر ہون کسو دن کو چلا جاؤنگا ؛ اب اس زمانہ مین یہہ بھی بولنا فصیح نہین ہے ؛

فائدہ۔ ۲۔ لفظ ان۔ اون۔ جن۔ تن۔ کن۔ اگرچہ جمع ہین مگر تعظیماً واحد پر بھی بولے جاتے ہین لیکن اونھون۔ جنھون۔ کنھون۔ خاص جمع کے لیئے ہین ؛

ائین ایک طرحکی مثل علم کے خصوصیت آگئی ❊

قسم ششم منادیٰ

جب کسی اسم نکرہ کو حرف ندا کے ساتھہ پکارتے ہین تو اوسمین کبھی بسبب اشارہ بلانے کے ایک طرحکی خصوصیت آجاتی ہے جیسے اے لڑکے ذرا یہان آنا۔ او جانیوالے میری بات سننا۔ پس اس اشارہ اور خطاب سے آنے اور بات سننے کیواسطے دونون اسم خاص ہوگئے ❊

استفہام کے بیان مین

لفظ کون اور کیا واسطے استفہام کے آتے ہین۔ استفہام کی تین قسمین ہین۔ اقراری۔ انکاری۔ استخباری۔ **اقراری** جیسے کل تمہارے یہان مین نہ آیا تھا تو کون آیا تھا۔ **انکاری** جیسے اگر ظلم کروگے تو تمہارے ملک مین کون سکھہ پاویگا **استخباری** جیسے کون آیا تھا۔ تم کیا کرتے ہو۔ اور کبھی لفظ کیا جب جھڑکی سے بولا جاتا ہے تو منع کا فائدہ دیتا ہے جیسے تو کیا کام کرتا ہے یعنی اس کام کو مت کر۔ اور کبھی لفظ کیا بمعنی استغنا اور بےپروائی کے آتا ہے جیسا ع تجھہ بن بہشت پیارے مین لیکے کیا کرونگا ❊ اور کبھی واسطے تعجب کے آتا ہے جیسا کیا خوب کیا ہی نیک آدمی ہے اور کبھی واسطے حسرت اور تمنا کے آتا ہے جیسے اگر تم نوکر ہوجاتے تو کیا خوب ہوتا لفظ استفہام تبدیل ہین مثل اسم موصول کے ہے یعنی بسبب آنے حروف معنوی کے لفظ استفہام بدلکر واحد کے لئے کس اور جمع کے لیے کن آتا ہے جیسے کس کا

جیسے جو لڑکا کل آیا تھا آج مدرسہ سے غیر حاضر ہے لفظ جو اسم موصول ہے اور لڑکا کل آیا تھا ایک جملہ فعلیہ خبریہ ہے یہی جملہ صلہ اسم موصول کا ہے۔ اسم موصول اپنے صلہ کے ساتھ ملکر فعل غیر حاضر ہے کا فاعل ہوا۔ لیکن جب اسم موصول کے آخر کوئی حرف معنوی آویگا تب لفظ جو بدلکر واحد مذکر اور مونث کے لئے جس اور جمع مذکر اور مونث کے لئے جن بولا جاویگا اور کہین بجاے جن کے لفظ جنھون کا بولا جائیگا جیسا جس لڑکے کو۔ جن مردون کو۔ جسنے۔ جن سے۔ یا جنھون سے اور جب اسم موصول مین شرط کے معنی پائے جاتے ہین تو اوسکی جزا مین حرف تو سو وہ۔ آتا ہے جیسا جو دیگا سو پائے گا۔ جو آتا ہے وہ جاتا ہے۔ جو آئیگا تو دونگا اور کبھی اسم موصول بہ سبب آنے حروف معنوی کے خود بدل جاتا ہے اور اپنے اسم ماقبل قابل تبدیل کو بدلنے سے باز رکھتا ہے جیسا وہ لڑکا جسکو للو نے بلایا تھا نظر نہین آتا۔ یہان لفظ جو حرف معنوی کے سبب لفظ جس سے بدلگیا اور لفظ لڑکا بدلنے سے باز رہا۔

قسم پنجم نکرہ جو علم یا ضمیر یا اسم اشارہ یا اسم موصول کیطرف مضاف ہو

جو اسم نکرہ کہ علم یا ضمیر یا اسم اشارہ یا اسم موصول کیطرف مضاف کیا جاتا ہے اوسمین بھی ایکطرح کی خصوصیت آجاتی ہے جیسا موہن کا لڑکا تیرا بھائی۔ اوسکا باپ جسکا چچا۔ پس لڑکا اور بھائی اور باپ اور چچا اگرچہ نکرہ ہین بسبب مضاف ہونیکے

فدوی - کمترین - غلام - احقر - خاکسار - حقیر - فقیر - نیازمند - عاجز - مخلص - نمکخوار
خانہ زاد - گنہگار - عاصی - اینجانب -

جو الفاظ بجاے ضمیر مخاطب یا غائب واسطے تعظیم مخاطب یا غائب کے استعمال کئے جاتے ہین ❊

حضور - خداوند نعمت - جناب عالی - عالیجاہ - غریب پرور - پیر مرشد - جناب - حضرت
قبلۂ حاجات - قبلۂ عالم - آپ - صاحب - مخدوم - مہربان ❊

اور کبھی بوجہ لحاظ یا شرم کے بجائے کہنے اس لفظ کے کسی مخاطب سے
کہ میرے لڑکے کو کچھ نصیحت دو کہتے ہین کہ بندہ زادہ کو کچھ نصیحت دو اور میری
بی بی کو تم جا کر خط دینا) اسے یون کہتے ہین کہ گھر کے آدمیون کو جا کر خط دینا گو
میری بی بی اسم واحد ہے اور معرفہ لیکن گھر کے آدمیون کو جو اسم نکرہ اور صیغہ جمع
ہے بوجہ خاص آداب کے استعمال کرتے ہین ❊

قسم چہارم اسم موصول

اسم موصول وہ ہے جو بغیر ملے صلہ کے جملہ کا پورا جزو نہو سکے یعنی بغیر صلہ کے
نہ فاعل ہو سکے نہ مفعول اور نہ مبتدا ہو سکے نہ خبر نہ ظرف وغیرہ لیکن صلہ کے
ساتھ ملکر البتہ جزو جملہ کا ہو سکتا ہے۔ اور صلہ ایک جملہ فعلیہ خبریہ ہوتا ہے جو
اسم موصول کے ساتھ اوسکو لائق ہونے جزو جملہ کے کر دیتا ہے ❊

اسم موصول کے دو لفظ ہین جو اور جون جبتک انکے آخر کوئی حرف معنوی
نہین آتا ہے تبتک واحد اور جمع مذکر و مونث کے لئے یکسان بولے جاتے ہین

جو لفظ بدلکر بنگیا	جو لفظ اصل مین تھا
مین نے اپنا گھوڑا دیا	مین نے میرا گھوڑا دیا
مین نے اپنی گھوڑی بیچی	مین نے میری گھوڑی بیچی
تو نے اپنی چیز لی	تو نے تیری چیز لی
تو نے اپنا قلم لیا	تو نے تیرا قلم لیا
تو نے اپنی دوات لی	تو نے تیری دوات لی
وہ اپنی ٹوپی پہنے ہے۔	وہ اوسکی ٹوپی پہنے ہے
وہ اپنا سبق پڑھتا ہے	وہ اوسکا سبق پڑھتا ہے
وہ اپنے سبق یاد کرتا ہے	وہ اوسکے سبق یاد کرتا ہے

اپنا سبق سنا ائمین لفظ تو ضمیر فاعل پوشیدہ ہے اس سبب سے ضمیر تیرا ساتھ لفظ اپنا کے بدل ہوئی بخلاف مجھے میری کتاب دوسگے اگرچہ اس جملہ مین دونون ضمیرین ایکساہی مرجع کی ہین اور دوسری ضمیر مضاف الیہ بھی ہے لیکن چونکہ اس جملہ مین ضمیر اول فاعل کی نہین ہے بلکہ مفعول کی ہے اسلئے لفظ اپنے کے ساتھ بدل نہوئی۔ بعض اوقات واسطے اظہار تعظیم اور آداب کے جو شخص مخاطب ہو یا غائب یا واسطے اظہار اپنی فروتنی اور انکسار کے الفاظ مرقومہ مندرجہ ذیل بجاے ضمیرون کے استعمال کرتے ہین ؞

جو الفاظ بجاے ضمیر متکلم واسطے انکسار اور فروتنی کے لاتے ہین ؞

لفظ اصل	جو لفظ بدلکر بنگیا	لفظ اصل	جو لفظ بدلکر بنگیا
مین کا گھوڑا	میرا گھوڑا	تم کی کتاب	تمہاری کتاب
مین کے گھوڑے	میرے گھوڑے	ہمکے گھوڑے	ہمارے گھوڑے
تو کی گھوڑی	تیری گھوڑی	تمکی گھوڑی	تمہاری گھوڑی
تو کے تیئن	تیرے تیئن	تم کے تیئن	تمہارے تیئن

قاعدہ-۴-جب لفظ مین ہم اور تو تم کے بعد حرف نے آتا ہے تب ا وئمین کچھہ تبدیلی نہین ہوتی جیسا مین نے کہا-تو نے سنا-تمنے پڑھا-ہمنے پڑھا ؛

قاعدہ-۵-جب لفظ مین اور تو کے بعد سواے ان پانچ حروف معنوی کا وکی وکے وکی نہین اور نے کے اور دوسرے حروف معنوی آتے ہین تب لفظ مین کا مجھہ ہو جاتا ہے اور لفظ تو کا تجھہ ہو جاتا ہے جیسا مجھکو-تجھکو-مجھہ سے-تجھہ سے-مجھے-تجھے ؛

قاعدہ-۶-جب ایک جملہ مین دو ضمیرین یا دو اسم اشارہ ایک مرجع کے اسطور پر واقع ہون کہ اول ضمیر یا اسم اشارہ فاعل ہووے اور دوسری ضمیر یا اسم اشارہ مضاف الیہ تب ضمیر مضاف الیہ یا اسم اشارہ مضاف الیہ کو لفظ اپنا یا اپنے وغیرہ کے ساتھہ بدلتے ہین خواہ ضمیر فاعل کی ظاہر ہو یا پوشیدہ

جو لفظ اصل مین تھا	جو لفظ بدلکر بنگیا
مین نے میری کتاب پڑھی	مین نے اپنی کتاب پڑھی

لفظ اصل	جو لفظ بدلکر بنگیا	لفظ اصل	جو لفظ بدلکر بنگیا
وہ نے	اوسنے	یہہ نے	اسنے
وہ مین	اوس مین	یہہ مین	اسمین
وہ پاس	اوس پاس	یہہ پاس	اس پاس

قاعدہ - ۲ - لفظ وے اور یے مین حروف واو کو الف مضمومہ اور یے کو الف مکسورہ کے ساتھہ اول قاعدہ کے موافق بدلکر حرف آخر یعنی یاے جمع کو نون سے بدل کرتے ہین اور بعض وقت ان کے آخر لفظہ یا ہون کو زیادہ کرتے ہین جیسا اونکو اونھکو یا انھونکو ایسیطرح ان مثالون مین دریافت کرو ؛

لفظ اصل	جو لفظ بدلکر بنگیا	لفظ اصل	جو لفظ بدلکر بنگیا
وے کا	اونکا	یے کا	انکا
وے مین	اونمین	یے مین	انمین
وے نے	اون نے	یے نے	ان نے

قاعدہ - ۳ - جب لفظ مین ہم - تو - تم کے بعد حروف کا وکی یاے یا کی ہین آوین تب ان حروف معنوی کا حرف کاف ر سے بدل جاتا ہے لیکن فصاحت کے لئے بعد میم ہم کے الف اور بعد میم تم کے لفظ ہا زیادہ کر دیتے ہین اور لفظ مین کا نون کثرت استعمال سے گر جاتا ہے

جیسے ؛

اگرچہ ضمیر غائب اور اسم اشارہ بعید لفظاً یکسان ہین مگر معنون مین فرق ہے
کیونکہ ضمیر اشارہ ذہنی کو کہتے ہین اور اسم اشارہ وہ لفظ ہے جس سے کسی شئے
موجودہ کی طرف انگلی یا آنکھہ سے اشارہ کیا جائے ❊

بیان تبدیلی ضمائر اور اسم اشارہ

واضح ہو کہ جو حرف جملون مین نشانی فاعلیت یا مفعولیت اور اضافت یا ظرفیت
یا تشبیہہ وغیرہ کا فائدہ دیتے ہین اونکو حروف معنوی کہتے ہین اونکی دو قسمین ہین
حروف مفرد جیسا مین۔ سے۔ کی۔ کو۔ کا۔ کے۔ والا۔ وغیرہ اور بسبب پوشیدہ رہنے حرف
مین سے کو وغیرہ علامتون ظرفیت کے کل اسماے ظروف یا شبہہ ظروف کو
حروف معنوی مرکب کہتے ہین جیسا پاس۔ طرف۔ آگے۔ پیچھے۔ اوپر۔ نیچے وغیرہ
اسم ظرف ہین یعنی آگے سے یا پیچھے سے یا اوپر کو ❊

قدر و مقدار و موجب و برابر وغیرہ شبہہ ظروف ہین لیکن بھی کوئی حروف
معنوی مفرد مقدر رہتا ہے جیسا اسقدر بمعنی اسقدر سے یا اوسقدر مین ہے ❊

اسماے ضمائر یا اسماے اشارہ وغیرہ کے آخر حروف معنوی کے آنے
سے تبدیلی ہوتی ہے ❊

قاعدہ۔ ۱۔ چنانچہ جب لفظ وہ اور یہہ کے بعد کوئی حروف معنوی آوے
تب واو کو ا مضمومہ اور ی کو ا مکسورہ کے ساتھہ بدلکر ہ کو س سے بدلتے ہین مثلاً
وہ کو سے اوسکو اور یہہ کو سے اسکو ہوا اسیطرح ان مثالون مین دریافت کرو ❊

ضمیر مضاف الیہ

وہ ضمیر ہے جو بجاے مضاف الیہ واقع ہو یعنی جسکی طرف کسی چیز کو منسوب یا اضافت کرین۔ اور ضمیر فاعل کے آخر لفظ کا زیادہ کرنے سے ضمیر مضاف الیہ بنجاتی ہے۔ مضاف واحد مذکر کی علامت لفظ کا ہے اور جمع مذکر کی علامت لفظ کے اور مضاف واحد اور جمع مونث کی علامت لفظ کی ہے لیکن بعد داخل ہونے علامتون مفعول اور مضاف الیہ کے ضمائرمین اکثر تبدیلی واقع ہوتی ہے اسکا مفصل حال آگے معلوم ہوگا۔

ضمیر مضاف الیہ	واحد	جمع
ایضاً متکلم	میرا یا میرے	ہمارا ہماری ہمارے
؍؍ مخاطب	تیرا یا تیری	تمہارا تمہاری تمہارے
؍؍ غائب	اوسکا اوسکی	اونکا اونکی اونکے

قسم سوم اسم اشارہ

اسم اشارہ وہ ہے جس سے کسی چیز کیطرف اشارہ کرین۔ اور جسکی طرف اشارہ کیا جاوے اوسکو مشارٌ الیہ کہتے ہین اسم اشارہ کے چار لفظ ہین دو واسطے قریب کے دو واسطے بعید کے۔

	واحد	جمع
اشارہ قریب	یہہ	یے
اشارہ بعید	وہ	وے

اور ہم ضمیر متکلم اور اونکو ضمیر غائب ہے۔ پھر ضمیر کی تین حالتین ہین ضمیر فاعل ضمیر مفعول۔ ضمیر مضاف الیہ*

ضمیر فاعل

وہ ضمیر ہے جو حالت فاعلیت مین بجاے فاعل کے فعل سے پہلے آوے*

	واحد	جمع
متکلم	مین آیا	ہم آئے
مخاطب	تو آیا	تم آئے
غائب	وہ آیا	وے آئے

بعض وقت ضمیر فاعل پوشیدہ رہتی ہے جیسے لفظ لکھ مین تو پوشیدہ ہے یعنی تو لکھ*

ضمیر مفعول

وہ ضمیر ہے جو حالت مفعولیت مین بجاے مفعول کے فعل سے پہلے آوے اور ضمیر فاعل کے آخر مفعول کی علامتین کو کے تئین اور یاے مجہول زیادہ کرنے سے ضمیر مفعول بنجاتی ہے*

ضمیر مفعول	واحد	جمع
” متکلم	مجھکو یا مجھے دیا	ہمکو یا ہمین دیا
” مخاطب	تجھکو یا تجھے دیا	تمکو یا تمہین دیا
” غائب	اوسکو یا اوسے دیا	اونکو یا اونہین دیا

بیان تخلص کا

تخلص وہ علم ہے جو شاعر ایک مختصر نام اپنا مقرر کرکے شعر مین ڈالتے ہین جیسے مخدوم رفیع السودا کا تخلص سودا ہے شعر اس میکدہ مین سودا ہم تو کبھی نہ دیکھے سب مست و بیخبر تھے ہشیار تھا تو مین تھا ❊ اور خواجہ حیدر علی کا تخلص آتش ۔ اور مرزا نوشہ کا تخلص غالب ۔ اور لالو لال کب گجراتی کا تخلص لال ہے ❊

قسم دوم ضمیر

ضمیر وہ ہے جو بجائے اسم متکلم و مخاطب یا غائب کے جسکا ذکر پہلے ہو گیا ہو آوے جیسے عبد اللہ آیا اور اوسنے اپنا سبق پڑھا یہاں لفظ اوسنے جو ضمیر واحد غائب کی ہے واسطے اختصار او تحسین کلام کے بجائے عبد اللہ کے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے آئی ہے اگر یون ہی کہتے کہ عبد اللہ آیا اور عبد اللہ نے عبد اللہ کا سبق پڑھا تو جملہ بیمحاورہ ہو جاتا اردو مین مذکر او مونث اور جاندار او بیجان کے لئے ایک ہی سی ضمیر بولی جاتی ہے ۔ ضمیر کے کل چھہ صیغے ہین ❊

مین ۔ ہم ۔ تو ۔ تم ۔ وہ ۔ وے ۔ پہلی دو ضمیرین یعنی مین اور ہم متکلم کی ضمیرین کہلاتی ہین اور متکلم اوسے کہتے ہین جو بات کہنے والا ہو ۔ اور دو ضمیرین تو اور تم مخاطب کی ضمیرین کہلاتی ہین ۔ اور مخاطب اوسکو کہتے ہین جس سے متکلم بات کہتا ہو ۔ اور دو ضمیرین وہ اور وے غائب کی ضمیرین کہلاتی ہین ۔ اور غائب اوسے کہتے ہین کہ متکلم جسکا ذکر کرتا ہو جیسے تم ہمارا نوکر اونکو ہم خوب سزا دینگے ۔ یہان تم ضمیر مخاطب ہے

کسی کارگذاری یا خدمت وغیرہ کے کوئی ایسا نام دیا جاوے جس سے بہادری دیانت وغیرہ سمجھی جاوے جیسے غضنفر الدولہ شمشیر بہادر معتمد الدولہ خانخانان وغیرہ اور جو بعض بعض الفاظ قوموں کے ناموں کے اول یا آخر لگا دیتے ہین وہ بھی داخل خطاب ہین جیسے ساہوکارون اور مہاجنون کے نام کے ساتھ لفظ سیٹھ یا ساہ کا جیسے سیٹھ لکھی چند۔ اور ساہ بہاری لال۔ اور کایتھون کے نام کے ساتھ لفظ راے کا مثل راے جوگل کشور۔ اور مسلمانون کے نام کے ساتھ لفظ خان کا جو علی العموم پٹھانو نکے نام کے آخیر لگاتے ہین جیسے شیر خان منیر خان مسلمانون کے اور قومون کے ساتھ تعظیماً یا خطاباً بولا جاتا ہے۔ اور مغلون کے نام کے ساتھ لفظ مرزا اور بیگ جیسے مرزا احمد بیگ۔ مرزا علی بیگ۔ اور سیدون کے نام کے ساتھ لفظ میر یا سید جیسے سید مظہر علی۔ میر اکرام علی۔ اور لفظ شیخ علی العموم شیخون کے نام سے ساتھ لکھا جاتا ہے جیسے شیخ عبداللہ۔ اور ہندوون مین راجپوتون کے نام کے ساتھ لفظ ٹھاکر اور کنور کا جیسے ٹھاکر دھیان سنگھ اور کنور لچھمن سنگھ۔ اور برہمنون کے نام کے ساتھ چوبے۔ دوبے پانڈے۔ تیواری یا مسر یا پنڈت وغیرہ جیسے بہاری لعل چوبے۔ موہن لال دوبے مسر موہن لال۔ ٹیکا رام پانڈے۔ جوگل کشور تیواری۔ پنڈت ہیرا لال۔ اور مسلمان فقیرون کے نام کے ساتھ لفظ صوفی اور شاہ کا جیسے عبداللہ شاہ و احسان الدین صوفی۔ اور ہندو فقیرون کے نامون کے ساتھ لفظ گرو اور منی اور بھگت لگاتے ہین جیسے لال گرو۔ رام منی اور رام دیال بھگت ﴿

بیان کنیت کا

کنیت وہ علم ہے جو باپ یا بھائی یا بیٹا وغیرہ کسی رشتہ سے کہکر پکارا جاوے اور اسکی
دو صورتین ہین اول یہہ کہ علم سے کنیت زیادہ مشہور ہو مثلاً موہن لال اپنے نام سے
کم مشہور ہے لیکن اپنے بھائی لچھمن پرشاد کے ساتھہ ملکر بہت مشہور ہے تو اس صورت
مین موہن لال کو لچھمن پرشاد کا بھائی کہکر پکارتے ہین - دوسرے یہہ کہ بسبب عزت
اور تعظیم کے اصلی نام نہ لیا جاوے جیسے عورت اپنے خاوند کا نام نہین لیتی مثلاً
اے بدھو کے بابا اسیطرح مرد بھی اپنی زوجہ کا نام نہین لیتا جیسا جما کی مان اور جبتک
اولاد نہین ہوتی تبتک اور کسی رشتہ سے میان بی بی پکارتے ہین ؛؛

بیان عرف اور اسم مشہور کا

عرف وہ علم ہے جو لڑکپن مین بسبب محبت یا بخیال خام اسبات کے کہ لڑکا زندہ رہے
ایک اور نام معزز یا محقر اصلی نام کے سواے رکھا جاوے اور مشہور بھی ہو جاوے
جیسے بہادر سنگہ کسی کا نام ہے اور اوسکو راجہ کہتے ہین - موہن لال کو چھبیدا - اور بدھو کو
گھسیٹا اور رادھن کو پچکوریا - اور مکھن لال کو چھکوڑیا - اور اسیطرح اسم محقر مثل چپا چپیا گرٹ
کوڑا گھونس گھوڑا وغیرہ عرف مین داخل ہین اور بعض اوقات اصلی نام کو کم کرکے بطور
عرف بولتے ہین جیسے شمس الدین کو شمسو - اور کالیخان کو کلو کہا کرتے ہین ؛؛

بیان خطاب کا

خطاب وہ علم ہے جو کسی سرکار شاہی یا نواب یا امیر کبیر کی طرف سے بجلدوی

ایک اسم ہے جو انسان مذکر کی تمام افراد پر بولا جاتا ہے جنکی عمر طفولیت سے گذر گئی ہو اور عورت ایک اسم ہے جو انسان مونث کی اوس تمام جنس پر صادق آتا ہے جسکی عمر بچپن سے گذر گئی ہو اسیطرح شیر۔ گھوڑا۔ بکری۔ بھیڑیا وغیرہ اپنی اپنی جنس مین نکرہ ہین اسم نکرہ کو عام اور اسم کلی بھی کہتے ہین۔

معرفہ شخص معین اور خاص چیز کا نام ہے جو ایک جنس کی ایک افراد پر بولا جاتا ہے مثلا عبد اللہ ایک شخص کا نام ہے جب عبد اللہ کہکر پکارینگے تو نوع انسان مین سے یہ نام خاص اوسی شخص پر صادق آویگا جسکا نام عبد اللہ ہے ✦

تقسیم معرفہ

معرفہ کی چھہ[۶] قسمین ہین۔ علم[۱]۔ ضمیر[۲]۔ اسم[۳] اشارہ۔ اسم[۴] موصول اور مضاف[۵] ان چارون مذکورہ بالا کی طرف اور منادی[۶] ✦

قسم اول علم

علم وہ ہے کہ خاص آدمی یا کسی خاص جانور یا چیز کا نام ہووے مثلاً کالیخان کہ ایک شخص کا نام ہے جو سواے اوسکی ذات کے اور کسی پر بولا نہین جاتا اسیطرح گیندا ایک کتے کا نام ہے جب گیندا کہکر پکارینگے تب سواے گیندا کے اور دوسرا کتا نہ آویگا علی ہذا القیاس جمنا کے کہنے سے وہ دریا سمجھا جائیگا جو دہلی متھرا آگرہ کے نیچے بہتا ہے اور معرفہ کو اسم خاص اور جزئی حقیقی بھی کہتے ہین ✦ کنیت عرف اسم مشہور خطاب تخلص سب علم کے اقسام ہین اور داخل قسم معرفہ ہین ✦

تقسیم اسم

اسم کی تین قسمین ہین ـ جامد ـ مصدر ـ مشتق ـ

اسلئے کہ اسم تین حال سے خالی نہین یا تو اوس سے کوئی لفظ بنا ہو یا خود کسی اور لفظ سے بنا ہو یا وہ اسم ایسا ہو کہ نہ خود کسی لفظ سے مشتق ہوا ہو نہ اوس سے کوئی اور لفظ مشتق ہوا ہو ـ پس اول کو مصدر کہتے ہین اور دوسرے کو مشتق اور تیسرے کو جامد ٭

تعریف اسم جامد کی

جامد وہ اسم ہے کہ نام ہو کسی شخص یا چیز کا اور وہ کسی لفظ سے باقاعدہ صرف مشتق نہوا ہو اور نہ اوس سے کوئی اور لفظ مشتق کیا جاے مثلاً تخت ـ صندوق ـ میز ـ کرسی وغیرہ اور اگر کوئی یہہ کہے کہ تخت ـ صندوق وغیرہ جو لکڑی سے بنے ہین اونکو مشتق کہنا چاہیئے ـ جواب یہہ ہے کہ اسم مشتق وہی ہوتا ہے جو مصدر سے باقاعدۂ صرف اسطور پر بنایا جاوے کہ اوسمین مصدر کے حرف اصلی بعینہ یا تبدیل ہو کر اور اوسکے معنی مصدری قایم رہین جیسا لکھنا سے لکھنے والا لکھا گیا بنا ـ اور یہہ تعریف اوسپر صادق نہین آتی ٭

تقسیم اسم جامد کی

جامد کی دو قسمین ہین نکرہ اور معرفہ ٭

نکرہ اسم غیر معین کو کہتے ہین جو ایک جنس کی تمام افراد پر بولا جاوے جیسا مرد

بنائے گئے ہین وے اسم تعریف فعل سے خارج ہوجاوین جیسا لفظ آج اور کل جو
اسم ظرف ہین کچھہ بہئیت تصریفی سے اونمین زمانہ نہین پایا جاتا ہے بلکہ واضع نے
اون لفظون کو واسطے نام زمانہ کے وضع کیا ہے اسلیئے لفظ آج اور کل اسم ظرف
ہین اور فعل کی تعریف سے خارج ہین ❖
اور جو کلمہ معنی مستقل رکھتا ہے اور اوس سے بہئیت تصریفی کوئی زمانہ مفہوم نہین
ہوتا اوسے اسم کہتے ہین جیسا ہاتھی۔ گھوڑا۔ دہلی۔ آگرہ وغیرہ ❖
اور جو انگریزی مین کلمہ کی نو قسمین ہین وے سب ان تینون قسمون اسم فعل
حرف مین سطرح داخل ہین۔
اسم مین۔ اسم۔ صفت۔ ضمیر۔ متعلق فعل ❖
فعل مین۔ فعل ❖
حرف مین۔ حروف تنکیر۔ حروف ربط۔ حرف عطف۔ حرف نداوندبہ ❖

تعریف اسم کی

اسم ایک کلمہ مستقل ہے جسکے معنی مین بہئیت تصریفی کوئی زمانہ سمجھا نہ جاوے
جیسا کاغذ۔ کتاب۔ قلم۔ دوات بولتے ہی مفہوم ہوا کہ یہہ نام اون چیزون کے
ہین جس سے لکھتے ہین۔ اسیطرح گنگا اور جمنا نام دریاؤن کے ہین۔ اور دہلی اور
آگرہ نام شہرون کے۔ اور آج اور کل وغیرہ اسم ظرف زمان ہین اور مدرسہ اور
کتب خانہ ظرف مکان۔

کو کلمہ کہتے ہین جیسا اوپر بیان ہوا ؛

تقسیم کلمہ

کلمہ کی تین قسمین ہین اسمؔ ۔ فعلؔ ۔ حرفؔ

اسلئے کہ کلمہ دو حال سے خالی نہین یا تو معنی مستقل رکھتا ہے یا نہین یعنی اپنے معنی بتلانے مین دوسرے لفظ کے ملانیکا محتاج ہوگا یا نہوگا پس جو کلمہ اپنے معنی بتلانے مین دوسرے لفظ کا محتاج ہے تو اوسے **حرف** کہتے ہین جیسے سے اور تک دونون لفظ غیر مستقل ہین جبتک کہ اونکے ساتھ کوئی اور اسم یا فعل نہ ملے اپنے معنی نہین بتاتے مثلاً کلکتہ سے پیشاور تک تار برقی جاری ہے اب اس ترکیب سے لفظ سے کے معنی شروع کے اور تک کے معنی انتہا کے حاصل ہوے ؛ اور جو کلمہ معنی مستقل رکھتا ہو یعنی اپنے معنی بتانے مین دوسرے لفظ کی مدد اور تائید کا محتاج نہو تو دو حال سے خالی نہین اگر اوس کلمہ سے بہیئت تصریفی کوئی زمانہ تینون زمانون ماضیؔ ۔ حالؔ ۔ مستقبلؔ سے سمجھا جاتا ہے یا نہین اگر زمانہ سمجھا جاتا ہو تو اوسکو **فعل** کہتے ہین جیسا اس شعر ذوق سے مثال تینون زمانے کی پائی جاتی ہے **شعر** ۔ نظیر اوسکا کہین عالم مین اے ذوق ؛ نہ پاتا ہون نہ پاؤنگا نہ پایا ؛ اور بہیئت تصریفی کے یہ معنی ہین کہ ہر ان لفظ کو ایک صورت سے بدلکر دوسری صورت کردے بقاعدہ علم صرف کے جیسا لکھا لکھتا ہے لکھیگا فعل کی تعریف مین بہیئت تصریفی کی اسلئے قید لگائی ہے کہ جو اسم واسطے زمانے کے

تو معنی کے وہ جزو ہوجاوین جنکے لئے لفظ مرکب موضوع ہوا ہے جیسا تپھر پھینکنے والا ایک لفظ مرکب ہے تپھر اور پھینکنے والا سے لفظ پھینکنے والا اوس ذات کو بتلاتا ہے جسنے تپھر پھینکا اور لفظ تپھر ایک جسم جمادی کو بتاتا ہے پس تپھر پھینکنے والا ایک لفظ مرکب ہے دو جزون سے ایک تپھر اور دوسرے پھینکنے والے سے جسکے دونان جزو اپنے اپنے علیحدہ علیحدہ معنی تبلاتے ہین جنکے لئے واضع نے وضع کیا ہے ✤

بیان لفظ مفرد کا

اگر دلالت جزو لفظ کی جزو معنی پر مراد اور مقصود نہووے یعنی اوسکے جزو نکے کوئی معنی نہووین یا معنی ہون مگر ایسے معنی نہون جو اوسکے موضوع سے علاقہ رکھتے ہون تو اوس لفظ کو مفرد کہتے ہین جیسا کریم خان ایک شخص کا نام ہے جزو اوسکے کریم اور خان ہین کریم بمعنی بزرگی رکھنے والا اور خان لفظ خطاب بمعنی سردار اور صاحب کے ہے اگرچہ دونون لفظ با معنی ہین مگر حالت علمیت مین اس نام سے یہہ معنی مقصود نہین ہین اسیطرح لفظ زید کسی شخص کا نام ہے جزو اوسکے ز ی د کچھہ معنی نہین رکھتے اور لفظ چہ کے جزو ہی نہین ہوسکتے ہین ان سب کو مفرد کہینگے اور اسی مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہین ✤

بیان کلمہ

لغت مین کلمہ کے معنی بات اور زخم کرنیکے ہین اور نحویونکی اصطلاح مین لفظ مفرد

بیان لفظ موضوع

اگر کسی لفظ کے لئے واضع نے کچھ معنی مقرر کئے ہین جیسا کہ لفظ زید کہ موضوع ہوا ہے واسطے نام ایک شخص خاص کے تو ایسے لفظ کو موضوع کہتے ہین اور لغت بنانے والے کو واضع +

بیان لفظ مہمل

اور جس لفظ کے کچھ معنی نہین اسے مہمل کہتے ہین جیسا لفظ دیز جو زید کے اولٹے حرفون سے بنا ہے محض بے معنی ہے گو کسی زبان مین اسکے معنی ہون لیکن زبان لاٹنی مین اسکے معنی نہین ہین جسکا وہ لغت ہے +

بیان لفظ مذکور کا

لفظ مذکور وہ ہے جو ظاہر مین لکھا اور پڑھا جاوے جیسے زید اسے لفظ مذکور کہتے ہین +

بیان لفظ مقدر کا

لفظ مقدر وہ ہے جو ظاہر مین لکھا اور بولا نہ جاوے اور معنی سمجھے جاوین جیسا اُکتب مین لفظ تو ضمیر مخاطب پوشیدہ ہے یعنی تو لکھ +

بیان مرکب کا

اگر جزو لفظ موضوع کا دلالت کرے جزو معنی پر اور وہ دلالت اوس لفظ سے مراد و مقصود بھی ہو تو اوس لفظ کو مرکب کہتے ہین یعنی اگر لفظ کے جزو کر ڈالین تو

اور اب اُردو محاورے مین لغات انگریزی بھی مثل لغات فارسی اور عربی کے

شامل ہوتے جاتے ہین ✤

تعریف علم صرف

صرف- ایک علم باقواعد ہے جس سے اصلیت کلمات اور طریقہ اشتقاق

افعال اور اسمائے مشتقات اور اونکی گردان اور حذف اور زیادتی حروف او تبدیل

کرنا صورت بعض الفاظ کا جنمین تبدیلی واجب ہے معلوم ہوجاوے ✤

غرض- اس علم سے یہہ ہے کہ متکلم لفظ صحیح بولے ✤ **موضوع** اس علم کا

کلمہ ہے ✤

فائدہ- اصطلاح مین موضوع علم کا اوسے کہتے ہین جس چیز کا حال اوس علم مین

بیان کیا جاوے جیسے علم طب کا موضوع بدن انسان ہے کہ اوسمین اوسکے حالات

بیان کئے جاتے ہین اسیطرح علم صرف کا موضوع کلمہ ہے کیونکہ اوسمین کلمہ کے اون

حالات سے بحث کیجاتی ہے جو اوس سے متعلق ہین اور لغت مین موضوع

کے معنی بنائے گئے کے ہن -

بیان لفظ کا

واضح ہو کہ لغت مین لفظ کے معنی پھینکنے کے ہین اور اصطلاح مین لفظ اوسے

کہتے ہین جو آواز آدمی کے منہ سے نکلے عام اوس سے کہ وہ لفظ موضوع ہو یا مہمل - مذکور

ہو یا مقدر - مفرد ہو یا مرکب ✤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صرف کا باب

مقدمہ ماہیت اور وجہ تسمیہ زبان اردو و تعریف علم انشا اور اسکی غرض
اور موضوع کے بیان مین -

ماہیت زبان اُردو

اُردو کے معنی بادشاہی لشکر کے ہین چنانچہ تواریخ کی کتابون مین بادشاہی فوج
کو اُردوے معلی لکھا ہے جب سلاطین تیموریہ نے ہندوستان مین قیام کیا اور دہلی کو
اپنا دارالخلافہ بنایا تو لشکر کے آدمی بادشاہی متوسل جو ایران اور توران اور مختلف
ملکون کے رہنے والے تھے سودا سلف خریدنے مین دہلی کے بازاریون کے
ساتھ جنکی زبان ہندی بھاشا تھی فارسی ہندی آمیز بولنے لگے رفتہ رفتہ شاہجہان
کے عہد تک ہر ایک بولی خلط ملط ہو کر ایک نئی زبان پیدا ہو گئی اور اوسکا نام
اُردوے معلی سے منسوب ہو کر زبان اُردو پڑ گیا - اور کثرت استعمال سے لفظ
زبان دور ہو کر صرف اوس زبان کا نام اُردو رہ گیا - اُردو زبان لغات ہندی
فارسی - عربی - ترکی - سنسکرت - وغیرہ سے مرکب ہے اور جبسے عملداری سرکار دولتمدار
کمپنی انگریز بہادر کی ہندوستان مین آئی تب سے صاحبان عالیشان حکام زمان
کی التفات سے اوسنے ایک عجیب رونق پائی بلکہ اکثر کچہریون مین ہر طرح کے کاغذات
مقدمات دیوانی اور کلکٹری اور فوجداری وغیرہ اُردو ہی زبان مین [illegible]

بعونہ تعالیٰ رسالہ

قواعد اردو

حصہ سوم

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی

وبمنظوری

جناب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بہادر ممالک مغربی وشمالی

واسطے استعمال مکاتب سررشتہ تعلیم کے

مرزا نثار علی بیگ مدرس اول آگرہ کالج نے باعانت منشی فیض اللہ خان

مدرس دوم کالج مذکور ۱۸۶۱ء میں تالیف کیا تھا

الحال بتصحیح وترمیم

جناب مولوی محمد محی الدین سابق اسسٹنٹ پروفیسر میور سنٹرل کالج الہ آباد

ماہ مئی سنہ ۱۹۰۷ء

در مطبع انوار احمدی واقع الہ آباد طبع شد